تَعلِيمُ اللُّغَـةِ العَرَبِـيَّة

مُـخـتَـصَـرُ الـقَـوَاعِـد

(مختصر عربی گرامر)

ڈاکٹر مظہر معین

کلیہ علوم شرقیہ

جامعہ پنجاب، لاہور، پاکستان

جميع الحُقُوق مَحفُوظَة لِلمُؤَلِّفِ
جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اِسمُ الكِتَابِ (نام کتاب): تعليم اللغة العربية
إسمُ المُؤلِّفِ (نام مصنف): ڈاکٹر مظہر معین
اَلمَطبَعُ (پریس) : مطبعة جامعة بنجاب (پنجاب یونیورسٹی پریس)
النَّاشِرُ (ناشر) : كليه علوم شرقيه، جامعه بنجاب، لاهور، باكستان
كِتَابَةُ الكمبُيُوتَر (کمپوزنگ): محمد عقيل عمر
العَدَدُ (تعداد) : 1000
اَلثَّمَنُ (قیمت) : -/100روپیه
الطَّابِعُ (طابع) : محمد خالد خان
(مدير قسم الطباعة والنشر)
ڈائریکٹر شعبه طباعت و اشاعت
جامعه پنجاب، لاهور، پاکستان
الطَّبعُ الأوَّل (طبع اوّل) : ربيع الأول 1431ھ / مارچ 2010م

ISBN: 978-969-9325-04-5

المُحتَوَيات

(عنوانات)

☆ كلمةُ الأستاذ الدكتور ابراهيم محمد ابراهيم 5

☆ تقديم بقلم پروفیسر ڈاکٹر ابراھیم محمد ابراھیم (رئیس شعبہ اُردو، جامعةُ الأزھر) 6

☆ كَلِمَةُ المُؤلِّفِ 7

☆ عرض مؤلف 9

☆ المُصطَلَحاتُ العَرَبِيَّةُ (عربی اصطلاحات) 11

۱۔ الدَّرسُ الأوَّلُ (پہلا سبق): الفِعلُ المَاضِي (فعل ماضی) 13

۲۔ الدَّرسُ الثَّانِي (دوسرا سبق): الفِعلُ المُضَارِعُ (فعل مضارع) 16

۳۔ الدَّرسُ الثَّالِثُ (تیسرا سبق): أَبوَابُ المَاضِي وَالمُضَارِعِ (ماضی اور مضارع کے ابواب) 19

٤۔ الدَّرسُ الرَّابِعُ (چوتھا سبق): أبوَابُ الثُّلاثِي المَزِيدِ فِيهِ 28

(تین اصلی حرفوں سے زائد حرفوں والے افعال کے ابواب)

٥۔ الدَّرسُ الخَامِسُ (پانچواں سبق): بَقِيَّةُ الفِعلِ المَاضِي وَالمُضَارِعِ، وَالمَعرُوفُ 38

وَالمَجهُولُ (بقیہ فعل ماضی ومضارع معروف ومجهول)

٦۔ الدَّرسُ السَّادِسُ (چھٹا سبق): الأمرُ وَالنَّهيُ والفَاعِلُ وَالمَفعُولُ (فعل امر ونہی، فاعل ومفعول) 45

۷۔ الدَّرسُ السَّابِعُ (ساتواں سبق): الجُملَةُ الاسمِيَّةُ (جملہ اسمیہ) 48

۸۔ الدَّرسُ الثَّامِنُ (آٹھواں سبق): الجُملَةُ الفِعلِيَّةُ (جملہ فعلیہ) 51

۹۔ الدَّرسُ التَّاسِعُ (نواں سبق): الوَاحِدُ وَالجَمعُ وَالمُذَكَّرُ وَالمُؤَنَّثُ 54

(واحد، جمع اور مذکر، مؤنث)

۱۰۔ الدَّرسُ العَاشِرُ (دسواں سبق): الضَّمَائِرُ (ضمیریں) 56

۱۱۔ الدَّرسُ الحَادِي عَشَرَ (گیارہواں سبق): أَسمَاءُ الإِشَارَةِ والاِسمُ المَوصُولُ 58

(اشارہ کرنے اور جوڑنے کے لئے اسم)

۱۲۔ الدَّرسُ الثَّانِي عَشَرَ (بارہواں سبق): المُرَكَّبُ الإِضَافِيُّ (اضافت/نسبت دینے والا مرکب) 60

۱۳۔ الدَّرسُ الثَّالِثَ عَشَرَ (تیرہواں سبق): المُرَكَّبُ التَّوصِيفِيُّ (صفت بیان کرنے والا لفظوں کا مجموعہ) 62

۱۴۔ الدَّرسُ الرَّابِعَ عَشَرَ (چودھواں سبق): الحُرُوفُ (حروف) 64

۱۵۔ الدَّرسُ الخَامِسَ عَشَرَ (پندرہواں سبق): الأَعدَادُ (اعداد) 72

۱۶۔ الدَّرسُ السَّادِسَ عَشَرَ (سولہواں سبق): أَقسَامُ الاِسمِ (اسم کی قسمیں) 79

۱۷۔ الدَّرسُ السَّابِعَ عَشَرَ (سترہواں سبق): بَقِيَّةُ الأَفعَالِ (باقی افعال) 83

۱۸۔ الدَّرسُ الثَّامِنَ عَشَرَ (اٹھارہواں سبق): اَلاِعرَابُ (اعراب: زیر، زبر، پیش، جزم) 88

۱۹۔ الدَّرسُ التَّاسِعَ عَشَرَ (انیسواں سبق): المُنصَرِفُ وَغَيرُ المُنصَرِفِ 91

لفظ کے آخر میں ہر قسم کے اعراب (زیر، زبر، پیش) والا اسم اور بعض اعراب (زیر، تنوین) قبول نہ کرنے والا اسم

۲۰۔ الدَّرسُ العِشرُونَ (بیسواں سبق): المَرفُوعَاتُ وَالمَنصُوبَاتُ وَالمَجرُورَاتُ 93

(آخر میں پیش، زبر اور زیر والے اسم)

❀ ❀ ❀

كلمة الأستاذ الدكتور ابراهيم محمد ابراهيم

اللغة العربيه لغة القرآن المجيد، ولغة رسولنا الكريمﷺ، وتعلّمها والحفاظ عليها فرض علىٰ كل مسلم، فبتعلم اللغة العربية يستطيع المسلمون فهم دينهم بشكل أفضل، وتُؤسسُ العلاقات بينهم علىٰ أُسُس سليمة، فهل من الممكن أن يتفاهم المسلمون ذات يوم فيما بينهم باللغة العربية؟ وهل من الممكن أن تصبح اللغة العربية ذات يوم اللغة الرسمية للعالم الاسلامي؟ التاريخ يُخبرنا بإمكانية ذلک، فلقد فتح العربُ مصر في القرن الأول الهجرى، وأسلم المصريون، ولم تكن لغتهم فى ذلک الوقت هى العربية، وإنما كانت القبطية والرومية، ولم تمض مائتا عام علىٰ هذه الواقعة التاريخية حتىٰ أخذ المصريون يتكلّمون ويقرأون ويكتبون باللغة العربية، أصبحت مصرُ اليوم تُعَدُّ قلعة قوية للغة العربية. وهكذا الحال بالنسبة لسوريا وباقى البلاد العربية التى لم تكُن لغتها هى العربية عند مجئ الإسلام. ونجد لذلک أمثلة فى العصر الحديث أيضاً، فقد احتلّت فرنسا الجزائر لعدّة عقود، ولمّا تحرّرت الجزائر فى القرن العشرين كانت قد تأثرت كثيراً من الاستعمار حتى أصبحت اللغة العربية غريبة بين أهل الجزائر، وأصبحت لغة التفاهم بينهم هى اللغة الفرنسية، وأمام هذا الوضع الخطير اجتمعت الدول العربية واستطاعت إعادة الجزائر من جديد إلىٰ أحضان اللغة العربية، وأصبحت الجزائر اليوم تُعَدُّ حارساً من حرّاس العربية، وبالتالى فان إمكانية أن يتخذالمسلمون من اللغة العربية لغة رسمية للتعامل فيما بينهم دون أن يتركوا لغاتهم المحلية أمر وارد بشرط اخلاص المسلمين وحكوماتهم، وهذه فحوىٰ الهدف الذى ينشده الأستاذ الدكتورمظهر معين عميد الكلية الشرقية بجامعة بنجاب من جهوده المتواصلة فى سبيل خدمة اللغة العربية.

والدكتور مظهر معين بمثابة حامل راية العربية فى ديار غير أهلها، ولسيادته خبرة طويلة فى تعليم وتدريس اللغة العربية، وما عليک إلا أن تتناول أىّ عمل علمي من أعماله وسوف يبدو لک الهدف الذى ذكرناه، فالسيد الدكتور مظهر معين يعرف تماماً أن المسلمين وإن كانوا يمرّون بأوقات صعبة إلا أنهم لاتزال لديهم قوة هائلة هى قوة الاسلام، والمسلمون يُمثلّون ربع سكان العالم تقريباً، ويهيمون حباً بدينهم، وعلىٰ أتمّ استعداد للتضحية بأرواحهم فى سبيل تعاليم رسولهم الكريمﷺ، وأرضهم غنية بالموارد الطبيعية، ولاينقصهم شيئ، ولكن هناک حاجة ماسّة للربط بينهم، وهذا الربط فى نظر الدكتور مظهر معين يتمثّل فى اللغة العربية فقط، ولذا تراه فى كل محفل يؤكّد علىٰ ضرورة أن يتعلّم كل مسلم اللغة العربية، وهذه المهمة تتجه نحو هدفها المنشود فى باكستان بفضل جهود سيادته.

والكتاب الذى بين أيدينا الآن (تعليم اللغة العربية: مختصر القواعد) بمثابة محاولة ممتازة ضمن محاولات الدكتور مظهر معين لتحقيق هدفه، والكتاب عبارة عن باقة مختصرة من قواعد اللغة العربية تُعَدُّ بمثابة مشعل طريق لمن يتعلّمون العربية، شرح فيه المؤلف المصطلحات العربية فى القواعد وأقسام الفعل والأسماء والحروف وأقسام الجملة والمذكّر والمؤنث والمفرد والجمع وأقسام الضمائر وغيرها بطريقة سهلة ميسّرة، هذا بالاضافة الىٰ أن أثرى الكتاب وجعله أكثر إفادة بماضمّنه من ثروة لفظية وأمثلة تطبيقية سهلة الفهم. والذى لاشک فيه أن بحر القواعد العربية واسع وعميق، إلا أن هذا الكتاب يُعَدُّ مركباً فى هذا البحر يعبر بالدارس المبتدئ إلىٰ شاطئ الأمان.

أ. د. ابراهيم محمد ابراهيم السيد

رئيس قسم اللغة الأردية بجامعة الأزهر، مصر

تقدیم بقلم پروفیسر ڈاکٹر ابراهیم محمد ابراهیم الأزهری

عربی زبان قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے۔ اسے سیکھنا اور اس کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ عربی سیکھنے سے مسلمان اپنے دین کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اور مسلم دُنیا کے باہمی تعلقات صحیح بنیادوں پر استوار ہو سکتے ہیں، تو کیا یہ ممکن ہے کہ کبھی مسلمانوں کی آپس میں افہام وتفہیم عربی زبان میں ہی ہو، کیا یہ ممکن ہے کہ عربی زبان پورے عالم اسلام کی سرکاری زبان مقرر ہو جائے، تاریخ بتاتی ہے کہ یہ ممکن ہے۔ پہلی صدی ہجری میں مصر عرب کے ہاتھوں فتح ہوا اور مصری مسلمان ہو گئے۔ اس وقت مصریوں کی زبان عربی نہیں تھی بلکہ قبطی اور رومی تھی۔ اس تاریخی واقعے پر دو سو سال نہیں گزرے کہ مصری عربی بولنے، پڑھنے اور لکھنے لگے اور آج مصر عربی زبان کا ایک مضبوط قلعہ شمار کیا جاتا ہے۔ یہی حال شام اور باقی عرب ممالک کا ہے جو اصلاً عرب نہ تھے۔ جدید دور میں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ فرانس نے الجزائر پر کئی دھائیوں تک اپنا قبضہ جمائے رکھا تھا۔ بیسویں صدی عیسوی میں جب الجزائر آزاد ہوا تو اس پر استعمار کے گہرے اثرات اس طرح مرتب ہو چکے تھے کہ ملک کی اکثریت عربی سے نابلد ہو گئی تھی اور افہام وتفہیم کی زبان فرانسیسی ٹھہر چکی تھی۔ اس خطرناک صورتِ حال کے پیشِ نظر باقی عرب ممالک مل کر نئے سرے سے الجزائر کے لوگوں کو عربی زبان کی آغوش میں واپس لے آئے اور آج الجزائر عربی زبان کا ایک مضبوط پاسبان ہے۔ چنانچہ یہ امکان دُور نہیں کہ سارے مسلمان اپنی اپنی مقامی زبانوں پر قائم رہتے ہوئے بھی آپس میں افہام وتفہیم کے لئے عربی زبان کو سرکاری زبان کے طور پر استعمال کریں، بشرطیکہ مسلم عوام اور مسلم حکومتیں اس معاملے میں مخلص ہوں اور یہی ہے عربی زبان کی خدمت کے سلسلے میں پروفیسر ڈاکٹر مظہر معین، پرنسپل اورینٹل کالج کے نصب العین کا خلاصہ۔

پروفیسر ڈاکٹر مظہر معین دیارِ عجم میں عربی زبان کے علمبردار ہیں۔ عربی کی تعلیم وتدریس میں ان کا بہت تجربہ ہے۔ ان کے علمی کام کو دیکھیں تو آپ کو وہی مقصد دکھائی دے گا جس کا اُوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب جانتے ہیں کہ مسلمان اس وقت اگرچہ مشکل حالات سے گزر رہے ہیں، مگر وہ اب بھی بڑی طاقت رکھتے ہیں، یعنی اسلام کی طاقت۔ مسلمان دُنیا کی پوری آبادی کا ایک چوتھائی حصہ ہیں۔ وہ اپنے دین سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کی سرزمین قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ ان کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں، مگر ان کے درمیان ایک مضبوط ربط کی ضرورت ہے۔ یہ ربط ڈاکٹر صاحب کی نظر میں صرف اور صرف عربی زبان ہی کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ لہٰذا وہ ہر محفل میں اس بات پر زور دیتے رہتے ہیں کہ ہر مسلمان کو عربی زبان سیکھنا چاہئے۔ پاکستان میں یہ مہم اپنی منزلِ مقصود کی طرف ڈاکٹر صاحب جیسے افراد کی کوششوں سے آگے بڑھ رہی ہے۔

زیرِ مطالعہ کتاب (تعليم اللغة العربية: مختصر القواعد) ڈاکٹر مظہر معین کے مقصدِ اعلیٰ کی ایک عمدہ کوشش ہے۔ اس میں انہوں نے عربی گرائمر کا ایک مختصر گلدستہ پیش کیا ہے جو عربی سیکھنے والوں کے لئے ایک مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ عربی اصطلاحات، فعل کی اقسام، اسماء وحروف، جملے کی اقسام، مذکر ومؤنث، واحد وجمع، ضمائر کی اقسام وغیرہ کی آسان طریقے سے تشریح وتوضیح کی ہے۔ اس کے علاوہ بڑے ذخیرۂ الفاظ اور آسان فہم مثالوں سے کتاب کو مزید مفید اور قیمتی بنا دیا ہے۔ بے شک عربی گرائمر کا سمندر بہت وسیع اور گہرا ہے، مگر یہ کتاب اسی بحرِ قواعد میں ایک کشتی کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں عربی زبان کا مبتدی طالب علم بیٹھ کر سلامتی سے کنارے تک پہنچ سکتا ہے۔

ڈاکٹر ابراهیم محمد ابراهیم السید

رئیس شعبۂ اُردو، جامعة الأزهر، مصر

۲۷ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ/ ۱۴ مارچ ۲۰۱۰ء

كَلِمَةُ المُؤَلِّفِ

الحمدللّٰه رب العالمين والصلاة والسلام علىٰ جميع الأنبياء والمرسلين، ولاسيّما خاتم النبيين، وعلىٰ العشرة المبشّرين وأمهات المؤمنين وأولاد النبي الأمين وأصحابه أجمعين، والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد:

إنّ اللغة العربية هي لغة القرآن والحديث والعلوم الإسلامية والعامة المحيطة بخمسة عشر قرناً، كما أنها لغة الملايين من المدارس والمراكز والجامعات العربية الإسلامية المنتشرة في مشارق الأرض ومغاربها. وكذلك هي لغة أساسية بالأقسام والمعاهد الجامعية للدراسات العربية والإسلامية والشرقية في مختلف أنحاء العالم. فأصبحت الآن لغة البلاد الرسمية والوطنية أومادة تعليمية إجبارية أواختيارية هامّة في أغلبية الدول الإسلامية الّتي جاوز عددها ستين دولة بما فيها اثنتان وعشرون (٢٢) دولة عربية، كما صارت العربية لغة من اللغات الرسمية لجامعة الدول العربية (٢٢دولة) ومنظمة المؤتمر الإسلامي (٥٧ دولة) والاتحاد الأفريقي (٥٣ دولة) والأمم المتحدة (١٩٤ دولة).

والجدير بالذكر أن اللغات الرّسمية لمنظمة المؤتمر الإسلامي هي العربية والإنجليزية والفرنسية. فأضف إليها اللغة الإسبانية والبرتغالية والسواحيلية بالنسبة للاتحاد الأفريقي، والإسبانية والروسية والصينية بالنسبة للأمم المتحدة لتكون اللغات الستّ الرسمية بهما. فبذلك تعتبر اللغة العربية لغة مشتركة للدول العربية والإسلامية والأفريقية دينياً وثقافياً وعالمياً ممثلة لأكثر من ٨٥ دولة عربية وإسلامية وأفريقية من حيث المجموع مع كونها لغة دينية وثقافية لجميع الأقليات المسلمة في دول العالم الأجنبي. ثم إنّ لها تاثيراً عميقاً لغة وأبجدية في أغلبية اللغات المنشرة في العالمين الإسلامي والأفريقي، فلابدّ من تعلّم اللغة العربية وقواعدها لإتقان في هذه اللغات، ومنها اللغة الأردية والفارسية والبنجابية، والسندية والبشتوية والبلوشية والبراهويهة والكشميرية والشنائية والبلتية والكردية والتركية والإندوملايوية والسواحيلية والهاؤسا والفولانية وغيرها.

فالمسئولية علىٰ عواتق جميع العرب والمسلمين والأفارقة ودولها لنشراللغة العربية لأهميتها الدينية والثقافية والعلمية والعالمية. فلذلك نرى الاهتمام المتزايد بتعليم اللغة العربية يوماً فيوماً في إندونيسيا وماليزيا و برونائي ومالديف وبنغلاديش و باكستان و أفغانستان وإيران والدول الناطقة باللهجات التركية والدول الأفريقية المختلفة وغيرها على المستويات الرسمية وغيرالرسمية. فنجد آلاف الكتب المؤلّفة لتعليم اللغة العربية وقواعدها في مختلف البلدان العربية والإسلامية والأفريقية وغيرها من بلدان الشرق والغرب. وكذلك هناك كثير من الكتب المطبوعة لتعليم اللغة العربية وقواعدها باللغة الأردية المؤلّفة عبرالقرون، وكلها مفيدة ومقبولة في مجالاتها و دوائرها المتنوعة. فنذكر على سبيل المثال "النحو الواضح في قواعد اللغة العربية" للمدارس الابتدائية والثانوية (١ ـ ٦) تاليف السيد مصطفى أمين وعلى الجارم و "العربية بالراديو" باللغتين العربية والانجليزية طبع كلاهما بالقاهرة، وتكلّم العربية للدكتور محمود

اسماعيل الصينى باللغتين العربية والانجليزية و''دروس اللغة العربية'' للدكتور فاء عبدالرحيم، و''الكتاب العربي''. ونجد باللغة الأردية تسهيل الأدب فى لسان العرب (عربى كا معلم) فى أربعة اجزاء، ومطبوعات ''ندوة العلماء'' لكهنؤ. وكذلك نخص بالذكر ''اللسان العربى'' وهو كتاب المقرر العربى الابتدائى من مطبوعات ''جامعة العلامة إقبال المفتوحة، إسلام آباد. والكتاب المسمّى ''عربى خود سيكهئے'' (تعلّم العربية بنفسك) تأليف الأستاذ أبى شهاب محمد رفيع الدين، و''قواعدالقرآن'' من مطبوعات معهد القرآن والسنة بلاهور، و ''عربک گرامر اينڈ ٹرانسليشن'' (القواعد والترجمة العربية) ألّفه الأستاذ م. د. جوهدرى، و''قواعد زبان قرآن'' (قواعد لغة القرآن) للسيد وقس على ذلك.

فتيسّر لى أن أضيف إلى هذه المؤلفات الثمينة كتاباً موجزاً للقواعد التطبيقية يشتمل علىٰ الدروس والمحاضرات الّتى ألقيتها أمام خمسمائة طالب تقريباً سُجّلُوا للدورة الأساسية (مدتها أربعة أشهر) تحت العنوان ''تعليم اللغة العربية''، وهى اثنتا عشرة محاضرة أساسياً، إلقاءً وتوزيعاً بين هؤلاء الطلاب وطلاّب الدبلوم فى اللغة العربية بالكلية الشرقية بجامعة بنجاب. وأقدّمها الآن فى صورة كتاب موجز بعد المراجعة والإضافات اللازمة.

وعلى الطالب أن يدرس ''قصص النبيين'' (أربعة أجزاء) للشيخ أبى الحسن على الندوى مع دراسة هذا الكتاب وبالاضافة إلى دراسة القرآن والحديث (مثلاً ''مشكاة المصابيح'' أو ''معارف الحديث'' للشيخ محمد منظور النعمانى) ويستفيد من القاموس العربى الأردى ''مصباح اللغات'' للشيخ عبدالحفيظ البلياوى أو ''المنجد'' (عربى۔ اُردو) أوغيرهما. وكل ذلك لتقوية لغته قراءة و فهماً.

وفى النهاية أقول بكل وضوح و صراحة إن هذا الكتاب الموجز محاولة متواضعة لتعليم اللغة العربية عن طريق القواعد التطبيقية اللابدّية، وليس بديلاً للكتب المذكورة وغيرها. ويخلو الكتاب من التمارين وطريقة الترجمتين، كما أنه مرتب بغير طريقة معتادة راعت الطلاب ايجازاً وترتيباً وتطبيقاً.

وقبل ختام الكلام يجب أن أشكر الأستاذ الدكتور مجاهد كامران رئيس جامعة بنجاب الذى شجّعنى على تأليف هذا الكتاب و أمر بطبعه علىٰ حساب الجامعة. ثمّ أشكر الأستاذ الدكتور محمد سليم مظهر، عميد الدراسات الشرقية سابقاً الذى استعدّ لطبع هذا الكتاب، كما أشكر أساتذة القسم العربى بجامعة بنجاب وغيرهم الذين استفدت من كتبهم واقتراحاتهم ودعواتهم قبل تأليف هذاالكتاب وطبعه، ومنهم الأستاذ الدكتور ابراهيم محمد ابراهيم الأزهرى الذى شرّف الكتاب بمقدمته القيّمة، والأستاذ الدكتور حارث رشيد والسيد افتخار احمد جوهدرى والدكتور الحافظ محمد عبدالله، والدكتور خالق داد ملك، والدكتور حارث مبين. وأخص بالشكر الدكتور حامد أشرف همدانى والدكتور الحافظ عبدالقدير من القسم العربى بجامعة بنجاب لقيامهما بمراجعة الكتاب من أوله إلىٰ آخره وتصحيح الأخطاء. وأشكر أخيراً السيد خالد خان مدير قسم الطباعة والنشر بالجامعة وأصحابه الذين قاموا بطبع هذا الكتاب فى صورة رائعة كما أشكر الأخ محمد عقيل عمر الذى قام بالكتابة على الحاسوب، فلكل منهم جزيل الشكر. وبالله التوفيق وهو المستعان وإنه على كل شيءٍ قديرٌ.

مظہر معين

عرضِ مؤلف

الحمدللّٰه، والصَّلاةُ والسَّلامُ علٰى خَاتَمِ الأنبِيَاء،
وَعَلٰى أزواجه وأولاده وأصحابه نُجوم الهدى، وبعد:

عربی نہ صرف قرآن وحدیث اورڈیڑھ ہزارسال کے علوم اسلامیہ وعامہ کی دائمی زبان ہے اوردُنیا بھر میں پھیلے ہوئے لاکھوں عربی اسلامی مدارس ومراکز و جامعات نیز شعبہ ہای علوم عربیہ و اسلامیہ وشرقیہ کی بنیادی زبان ہے، بلکہ بائیس عرب ممالک سمیت کم وبیش ساٹھ مسلم ممالک پر مشتمل عالم اسلام کے اکثروبیشتر ممالک میں عربی کوسرکاری وقومی زبان یالازمی واہم تعلیمی مضمون کی حیثیت حاصل ہے،نیز عربی زبان جَـامِعَةُ الـدُّولِ العَـرَبِيَّة (عرب لیگ: 22 رکن ممالک) مُـنَـظَّمَةُ المُؤتَمرِ الإسلامِي (اسلامی کانفرنس کی تنظیم: 57 رکن ممالک)،الاتحاد الافريقي (افریقین یونین، 53 رکن ممالک) اورالأمم المتحدة (اقوام متحدہ: 194 رکن ممالک) کی سرکاری زبانوں میں شامل ہے۔واضح رہے کہ اسلامی کانفرنس کی سرکاری زبانیں عربی، انگریزی اورفرانسیسی ہیں اورافریقین یونین کی سرکاری زبانیں عربی، انگریزی،فرانسیسی، ہسپانوی، پرتگالی اورسواحلی ہیں، جبکہ اقوامِ متحدہ کی چھ سرکاری زبانیں عربی، انگریزی، فرانسیسی، ہسپانوی، چینی اورروسی ہیں۔ اس طرح عربی زبان دینی وثقافتی وعالمی لحاظ سے بطورمجموعی (پچاسی) 85 سے زائد ممالک پر مشتمل عالم عرب و اسلام وافریقہ اوردنیا بھر میں پھیلی ہوئی مسلم اقلیات کی مشترکہ زبان قرارپائی ہے۔نیز عالم اسلام اور براعظم افریقہ کی اکثر زبانوں پرصدیوں سے عربی زبان وخط کے گہرے اثرات ہیں اوران زبانوں میں مہارت کے لئے عربی زبان وقواعد سے واقفیت ناگزیر ہے، مثلاً اُردو، فارسی، پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، براہوی، کشمیری، شینا، بلتی، کردی، ترکی، بھاسا اندونیسیا وملائیشیا، سواحلی، ہاؤسا، فولانی وغیرہ۔

لہٰذا عربی زبان کی تعلیم وفروغ، دینی وثقافتی اورعلمی وعالمی ہرلحاظ سے اہل اسلام اورعالم عرب و اسلام وافریقہ کی مشترکہ ذمہ داری قرارپاتی ہے، چنانچہ انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی، مالدیپ، بنگلہ دیش، پاکستان، افغانستان، ایران نیز ترکی دان ممالک وافریقی ممالک سمیت پورے عالم اسلام وافریقہ اورمسلم اقلیتی ممالک میں عربی زبان کی تعلیم وتدریس کے لئے وسیع پیمانے پرسرکاری وغیرسرکاری کوشش روزافزوں ہیں اورمختلف عرب، مسلم، افریقی اوردیگربلادشرق وغرب کی تیارکردہ عربی زبان وقواعد کی لاتعداد نصابی وغیر نصابی کتب موجودومروج ہیں۔ اسی طرح اُردوزبان میں بھی عربی زبان وقواعد کی تعلیم کے لئے لاتعداد چھوٹی بڑی کتب شائع ہوچکی ہیں اوراپنی اپنی جگہ سبھی مفیدومقبول ہیں۔ راقم الحروف کی رائے میں اردو میں اس سلسلہ میں مولاناعبدالستارخان کی تصنیف ''عربی کامعلم'' اورعربی زبان میں ''النحو الواضح في قواعد اللغة العربية'' مطبوعہ مصر (چھ مختصر حصے) سرفہرست ہیں جن میں سے کسی ایک کا مطالعہ کرنے کے بعد ایک عام قاری کی عربی گرامر کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے۔ابتدائی عربی کورس کے طورپرعلامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی شائع کردہ کتاب "اللسان العربی''اور''عربی

خود سیکھئے'' مؤلفہ ابوشہاب محمد رفیع الدین، قواعد القرآن (مختصر قرآنی عربی گریمر) جمع وترتیب حافظ عبد الوحید پروفیسر عبد الرحمٰن طاہر، شائع کردہ قرآن وسنت انسٹیٹیوٹ، شادمان، لاہور، پروفیسر ایم ڈی چوہدری کی ''عربک گرامر اینڈ ٹرانسلیشن'' اور ''ندوۃ العلماء'' لکھنؤ کا سلسلہ مطبوعات تعلیم عربی نیز دو ضخیم جلدوں میں ''قواعد زبانِ قرآن'' مؤلفہ خلیل الرحمٰن چشتی، اسلام آباد بطور خاص قابل ذکر ہیں۔اسی طرح جدید عربی کتب میں ''العربیة بالراديو'' (عربی۔انگریزی) مطبوعہ قاہرہ، ''تكلّم العربية'' تالیف ڈاکٹر محمود اسماعیل الصینی (عربی۔انگریزی) نیز ''دروس اللغة العربية'' تالیف ڈاکٹر ف۔ عبد الرحیم اور ''الکتاب العربی'' جیسی کئی کتب معروف ومقبول ہیں۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی مختصر تطبیقی قواعد (Applied Grammar) پر مشتمل موجودہ کتاب ہے جو دراصل ان محاضرات (لیکچرز) پر مشتمل ہے، جو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ مساجد کے زیر اہتمام ''تعليم اللغة العربية'' کے زیر عنوان ہفتہ وار (بعد نماز جمعہ) بنیادی عربی کورس کے تقریباً پانچ سو طلبہ کے سامنے راقم الحروف نے بنیادی عربی قواعد اور ان کی تطبیق کے حوالہ سے دیئے اور انہیں تحریری شکل میں تقسیم بھی کیا جاتا رہا۔ اس طرح یہ کوشش بنیادی طور پر کل بارہ محاضرات (لیکچرز) پر مشتمل ہے جنہیں بعض ضروری اضافوں اور نظر ثانی کے بعد کتابی شکل دی گئی ہے۔اس کتاب کا مقصد طالب علم کو عربی تحریر وتقریر کے لئے بنیادی عربی قواعد سے حتی الامکان اختصار وجامعیت کے ساتھ روشناس کرانا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اگر ''قصص النبيين'' (چار مختصر حصے مع اعراب) مؤلفہ سید ابوالحسن علی ندوی کا مطالعہ کرلیا جائے اور قرآن وحدیث (مثلاً مشکوٰۃ المصابیح یا معارف الحدیث مؤلفہ مولانا محمد منظور نعمانی) کا مطالعہ جاری رکھا جائے تو عربی دانی میں بڑی مدد مل سکتی ہے نیز عربی اُردو لغت کے حوالہ سے ''مصباح اللغات'' (عربی۔اُردو) یا ''المنجد'' (عربی۔اُردو) جیسی لغات سے مدد لے سکتے ہیں۔

اس کتاب میں نہ تو مشقیں ہیں اور نہ ہی کہیں ترجمہ کرنے کو کہا گیا ہے، نیز ترتیب تعلیم بھی دیگر کتابوں سے مختلف ہے، چونکہ یہ طریق کار طلاب علم کو جن میں دینی مدارس اور جدید یونیورسٹیوں کے سائنس اور آرٹس کے سینکڑوں مختلف النوع طلبہ شامل تھے، عملاً مفید محسوس ہوا، لہٰذا اس کو کتابی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔

اختتام کلام سے پہلے پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران، رئیس الجامعہ، پنجاب یونیورسٹی کا انتہائی شکرگزار ہوں جن کی ذاتی دلچسپی اور عربی زبان سے محبت نے اس کتاب کو جامعہ پنجاب کے نفقہ پر شائع کرنے کی اجازت دی، نیز پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر (سابق ڈین کلیہ علوم شرقیہ) کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے کلیہ علوم شرقیہ کی جانب سے اس کتاب کی اشاعت کا فیصلہ کیا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم الازہری، ڈاکٹر حارث رشید، افتخار احمد چوہدری، ڈاکٹر حافظ محمد عبد اللہ، ڈاکٹر خالق داد ملک، ڈاکٹر حارث مبین، جملہ اساتذہ شعبہ عربی وکلیہ شرقیہ، نیز دیگر ان تمام حضرات کا شکرگزار ہوں جن کی تصانیف، مشوروں اور دُعاؤں سے اس کتاب کی تصنیف کے سلسلہ میں استفادہ کیا گیا، بالخصوص ڈاکٹر حامد اشرف ہمدانی اور ڈاکٹر حافظ عبد القدیر کا شکرگزار ہوں جنہوں نے کتاب کا اوّل سے آخر تک مطالعہ کرکے تصحیح اغلاط اور نظر ثانی کا مشکل فریضہ سرانجام دیا۔ وَمَا تَوفِيقِي إلاَّ بِاللهِ.

لاہور: ۲۷ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ/۱۴ مارچ ۲۰۱۰ء

مظہر معین

المُصطَلَحاتُ العَرَبِيَّةُ

(عربی اصطلاحات)

ہر زبان کی کچھ مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں۔عربی زبان کی اصطلاحات درج ذیل ہیں:

جس طرح اُردو زبان میں زبر (َ) زیر (ِ) اور پیش (ُ) ہوتی ہے، اسی طرح عربی زبان میں بھی یہ علامات ہوتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو حرکت کہا جاتا ہے۔ان علامتوں کے عربی نام اُردو ناموں سے مختلف ہوتے ہیں۔

فَتحَةٌ: عربی زبان میں زبر کو (فَتحہ) کہتے ہیں (َ)۔

کَسرَةٌ: زیر کو (کَسرَہ) کہا جاتا ہے (ِ)۔

ضَمَّةٌ: پیش کو (ضَمَّہ) کہتے ہیں (ُ)۔

ان تینوں حرکتوں کو الحرَکاتُ الثَّلاثَۃُ (تین حرکتیں) کہا جاتا ہے۔

مُتحَرِّکٌ: جس حرف پر ان حرکات ثلاثہ میں سے کوئی ایک حرکت ہو، اُسے (مُتحَرِّک) کہا جاتا ہے جیسے فِعل میں ف۔

مَفتُوحٌ: جس حرف پر فتحہ (زبر) ہو، اسے (مَفتُوح) کہا جاتا ہے جیسے رَجُلٌ میں (ر)۔

مَکسُورٌ: جس حرف کے نیچے کَسرَہ (زیر) ہو، اسے مَکسُور کہتے ہیں جیسے کِتَابٌ میں ک

مَضمُومٌ: جس حرف پر ضَمَّہ (پیش) ہو، اسے مَضمُوم کہا جاتا ہے جیسے خُبزٌ میں (خ)۔

تَنوِینٌ: مذکورہ بالا حرکات کے علاوہ عربی میں دو زبر (ً)، دو زیر (ٍ)، اور دو پیش (ٌ) بھی آتے ہیں اور یہ تنوین کہلاتے ہیں۔تنوین والے لفظ کے بولنے میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے۔اسے نون تنوین کہا جاتا ہے۔

سُکُونٌ: کسی حرکت (زبر، زیر، پیش) کے نہ ہونے کو سُکُون کہا جاتا ہے، اسے جزم بھی کہتے ہیں۔

سَاکِنٌ: جس حرف پر (سُکُون) ہو، اسے ساکن بولتے ہیں جیسے فِعْل میں ع۔

تَشدِیدٌ: شَد (ّ) کو تَشدِید بولتے ہیں، اُردو میں عام طور پر اسے شَدّ ہی کہتے ہیں۔

مُشَدَّدٌ: جہاں ایک ہی قسم کے دو حروف ایک ساتھ ملا کر پڑھتے وقت ایک حرف کو زور سے پڑھا جاتا ہو تو ایسے حرف کو مُشَدَّد کہتے ہیں۔جیسے مُقَدَّمٌ میں دال حرف مُشدّد ہے کیونکہ یہ اصل میں مُقَددَمٌ ہے۔دونوں دالوں کو ملا کر ایک دال کو زور سے پڑھا جاتا ہے۔

تَنکِیرٌ: کسی اسم کا نکرہ ہونا یا کسی اسم کو نکرہ بنانا تَنکِیر کہلاتا ہے۔

تَعرِیفٌ: کسی اسم کا معرفہ ہونا یا کسی اسم کو معرفہ بنانا تَعرِیف کہلاتا ہے۔

لَامُ التَّعرِیفِ: کسی اسم نکرہ کو معرفہ بناتے وقت جو "ال" اس کے آغاز میں بڑھایا جاتا ہے، وہ لام تعریف کہلاتا ہے مثلاً (الکِتَابُ) کا "ال"۔

المُعَرَّفُ بِالـلاَمِ: وہ معرفہ ہے جو لام تعریف (ال) کے ذریعے سے معرفہ بنتا ہے، جیسے (اَلوَلَدُ)

حُرُوفُ الهِجَاءِ: حروف ابجد کو حُرُوفُ الهِجَاءِ (حروف تہجی) کہا جاتا ہے، یعنی الف سے یا تک تمام حروف ۔

حروف العِلَّةِ: (و، ا، ی) میں سے ہر ایک کو حرف علت کہا جاتا ہے اور تینوں کو حروف علت ۔

الحُرُوفُ الصَّحِيحَةُ: حروف علت کے علاوہ ابجد کے باقی سب حروف کو (حروف صحیحہ) کہتے ہیں ۔

التَّذكِيرُ: کسی اسم کا مذکر ہونا یا اسے مذکر بنانا (تَذکِیر) کہلاتا ہے ۔

التَّأنِيثُ: کسی اسم کا مونث ہونا یا اسے مونث بنانا (تَانیث) کہلاتا ہے ۔

الوَاحِدُ: جس لفظ سے ایک چیز ظاہر ہو اسے (واحد) یا مفرد کہتے ہیں ۔ جیسے ثَورٌ (ایک بیل)

التَّثنِيَةُ: جس لفظ سے دو چیزیں ظاہر ہوں، اسے (تثنیہ) کہا جاتا ہے، جیسے رَجُلاَنِ (دو آدمی)

الجَمعُ: جس لفظ سے دو سے زیادہ چیزیں ظاہر ہوں، اسے (جمع) کہا جاتا ہے، جیسے أَشجَارٌ (بہت سے درخت) یہ جمع ہے ''شَجَرٌ'' کی ۔

الهَمزَةُ: عربی اصطلاح میں (ھمزہ) وہ لفظ ہے جو متحرک یا ساکن ہو لیکن اس کے ادا کرتے وقت زبان کو جھٹکا سا لگے جیسے (أَكَلَ) میں پہلا حرف، (سَأَلَ) میں دوسرا حرف، (قَرَأَ) میں تیسرا حرف یا (رَأسٌ) اور (بِئرٌ) میں دوسرا حرف ۔ اگر زبان کو جھٹکا لگے بغیر ادا ہو، اسے (اَلِف) کہتے ہیں جیسے (قَالَ) میں دوسرا حرف (ا) ۔ ہمزہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

هَمزَةُ الوَصلِ: وہ ہمزہ ہے جو کلام کے درمیان واقع ہونے کی صورت میں بولنے میں ساقط ہو جاتا ہے جیسے یـــا آدمُ اسكُن میں میم اور سین کے درمیان کا ہمزہ جو اصل میں مضموم (اُسكُن) ہے، اگر یہ درمیان کلام میں نہ ہو اور صرف اُسكُن ہی پڑھنا ہو، تو ہمزہ پر پیش ضرور پڑھتے ۔

هَمزَةُ القَطعِ: قطعی ہمزہ وہ ہے جو کلام کے درمیان میں آنے کی صورت میں بھی بولنے (تلفظ) میں برقرار رہے، مثلاً بَاب (اِفعَالٌ) کا ہمزہ (ا)۔

اَلكَلِمَةُ: ہر بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں، جیسے حَامِدٌ، (حامد) ذَهَبَ، (وہ گیا)، مِن (سے)

اَلاِسمُ: وہ کلمہ جو کسی شخص، جگہ یا چیز کا نام ہو ۔ جیسے حَامِدٌ (حامد) لاهور (لاہور) قَلَمٌ (قلم)

اَلفِعلُ: وہ کلمہ جو تین زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کسی زمانے میں کام کے ہونے یا کرنے کا معنی دے، جیسے ذَهَبَ (وہ گیا) يَذهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)

اَلحَرفُ: وہ کلمہ جو تنہا پورا معنی نہ دے جیسے مِن (سے) عَلٰی (پر)

اِسمُ الجَمعِ: وہ اسم ہے جو بظاہر مفرد (ایک) ہو لیکن ایک گروہ یا جماعت کے لئے بولا جائے ۔ جیسے قَـــومٌ (لوگ) عَسكَرٌ (لشکر) جَمَاعَةٌ (گروہ)۔ انگریزی میں اسے (Collective Noun) کہتے ہیں ۔

الدَّرسُ الأَوَّلُ (پہلا سبق)

الفِعلُ المَاضِی (فعل ماضی)

فعل ماضی کی چھ بنیادی حالتیں

الجَمعُ	الوَاحِدُ
فَعَلُوا (اُن سب نے کام کیا)	فَعَلَ (اُس نے کام کیا)
فَعَلتُم (تُم = تُم) (تم سب نے کام کیا)	فَعَلتَ (تَ = تُو) (تو نے کام کیا)
فَعَلنَا (ہم سب نے کام کیا)	فَعَلتُ (میں نے کام کیا)

مثال 1

الجَمعُ	الوَاحِدُ
ضَرَبُوا (اُن سب نے مارا)	ضَرَبَ (اُس نے مارا)
ضَرَبتُم (تم سب نے مارا)	ضَرَبتَ (تو نے مارا)
ضَرَبنَا (ہم نے مارا)	ضَرَبتُ (میں نے مارا)

مثال 2

الجَمعُ	الوَاحِدُ
نَصَرُوا (اُن سب نے مدد کی)	نَصَرَ (اُس نے مدد کی)
نَصَرتُم (تم سب نے مدد کی)	نَصَرتَ (تُو نے مدد کی)
نَصَرنَا (ہم نے مدد کی)	نَصَرتُ (میں نے مدد کی)

مثال 3

الجَمعُ	الوَاحِدُ
سَمِعُوا (ان سب نے سنا)	سَمِعَ (اُس نے سنا)
سَمِعتُم (تُم سب نے سنا)	سَمِعتَ (تُو نے سنا)
سَمِعنَا (ہم نے سنا)	سَمِعتُ (میں نے سنا)

مثال 4

الوَاحِدُ	الجمعُ
فَتَحَ (اُس نے کھولا)	فَتَحُوا (اُن سب نے کھولا)
فَتَحتَ (تُو نے کھولا)	فَتَحتُم (تُم سب نے کھولا)
فَتَحتُ (میں نے کھولا)	فَتَحنَا (ہم نے کھولا/ فتح کیا)

مثال 5

الوَاحِدُ	الجمعُ
كَرُمَ (اس نے عزت پائی)	كَرُمُوا (ان سب نے عزت پائی)
كَرُمتَ (تو نے عزت پائی)	كَرُمتُم (تم سب نے عزت پائی)
كَرُمتُ (میں نے عزت پائی)	كَرُمنَا (ہم نے عزت پائی/ باعزت ہوئے)

مثال 6

الوَاحِدُ	الجمعُ
حَسِبَ (اُس نے گمان کیا)	حَسِبُوا (اُن سب نے گمان کیا)
حَسِبتَ (تُو نے گمان کیا)	حَسِبتُم (تُم سب نے گمان کیا)
حَسِبتُ (میں نے گمان کیا)	حَسِبنَا (ہم نے گمان کیا)

باقی حالتیں/ صیغے

الوَاحِدُ	الجمعُ
فَعَلَ (اُس مرد نے کام کیا) سے ←	فَعَلُوا (اُن سب مردوں نے کام کیا) سے ←
فَعَلَت (اُس عورت نے کام کیا)	فَعَلنَ (اُن سب عورتوں نے کام کیا)
فَعَلتَ (تُو مرد نے کام کیا) سے ←	فَعَلتُم (تم سب مردوں نے کام کیا) سے ←
فَعَلتِ (تُو عورت نے کام کیا)	فَعَلتُنَّ (تم سب عورتوں نے کام کیا)

نوٹ: جمع مذکر میں آخر میں ''وا'' آتی ہے (فَعَلُوا) اور جمع مؤنث میں ''وْ'' کی جگہ ''ن'' آتا ہے۔ اسی طرح فَعَلتَ (تُو مرد نے کام کیا) سے مؤنث بناتے ہوئے زبر کی بجائے زیر لگتی ہے (فَعَلتِ)۔ یہ ویسا ہی فرق ہے جیسا کہ لڑکا (تَ) اور لڑکی (تِ) میں آواز کے لحاظ سے ہوتا ہے۔

عربی میں دو کا صیغہ الگ ہوتا ہے جس کو ''تَثنِیَہ'' کہتے ہیں

فَعَلَ (اُس مرد نے کام کیا) + ا = فَعَلَا (اُن دو مردوں نے کام کیا)
فَعَلَت (اُس عورت نے کام کیا) + ا = فَعَلَتَا (اُن دو عورتوں نے کام کیا)
فَعَلتُم + ا = فَعَلتُمَا (تم دونوں مردوں/عورتوں/متفرق نے کام کیا)

مثالیں

الوَاحِدُ — الجَمعُ

۱. ضَرَبَ (اس مرد نے مارا) سے ضَرَبَت (اس عورت نے مارا) ضَرَبُوا (ان سب مردوں نے مارا) سے ضَرَبنَ (ان سب عورتوں نے مارا)

۲. نَصَرَ (اس مرد نے مدد کی) سے نَصَرَت (اس عورت نے مدد کی) نَصَرُوا (ان سب مردوں نے مدد کی) سے نَصَرنَ (ان سب عورتوں نے مدد کی)

۳. سَمِعَ (اس مرد نے سنا) سے سَمِعَت (اس عورت نے سنا) سَمِعُوا (ان سب مردوں نے سنا) سے سَمِعنَ (ان سب عورتوں نے سنا)

۴. فَتَحَ (اس مرد نے کھولا/فتح کیا) سے فَتَحَت (اس عورت نے کھولا) فَتَحُوا (ان سب مردوں نے کھولا) سے فَتَحنَ (ان سب عورتوں نے کھولا)

۵. کَرُمَ (وہ مرد با عزت ہوا) سے کَرُمَت (وہ عورت باعزت ہوئی) کَرُمُوا (وہ مرد با عزت ہوئے) سے کَرُمنَ (وہ سب عورتیں با عزت ہوئیں)

۶. حَسِبَ (اس مرد نے گمان کیا) سے حَسِبَت (اس عورت نے گمان کیا) حَسِبُوا (ان مردوں نے گمان کیا) سے حَسِبنَ (ان عورتوں نے گمان کیا)

---

۱. ضَرَبتَ (تُو ایک مرد نے مارا) سے ضَرَبتِ (تو ایک عورت نے مارا) ضَرَبتُم (تم سب مردوں نے مارا) سے ضَرَبتُنَّ (تم سب عورتوں نے مارا)

۲. نَصَرتَ (تُو ایک مرد نے مدد کی) سے نَصَرتِ (تُو ایک عورت نے مدد کی) نَصَرتُم (تم سب مردوں نے مدد کی) سے نَصَرتُنَّ (تم سب عورتوں نے مدد کی)

۳. سَمِعتَ (تُو ایک مرد نے سنا) سے سَمِعتِ (تُو ایک عورت نے سنا) سَمِعتُم (تم سب مردوں نے سنا) سے سَمِعتُنَّ (تم سب عورتوں نے سنا)

۴. فَتَحتَ (تُو مرد نے کھولا/فتح کیا) سے فَتَحتِ (تو عورت نے کھولا) فَتَحتُم (تم سب مردوں نے کھولا) سے فَتَحتُنَّ (تم سب عورتوں نے کھولا)

۵. کَرُمتَ (تُو مرد با عزت ہوا) سے کَرُمتِ (تو ایک عورت با عزت ہوئی) کَرُمتُم (تم سب مرد با عزت ہوئے) سے کَرُمتُنَّ (تم سب عورتیں با عزت ہوئیں)

۶. حَسِبتَ (تُو ایک مرد نے گمان کیا) سے حَسِبتِ (تو ایک عورت نے گمان کیا) حَسِبتُم (تم مردوں نے گمان کیا) سے حَسِبتُنَّ (تم سب عورتوں نے گمان کیا)

---

۱. ضَرَبَ + ا = ضَرَبَا (ان دو مردوں نے مارا) ضَرَبَت + ا = ضَرَبَتَا (ان دو عورتوں نے مارا) ضَرَبتُم + ا = ضَرَبتُمَا (تم دو مردوں/عورتوں نے مارا)

۲. نَصَرَ + ا = نَصَرَا (ان دو مردوں نے مارا) نَصَرَت + ا = نَصَرَتَا (ان دو عورتوں نے مارا) نَصَرتُم + ا = نَصَرتُمَا (تم دو مردوں/عورتوں نے مارا)

۳. سَمِعَ + ا = سَمِعَا (ان دو مردوں نے مارا) سَمِعَت + ا = سَمِعَتَا (ان دو عورتوں نے مارا) سَمِعتُم + ا = سَمِعتُمَا (تم دو مردوں/عورتوں نے سنا)

۴. فَتَحَ + ا = فَتَحَا (ان دو مردوں نے کھولا) فَتَحَت + ا = فَتَحَتَا (ان دو عورتوں نے کھولا) فَتَحتُم + ا = فَتَحتُمَا (تم دو مردوں/عورتوں نے کھولا)

۵. کَرُمَ + ا : کَرُمَا (وہ دو مرد با عزت ہوئے) کَرُمَت + ا : کَرُمَتَا (وہ دو عورتیں با عزت ہوئیں) کَرُمتُم + ا : کَرُمتُمَا (تم دونوں با عزت ہوئے مرد/عورت)

۶. حَسِبَ + ا : حَسِبَا (ان دو مذکر نے گمان کیا) حَسِبَت + ا : حَسِبَتَا (ان دو مؤنث نے گمان کیا) حَسِبتُم + ا : حَسِبتُمَا (تم دو مردوں/عورتوں نے گمان کیا)

الدَّرسُ الثَّانِي (دوسرا سبق)

الفِعلُ المُضَارِعُ (فِعل مُضارِع)

فعل مُضارِع (حال+مستقبل) کی چھ بنیادی حالتیں/صیغے

الجمعُ	الوَاحِدُ
یَفعَلُونَ (وہ سب کام کرتے ہیں)	یَفعَلُ (وہ کام کرتا ہے)
تَفعَلُونَ (تم سب کام کرتے ہو)	تَفعَلُ (تو کام کرتا ہے)
نَفعَلُ (ہم کام کرتے/کرتی ہیں)	اَفعَلُ (میں کام کرتا/کرتی ہوں)

اُوپر دی گئی، فعل حال (Present Tense) کی چھ بنیادی حالتیں ہیں۔ عام طور پر عربی زبان میں یہی مستقبل کے لئے بھی استعمال ہوتی ہیں اور جملے کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ اس سے مراد حال ہے یا مستقبل، تاہم اگر اُوپر والی حالتوں سے پہلے س(سَیفعَلُ) یا سَوف (سَوف یَفعَلُ) لگ جائے تو وہ یقینی طور پر مستقبل ہے۔

سَوف یَفعَلُ (وہ کام کرے گا)	سَیَفعَلُ (وہ عنقریب کام کرے گا)

مثال 1

الجمعُ	الوَاحِدُ
یَضرِبُونَ (وہ سب مارتے ہیں/ماریں گے)	یَضرِبُ (وہ مارتا ہے/مارے گا)
تَضرِبُونَ (تم سب مارتے ہو/مارو گے)	تَضرِبُ (تو مارتا ہے/مارے گا)
نَضرِبُ (ہم مارتے/مارتی ہیں/ماریں گے/گی)	أَضرِبُ (میں مارتا/مارتی ہوں/ماروں گا/گی)

مثال 2

الجمعُ	الوَاحِدُ
یَنصُرُونَ (وہ مدد کرتے ہیں/کریں گے)	یَنصُرُ (وہ مدد کرتا ہے/کرے گا)
تَنصُرُونَ (تم سب مدد کرتے ہو/کرو گے)	تَنصُرُ (تُو مدد کرتا ہے/کرے گا)

نَنصُرُ (ہم مدد کرتے /کرتی ہیں/کریں گے/گی)	أنصُرُ (میں مدد کرتا /کرتی ہوں/کروں گا/گی)

مثال 3

الجَمعُ	الوَاحِدُ
يَسمَعُونَ (وہ سنتے ہیں/سنیں گے)	يَسمَعُ (وہ سنتا ہے/ سنے گا)
تَسمَعُونَ (تم سب سنتے ہو/سنو گے)	تَسمَعُ (تُو سنتا ہے/ سنے گا)
نَسمَعُ (ہم سنتے ہیں/سنیں گے/گی)	أسمَعُ (میں سنتا /سنتی ہوں/سنوں گا/گی)

مثال 4

الجَمعُ	الوَاحِدُ
يَفتَحُونَ (وہ کھولتے ہیں/کھولیں گے)	يَفتَحُ (وہ کھولتا ہے/کھولے گا)
تَفتَحُونَ (تم کھولتے ہو/کھولو گے)	تَفتَحُ (تو کھولتا ہے/کھولے گا)
نَفتَحُ (ہم کھولتے /کھولتی ہیں/کھولیں گے/گی)	أفتَحُ (میں کھولتا /کھولتی ہوں/کھولوں گا/گی)

مثال 5

الجَمعُ	الوَاحِدُ
يَكرُمُونَ (وہ عزت پاتے ہیں/پائیں گے)	يَكرُمُ (وہ عزت پاتا ہے/پائے گا)
تَكرُمُونَ (تم عزت پاتے ہو/پاؤ گے)	تَكرُمُ (تُو عزت پاتا ہے/پائے گا)
نَكرُمُ (ہم عزت پاتے/پاتی ہیں/پائیں گے/گی)	أكرُمُ (میں عزت پاتا/پاتی ہوں/پاؤں گا/گی)

مثال 6

الجَمعُ	الوَاحِدُ
يَحسِبُونَ (وہ خیال کرتے ہیں/کریں گے)	يَحسِبُ (وہ خیال کرتا ہے/کرے گا)
تَحسِبُونَ (تم سب خیال کرتے ہو/خیال کرو گے)	تَحسِبُ (تو خیال کرتا ہے/کرے گا)
نَحسِبُ (ہم گمان کرتے /کرتی ہیں/کریں گے/گی)	أحسِبُ (میں گمان کرتا /کرتی ہوں/کروں گا/گی)

الفِعلُ المُضَارِعُ (مذکر سے مؤنث بنانے کا طریقہ)

الوَاحِدُ	الجَمعُ
یَفعَلُ (وہ کام کرتا ہے/کرے گا) سے ☚	یَفعَلُونَ (وہ سب کام کرتے ہیں/کریں گے) سے ☚
تَفعَلُ (وہ کام کرتی ہے/کرے گی)	یَفعَلنَ (وہ سب کام کرتی ہیں/کریں گی)

الوَاحِدُ	الجَمعُ
تَفعَلُ (تُو کام کرتا ہے/کرے گا) سے ☚	تَفعَلُونَ (تم سب کام کرتے ہو/کروگے) سے ☚
تَفعَلِینَ (تُو کام کرتی ہے/کرے گی)	تَفعَلنَ (تم سب کام کرتی ہو/کروگی)

نوٹ: یَفعَلُونَ (وہ سب کام کرتے ہیں) میں ''وْ'' جمع مذکر کی علامت ہے، اُس کو نکال دینے سے جمع مؤنث (یَفعَلنَ: وہ سب کام کرتی ہیں) بن جاتی ہے۔ اسی طرح تَفعَلُونَ (تم سب کام کرتے ہو) میں بھی ''وْ'' جمع مذکر کی علامت ہے، اُس کو نکال دینے سے جمع مؤنث (تَفعَلنَ: تم سب کام کرتی ہو) بن جاتی ہے۔

(عربی زبان میں دو کا صیغہ الگ ہوتا ہے جس کو ''التَثنِیَۃُ'' کہتے ہیں)

یَفعَلُ (+ ان) (وہ کام کرتا ہے/کرے گا) سے ☚	تَفعَلُ (+ ان) (تُو کام کرتا ہے/ وہ کام کرتی ہے) سے ☚
یَفعَلَانِ (وہ دو مرد کام کرتے ہیں/یا کریں گے)	تَفعَلَانِ (تم دو مرد/عورتیں کام کرتے ہو) (وہ دو عورتیں کام کرتی ہیں/کریں گی)

الدَّرسُ الثَّالِثُ (تیسرا سبق)

أَبوَابُ المَاضِی والمُضَارِع

(ماضی اور مُضارِع کے اَبوَاب)

عربی زبان میں ماضی اور حال+مستقبل (مضارع) کے تلفظ کی بنیادی شکلیں چھ ہیں، جن میں ضرورت کے مطابق تبدیلی کی جاتی ہے اور یہ چھ کی چھ ہم پہلے پڑھ چکے ہیں۔ ان سب میں ماضی تین حرفوں پر مشتمل ہے اور یہی تین حروف عام طور پر بنیادی یا اصلی حروف ہوتے ہیں۔ جن میں مختلف صیغے بناتے ہوئے مزید حروف شامل کیے جاتے ہیں۔ ان تین بنیادی حرفوں والے تلفظ یا عربی سیکھنے کے تین حرفی بنیادی دروازوں (ابوَابُ الثُّلاثِی المُجَرَّد) کی مثالیں درج ذیل ہیں۔ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ تین بنیادی حرفوں میں سے صرف دوسرے حرف پر زیر، زبر اور پیش بدلتی ہے۔ پہلے اور تیسرے بنیادی حرف پر نہیں بدلتی، مثلاً:

1- ضَرَبَ یَضرِبُ (دوسرا حرف ''ر'' ماضی میں زبر اور مضارع میں زیر کے ساتھ آیا ہے)
2- نَصَرَ یَنصُرُ (دوسرے حرف ''ص'' پر ماضی میں زبر اور مضارع میں پیش ہے)
3- سَمِعَ یَسمَعُ (دوسرا حرف یعنی ''م'' ماضی میں زیر اور مضارع میں زبر کے ساتھ آیا ہے)
4- فَتَحَ یَفتَحُ (دوسرے حرف یعنی ''ت'' پر ماضی میں زبر اور مضارع میں بھی زبر ہے)
5- کَرُمَ یَکرُمُ (دوسرے حرف یعنی ''ر'' پر ماضی میں پیش اور مضارع میں بھی پیش ہے)
6- حَسِبَ یَحسِبُ (دوسرے حرف یعنی ''س'' پر ماضی میں زیر اور مضارع میں بھی زیر ہے)

اگر غور کیا جائے تو یہ سب ماضی اور مضارع کی صرف ایک شکل (فَعَلَ یَفعَلَ) کی مختلف حالتیں ہیں جن میں حرف (ع) پر زیر، زبر اور پیش بدلتی ہے جبکہ (ف) اور (ل) پر تبدیلی نہیں ہوتی۔

1- فَعَلَ (ع پر زبر) یَفعِلُ (ع کے نیچے زیر) مثال: ضَرَبَ، یَضرِبُ (اُس نے مارا، مارتا ہے/ مارے گا)
2- فَعَلَ (ع پر زبر) یَفعُلُ (ع کے اُوپر پیش) مثال: نَصَرَ، یَنصُرُ (اُس نے مدد کی، وہ مدد کرتا ہے/کرے گا)
3- فَعِلَ (ع کے نیچے زیر) یَفعَلُ (ع کے اُوپر زبر) مثال: سَمِعَ، یَسمَعُ (اُس نے سنا، وہ سنتا ہے/ سنے گا)
4- فَعَلَ (ع پر زبر) یَفعَلُ (ع کے اُوپر زبر) مثال: فَتَحَ، یَفتَحُ (اُس نے کھولا، وہ کھولتا ہے/کھولے گا)
5- فَعُلَ (ع پر پیش) یَفعُلُ (ع کے اُوپر پیش) مثال: کَرُمَ، یَکرُمُ (اُس نے عزت پائی، وہ عزت پاتا ہے/پائے گا)
6- فَعِلَ (ع کے نیچے زیر) یَفعِلُ (ع کے نیچے زیر) مثال: حَسِبَ، یَحسِبُ (اُس نے گمان کیا، وہ گمان کرتا ہے/کرے گا)

اب آگے تین اصلی حرفوں کی بنیاد پر بننے والی ان چھ شکلوں یا عربی سیکھنے کے چھ اصلی دروازوں (ابواب) کے مطابق ماضی اور مضارع کی بہت سی مثالیں درج کی جا رہی ہیں جن کو سیکھنے کے بعد عربی زبان کے جملے بنانا اور عبارت سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ نیز عربی۔اُردو لغت یا ڈکشنری (القَامُوس) میں آپ کو ہر ماضی کے آگے (ض) یا (ن) یا (س) یا (ف) یا (ک) یا (ح) لکھا ملے گا جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ماضی اور مضارع (حال+مستقبل) کا تلفظ اس کے مطابق ہے (وَزنُ الفِعلِ)۔

1- باب: فَعَلَ، يَفعِلُ (ضَرَبَ، يَضرِبُ)

المَاضِي	المُضَارِعُ	المَصدَرُ	مصدر کے معانی
ضَرَبَ	يَضْرِبُ	ضَربًا	مارنا/ضرب لگانا
أتٰی	يَأْتِي	اِتيَانًا	آنا
بَكىٰ	يَبكِي	بُكَاءً	رونا
جَاءَ	يَجِيءُ	مَجِيئًا	آنا
جَلَسَ	يَجلِسُ	جُلُوساً	بیٹھنا
حَرَثَ	يَحرِثُ	حَرثًا	کھیتی کرنا
حَفَرَ	يَحفِرُ	حَفرًا	گڑھا کھودنا
خَطَرَ	يَخطِرُ	خَطَرَاناً	ہلنا
رَجَعَ	يَرجِعُ	رُجُوعاً	لوٹنا
رَوَىٰ	يَروِي	رِوَايَةً	روایت کرنا
شَاعَ	يَشِيعُ	شَيعاً / شُيُوعاً	پھیلنا
صَبَرَ	يَصبِرُ	صَبراً	صبر کرنا
طَارَ	يَطِيرُ	طَيرًا / طَيَرَاناً	اُڑنا
ظَلَمَ	يَظلِمُ	ظُلمًا	ظلم کرنا
عَاشَ	يَعِيشُ	عَيشاً / مَعَاشًا / مَعِيشَةً	زندہ رہنا
عَدَلَ	يَعدِلُ	عَدلًا	سیدھا کرنا، برابر کرنا
عَرَفَ	يَعرِفُ	عِرفَةً/عِرفَاناً / مَعرِفَةً	جاننا، پہچاننا
عَطَفَ	يَعطِفُ	عَطفًا / عُطُوفًا	مہربانی کرنا، مائل کرنا
عَقَلَ	يَعقِلُ	عَقلاً	سوچنا
فَصَلَ	يَفصِلُ	فَصلاً	علیحدہ کرنا، فیصلہ کرنا
قَدَرَ	يَقدِرُ	قَدرًا / قَدَرًا	قدر کرنا، قادر ہونا

قَصَدَ	يَقصِدُ	قَصداً	ارادہ کرنا/توجہ کرنا میانہ روی اختیار کرنا
كَذَبَ	يَكذِبُ	كِذبًا / كَذِبًا	جھوٹ بولنا
كَسَبَ	يَكسِبُ	كَسبًا	کمائی کرنا
كَسَرَ	يَكسِرُ	كَسرًا	توڑنا
كَشَفَ	يَكشِفُ	كَشفًا	کھولنا، ظاہر کرنا
مَالَ	يَمِيلُ	مَيْلًا / مَيَلانًا	جھکنا، مائل ہونا
نَزَلَ	يَنزِلُ	نُزُولاً	نازل ہونا، اُترنا
وَجَدَ	يَجِدُ	وَجدًا / وِجدانًا	پانا
وَصَفَ	يَصِفُ	وَصفاً / صِفَةً	بیان کرنا/تعریف کرنا
وَصَلَ	يَصِلُ	وَصلًا / وُصُولاً	جوڑنا، ملانا، پہنچنا
وَعَدَ	يَعِدُ	وَعدًا	وعدہ کرنا
وَعَظَ	يَعِظُ	وَعظاً	نصیحت کرنا
وَقَفَ	يَقِفُ	وَقفاً / وَقُوفاً	ٹھہرنا
وَلَدَ	يَلِدُ	وِلَادَةً / مَولِداً	پیدا کرنا
وَلِيَ	يَلِي	وَلياً	قریب ہونا، متصل ہونا
هَتَكَ	يَهتِكُ	هَتكاً	پردہ ہٹانا، پھاڑنا
هَلَكَ	يَهلِكُ	هَلاكاً	مرنا، ہلاک ہونا

2- باب: فَعَلَ يَفعُلُ (نَصَرَ يَنصُرُ)

المَاضِي	المُضَارِعُ	المَصدَرُ	مصدر کے معنی
نَصَرَ	يَنصُرُ	نَصرًا	مدد کرنا
أَخَذَ	يَأخُذُ	أَخذاً	پکڑنا، حاصل کرنا
أَكَلَ	يَأكُلُ	أَكلاً	کھانا
أَمَرَ	يَأمُرُ	أَمراً	حکم دینا
بَسَطَ	يَبسُطُ	بَسطاً	پھیلانا
تَرَكَ	يَترُكُ	تَركاً	چھوڑنا
ثَبَتَ	يَثبُتُ	ثَبَاتًا / ثُبُوتاً	ٹھہرنا، ثابت ہونا
جَبَنَ	يَجبُنُ	جُبناً	بزدل ہونا
حَدَثَ	يَحدُثُ	حُدُوثاً	واقع ہونا
حَضَرَ	يَحضُرُ	حُضُوراً	حاضر ہونا/موجود ہونا
خَرَجَ	يَخرُجُ	خُرُوجاً	باہر نکلنا
خَلَدَ	يَخلُدُ	خُلُوداً	ہمیشہ رہنا
خَلَصَ	يَخلُصُ	خُلُوصاً	خالص ہونا
خَلَقَ	يَخلُقُ	خَلقًا / خَلقَةً	تخلیق کرنا/پیدا کرنا
دَخَلَ	يَدخُلُ	دُخُولاً	داخل ہونا
دَرَسَ	يَدرُسُ	دَرساً / دِرَاسَةً	پڑھنا
دَعَا	يَدعُو	دُعَاءً	پکارنا
ذَاقَ	يَذُوقُ	ذَوقاً	چکھنا
ذَكَرَ	يَذكُرُ	ذِكراً	یاد کرنا
سَتَرَ	يَستُرُ	سَتراً	چھپانا، ڈھانکنا
سَطَرَ	يَسطُرُ	سَطراً	لکھنا
سَقَطَ	يَسقُطُ	سُقُوطاً	گرنا

رَزَقَ	يَرْزُقُ	رِزْقاً	رزق دینا
سَلَكَ	يَسْلُكُ	سُلُوكاً	راستہ چلنا
شَعَرَ	يَشْعُرُ	شُعُوراً	جاننا، سمجھنا
شَكَرَ	يَشْكُرُ	شُكراً	شکر کرنا
صَامَ	يَصُومُ	صَوماً	روزہ رکھنا
صَدَقَ	يَصدُقُ	صِدقاً	سچ بولنا
طَلَبَ	يَطلُبُ	طَلَباً	مانگنا/طلب کرنا
طَاعَ	يَطُوعُ	طَوعاً	اطاعت کرنا
طَلَعَ	يَطلُعُ	طُلُوعاً	طلوع ہونا، نکلنا
عَاذَ	يَعُوذُ	عَوذاً	پناہ لینا، پناہ مانگنا
عَبَدَ	يَعبُدُ	عِبَادَةً / عُبُودِيَةً	عبادت کرنا
عَلا	يَعلُو	عُلُوًّا	بلند ہونا
كَتَبَ	يَكتُبُ	كَتبًا / كِتَاباً/كِتَابَةً	لکھنا
غَرَبَ	يَغرُبُ	غُرُوباً	دور ہونا، غروب ہونا
فَرَغَ	يَفرُغُ	فَرَاغاً	فارغ ہونا
قَالَ	يَقُولُ	قَولًا	کہنا، بات کرنا
قَتَلَ	يَقتُلُ	قَتلًا	قتل کرنا
قَعَدَ	يَقعُدُ	قُعُوداً	بیٹھنا
قَنَتَ	يَقنُتُ	قُنُوتاً	اطاعت کرنا، عاجزی اختیار کرنا
كَفَرَ	يَكفُرُ	كُفراً / كُفرَاناً	کفر کرنا، ناشکری کرنا، انکار کرنا
مَاتَ	يَمُوتُ	مَوتاً	مرنا
نَشَرَ	يَنشُرُ	نَشراً	پھیلانا
نَظَرَ	يَنظُرُ	نَظَرًا / مَنظَرًا	دیکھنا، نظر ڈالنا

3- باب: فَعِلَ، يَفعَلُ (سَمِعَ، يَسمَعُ)

المَاضِي	المُضَارِعُ	المَصدَرُ	مصدر کے معنی
سَمِعَ	يَسمَعُ	سَمعاً	سننا
أمِنَ	يَأمَنُ	أمناً / أمَاناً	مطمئن ہونا،محفوظ ہونا
تَعِبَ	يَتعَبُ	تَعباً	تھکنا
جَهِلَ	يَجهَلُ	جَهلاً / جَهَالَةً	جاہل ہونا، اکھڑ ہونا
حَرِمَ	يَحرَمُ	حَرماً / حَرَاماً	حرام ہونا
حَفِظَ	يَحفَظُ	حِفظاً	زبانی یاد کرنا،حفاظت کرنا
حَمِدَ	يَحمَدُ	حَمداً	تعریف کرنا
خَسِرَ	يَخسَرُ	خَسراً/خُسراً/خَسَارَةً /	خُسرَاناً: نقصان اُٹھانا
رَحِمَ	يَرحَمُ	رَحمَةً	رحم کرنا/مہربان ہونا
سَهِرَ	يَسهَرُ	سَهراً	جاگتے رہنا
ضَحِكَ	يَضحَكُ	ضَحكاً / ضِحكاً	ہنسنا
طَعِمَ	يَطعَمُ	طَعماً / طَعَاماً	کھانا کھانا
عَلِمَ	يَعلَمُ	عِلماً	جاننا
عَمِلَ	يَعمَلُ	عَمَلاً	کام کرنا،محنت کرنا
غَضِبَ	يَغضَبُ	غَضباً	غضبناک ہونا
فَرِحَ	يَفرَحُ	فَرحاً	خوش ہونا
فَهِمَ	يَفهَمُ	فَهماً	سمجھنا
قَبِلَ	يَقبَلُ	قَبُولاً / قُبُولاً	قبول کرنا
قَوِيَ	يَقوَى	قُوَّةً	توانا ہونا،طاقت رکھنا
كَرِهَ	يَكرَهُ	كَرهاً/كُرهاً/كَرَاهَةً/ كَرَاهِيَةً	ناپسند کرنا
لَعِبَ	يَلعَبُ	لَعباً	کھیلنا
نَعِمَ	يَنعَمُ	نَعمَةً	خوشحال ہونا
نَسِيَ	يَنسَى	نَسياً / نِسيَاناً	بھول جانا
نَكِرَ	يَنكَرُ	نَكراً / نُكراً / نَكِيراً	ناواقف ہونا،نہ پہچاننا،انکار کرنا

4- باب: فَعَلَ يَفعَلُ (فَتَحَ، يَفتَحُ)

المَاضِي	المُضَارِعُ	المَصدَرُ	مصدر کے معنی
فَتَحَ	يَفتَحُ	فتحاً	کھولنا
جَرَحَ	يَجرَحُ	جرحاً	زخم لگانا
جَمَعَ	يَجمَعُ	جمعاً	اکٹھا کرنا
جَهَدَ	يَجهَدُ	جهداً	بہت کوشش کرنا
دَفَعَ	يَدفَعُ	دَفعاً	دور کرنا، ادا کرنا
ذَهَبَ	يَذهَبُ	ذَهَاباً	جانا
رَأَى	يَرَى	رَأياً / رُؤيَةً	دیکھنا
رَفَعَ	يَرفَعُ	رَفعاً	اُوپر اٹھانا، بلند کرنا
سَأَلَ	يَسأَلُ	سُؤالاً	سوال کرنا، پوچھنا، مانگنا
سَطَحَ	يَسطَحُ	سَطحاً	بچھانا
شَاءَ	يَشَاءُ	شَيئًا / مَشِيئَةً	چاہنا
شَرَحَ	يَشرَحُ	شَرحاً	شرح کرنا
شَرَعَ	يَشرَعُ	شَرعاً / شُرُوعاً	شروع کرنا
صَنَعَ	يَصنَعُ	صَنعاً / صُنعاً	بنانا
طَعَنَ	يَطعَنُ	طَعناً	نیزہ مارنا
فَرَغَ	يَفرَغُ	فَرَاغاً	فارغ ہونا، خالی ہونا
قَرَأَ	يَقرَأُ	قَرأً / قِرَاءَةً / قُرآناً	پڑھنا
قَطَعَ	يَقطَعُ	قَطعاً	جدا کرنا، کاٹ دینا
لَعَنَ	يَلعَنُ	لَعناً	لعنت بھیجنا
نَالَ	يَنَالُ	نَيلاً	حاصل کرنا
وَدَعَ	يَدَعُ	وَدعاً	چھوڑنا

5- باب: فَعُلَ، يَفعُلُ (كَرُمَ، يَكرُمُ)

مصدر کے معنی	المَصدَرُ	المُضَارِعُ	المَاضِي
باعزت ہونا	كَرَماً / كَرَامَةً	يَكرُمُ	كَرُمَ
دُور ہونا	بُعداً	يَبعُدُ	بَعُدَ
بھاری ہونا	ثِقَلا	يَثقُلُ	ثَقُلَ
شریف الاصل ہونا	حَسَباً / حَسَابَةً	يَحسُبُ	حَسُبَ
خوبصورت ہونا	حسناً	يَحسُنُ	حَسُنَ
عقلمند ہونا	حِكمَةً	يَحكُمُ	حَكُمَ
آسان ہونا	سُهُولَةً	يَسهُلُ	سَهُلَ
دشوار ہونا	صُعُوبَةً	يَصعُبُ	صَعُبَ
چھوٹا ہونا	صِغَراً	يَصغُرُ	صَغُرَ
درست ہونا	صَلاحاً / صَلاحِيَةً	يَصلُحُ	صَلُحَ
عادل ہونا	عَدَالَةً	يَعدُلُ	عَدُلَ
بڑا ہونا	عِظَماً / عَظَامَةً	يَعظُمُ	عَظُمَ
رنجیدہ ہونا، گھبرانا	فَرَاغَةً	يَفرُغُ	فَرُغَ
برا ہونا، بدصورت ہونا	قَبَاحَةً/قَبحاً/قُبحاً	يَقبُحُ	قَبُحَ
قریب ہونا	قُرباً / قُربَاناً	يَقرُبُ	قَرُبَ
مرتبے میں بڑا ہونا	كِبَراً	يَكبُرُ	كَبُرَ

6- باب: فَعِلَ، يَفعِلُ (حَسِبَ، يَحسِبُ)

مصدر کے معنی	المَصدَرُ	المُضَارِعُ	المَاضِي
گمان کرنا	حِسَاباً	يَحسِبُ	حَسِبَ
وارث ہونا	وِرثاً / وِرَاثَةً / تُرَاثاً	يَرِثُ	وَرِثَ
والی ہونا	وِلَايَةً	يَلِيُ	وَلِيَ
مایوس ہونا	يَأساً	يَيئِسُ	يَئِسَ

متفرق ابواب کی مثالیں

(دو حرفوں کو جمع کرکے شد "ـّ" کے ساتھ)

مصدر کے معنی	المَصدَرُ	المُضَارِعُ	المَاضِي
پورا ہونا	تَمًّا / تَمامًا	يَتِمُّ	(ت م م) تَمَّ (ض)
کھینچنا	جَرًّا	يَجُرُّ	(ج ر ر) جَرَّ (ن)
بڑے رتبے والا ہونا	جَلالَةً / جَلالًا	يَجِلُّ	(ج ل ل) جَلَّ (ض)
رغبت کرنا / محبت کرنا	حُبًّا / حِبًّا	يَحِبُّ	(ح ب ب) حَبَّ (ض)
نیچے اتارنا	حَطًّا	يَحُطُّ	(ح ط ط) حَطَّ (ن)
برحق ہونا	حَقًّا	يَحِقُّ	(ح ق ق) حَقَّ (ض)
اُترنا	حَلًّا	يَحِلُّ	(ح ل ل) حَلَّ (ض)
ہلکا ہونا	خَفًّا / خِفَّةً	يَخِفُّ	(خ ف ف) خَفَّ
لوٹانا / واپس کرنا	رَدًّا	يَرُدُّ	(ر د د) رَدَّ (ن)
گالی دینا / برا بھلا کہنا	سَبًّا	يَسُبُّ	(س ب ب) سَبَّ (ن)
جوان ہونا	شَبَابًا / شَبِيبَةً	يَشِبُّ	(ش ب ب) شَبَّ (ض)
کسنا / سخت کرنا	شَدًّا	يَشُدُّ	(ش د د) شَدَّ (ن)
روکنا	صَدًّا	يَصُدُّ	(ص د د) صَدَّ (ن)
ضم کرنا / ملانا	ضَمًّا	يَضُمُّ	(ض م م) ضَمَّ (ن)
گننا / شمار کرنا	عَدًّا	يَعُدُّ	(ع د د) عَدَّ (ن)
کم ہونا	قِلَّةً	يَقِلُّ	(ق ل ل) قَلَّ (ض)
کھینچنا	مَدًّا	يَمُدُّ	(م د د) مَدَّ (ن)
چاہنا / خواہش کرنا	وَدًّا	يَوَدُّ	(و د د) وَدَّ (ف)

الدَّرسُ الرَّابِعُ (چوتھا سبق)

أبوَابُ الثُّلاثِی المَزِیدِ فِیه

(تین اصلی/بنیادی حروف والے 9 مزید ابواب)

عربی زبان میں ماضی مضارع اور مصدر کی چھ شکلیں یا عربی سیکھنے کے تین بنیادی حرفوں والے دروازوں (أبـــوَاب الثُّلاثِی المُجَرَّد) کے بارے میں ہم پہلے پڑھ چکے ہیں جن کے تلفظ (وَزنُ الفِعلِ) کے مطابق لاتعداد ماضی مضارع بنتے ہیں اور وہ چھ ابواب جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے، درج ذیل ہیں:-

البَابُ	المَاضِی	المُضَارِعُ	المَصدَرُ	اصلی/بنیادی حروف
(فَعَلَ يَفعِلُ)	ضَرَبَ	يَضرِبُ	ضَربًا	(ض ر ب)
(فَعَلَ يَفعُلُ)	نَصَرَ	يَنصُرُ	نَصرًا	(ن ص ر)
(فَعِلَ يَفعَلُ)	سَمِعَ	يَسمَعُ	سَمعًا	(س م ع)
(فَعَلَ يَفعَلُ)	فَتَحَ	يَفتَحُ	فَتحًا	(ف ت ح)
(فَعُلَ يَفعُلُ)	كَرُمَ	يَكرُمُ	كَرَمًا	(ک ر م)
(فَعِلَ يَفعِلُ)	حَسِبَ	يَحسِبُ	حِسَابًا	(ح س ب)

اب ان تین بنیادی یا اصلی حروف میں کچھ مزید حروف کا اضافہ کرنے سے اوپر والے چھ ابواب کے تسلسل میں نو مزید دروازے کھلتے ہیں جنہیں تین بنیادی حروف والے مزید دروازے (اَبوَابُ الثُّلاثِی المَزِید فِیه) کہا جاتا ہے اور عربی زبان میں لاتعداد ماضی، مضارع اور مصدر ان نو مزید ابواب کے مطابق آتے ہیں۔ ان کی ماضی اور حال (مضارع) کی گردان بھی بالکل پہلے والی گردان کی طرح ہوتی ہے جسے ہم یہاں دہرا رہے ہیں:

الفِعلُ المَاضِیُ

فَعَلَ (اس نے کام کیا)	فَعَلُوا (ان سب نے کام کیا)
فَعَلتَ (تُو نے کام کیا)	فَعَلتُم (تم سب نے کام کیا)
فَعَلتُ (میں نے کام کیا)	فَعَلنَا (ہم نے کام کیا)
واحد مؤنث	جمع مؤنث
(فَعَلَ سے) فَعَلَت (اس عورت نے کام کیا)	(فَعَلُوا سے) فَعَلنَ (ان سب عورتوں نے کام کیا)
(فَعَلتَ سے) فَعَلتِ (تو لڑکی نے کام کیا)	(فَعَلتُم سے) فَعَلتُنَّ (تم سب عورتوں نے کام کیا)

فَعَلَ + ا = فَعَلَا (ان دو مردوں نے کام کیا)
فَعَلَت + ا = فَعَلَتَا (ان دو عورتوں نے کام کیا)
فَعَلتُم + ا = فَعَلتُما (تم دو مردوں/عورتوں نے کام کیا)

الفِعلُ المُضَارِعُ (حال+ مستقبل)

یَفعَلُ (وہ کام کرتا ہے/کرے گا)	یَفعَلُونَ (وہ سب کام کرتے ہیں/کریں گے)
تَفعَلُ (تُو کام کرتا ہے/کرے گا)	تَفعَلُونَ (تم سب کام کرتے ہو/کرو گے)
اَفعَلُ (میں کام کرتا/کرتی ہوں/کریں گے)	نَفعَلُ (ہم کام کرتے ہیں/کریں گے)
واحد مؤنث	جمع مؤنث
(یَفعَلُ سے) تَفعَلُ (وہ کام کرتی ہے/کرے گی)	(یَفعَلُونَ سے) یَفعَلنَ (وہ سب کام کرتی ہیں/کریں گی)
(تَفعَلُ سے) تَفعَلِینَ (تُو کام کرتی ہے/کرے گی)	(تَفعَلُونَ سے)تَفعَلنَ (تم سب کام کرتی ہو/کرو گی)

یَفعَلُ + ا ن = یَفعَلَانِ (وہ دونوں کام کرتے ہیں/کریں گے)
تَفعَلُ + ا ن = تَفعَلَان (وہ دو عورتیں کام کرتی ہیں/کریں گی)
تَفعَلُ + ا ن = تَفعَلَان (تم دو مرد/عورتیں کام کرتے ہو/کرو گے/گی)

اوپر دہرائے گئے چھ ابواب اور ان کی ماضی مضارع کی گردانوں کے تسلسل میں ''مزید فیہ'' کے نو ابواب اور ان کی کچھ مثالیں درج کی جارہی ہیں۔ ان ابواب کا کام پچھلے چھ ابواب کے تین بنیادی حرفوں کو اپنے اندر باقی رکھتے ہوئے بہت سے نئے مطلب اور معانی پیدا کرنا ہے جس سے عربی زبان کے استعمال میں وسعت اور آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور یہی پندرہ ابواب (چھ سابقہ اَبوَابُ الثُّلاَثِی المُجَرَّدِ اور نو مزید ابواب) عربی زبان کی بنیاد ہیں جن کو سمجھ لینے کے بعد عربی زبان لکھنا، پڑھنا، بولنا اور سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ ان نو(9) ابواب کی ماضی اور مضارع کی سب گردانیں بھی سابقہ چھ ابواب کی گردانوں کی طرح ہی بنتی ہیں جس کی بنیادی مثال (فَعلَ، یفعلُ) اوپر درج کر دی گئی ہے۔

(أَبوَابُ الثُّلاثِی المَزِیدِ فِیهِ)

1- باب إفعَالٌ

باب (إفعَالٌ)	المَاضِی	المُضَارِعُ	المَصدَرُ
ف ع ل	أَفعَلَ	یُفعِلُ	إفعَالٌ
١۔ك ر م	كَرُمَ (ك) اس نے عزت پائی	یَكرُمُ (وہ عزت پاتا ہے/پائے گا)	كَرَمًا (عزت پانا)
(إكرَامٌ)	أَكرَمَ (اس نے عزت کی)	یُكرِمُ (وہ عزت کرتا ہے/کرے گا)	إكرَامٌ (عزت کرنا)
٢۔ج ل س	جَلَسَ (ض) وہ بیٹھا	یَجلِسُ (وہ بیٹھتا ہے/بیٹھے گا)	جُلُوسًا (بیٹھنا)
(إجلَاسٌ)	أَجلَسَ (اس نے بٹھایا)	یُجلِسُ (وہ بٹھاتا ہے/بٹھائے گا)	إجلَاسٌ (بٹھانا)
٣۔س م ع	سَمِعَ (س) اس نے سنا	یَسمَعُ (وہ سنتا ہے/سنے گا)	سَمعًا (سننا)
(إسمَاعٌ)	أَسمَعَ (اس نے سنایا)	یُسمِعُ (وہ سناتا ہے/سنائے گا)	إسمَاعٌ (سنانا)
٤۔ د خ ل	دَخَلَ (ن) وہ داخل ہوا	یَدخُلُ (وہ داخل ہوتا ہے/ہوگا)	دُخُولاً (داخل ہونا)
(إدخَالٌ)	أَدخَلَ (اس نے داخل کیا)	یُدخِلُ (وہ داخل کرتا ہے/کرے گا)	إدخَالٌ (داخل کرنا)
٥۔ خ ر ج	خَرَجَ (ن) وہ باہر نکلا	یَخرُجُ (وہ باہر نکلتا ہے/نکلے گا)	خُرُوجًا (باہر نکلنا)
(إخرَاجٌ)	أَخرَجَ (اس نے باہر نکالا)	یُخرِجُ (وہ باہر نکالتا ہے/نکالے گا)	إخرَاجٌ (باہر نکالنا)
٦۔ح س ن	حَسُنَ (ك) وہ خوبصورت ہوا	یَحسُنُ (وہ خوبصورت ہوتا ہے/ہوگا)	حَسناً (خوبصورت ہونا)
(إحسَانٌ)	أَحسَنَ (اس نے احسان کیا/بھلا کیا)	یُحسِنُ (وہ احسان کرتا ہے/کرے گا)	إحسَانٌ (احسان کرنا)

إسلَامٌ (س ل م)	أَسلَمَ (وہ اسلام لایا)	یُسلِمُ (وہ اسلام لاتا ہے/لائے گا)	إسلَامٌ (اسلام لانا/اپنے آپ کو سپرد کرنا)
إقبَالٌ (ق ب ل)	أَقبَلَ (وہ آگے بڑھا)	یُقبِلُ (وہ آگے بڑھتا ہے/بڑھے گا)	إقبَالٌ (آگے بڑھنا)
إنذَارٌ (ن ذ ر)	أَنذَرَ (اس نے ڈرایا)	یُنذِرُ (وہ ڈراتا ہے/ڈرائے گا)	إنذَارٌ (ڈرانا/خوف دلانا)
إصدَارٌ (ص د ر)	أَصدَرَ (اس نے جاری کیا)	یُصدِرُ (وہ جاری کرتا ہے/کرے گا)	إصدَارٌ (جاری کرنا)
إیرَادٌ (و ر د)	أَورَدَ (وہ لایا)	یُورِدُ (وہ لاتا ہے/لائے گا)	إیرَادٌ (لانا)
إیمَانٌ (أم ن)	آمَنَ (وہ ایمان لایا)	یُؤمِنُ (وہ ایمان لاتا ہے/لائے گا)	إیمَانٌ (ایمان لانا)
إیثَارٌ (ا ث ر)	آثَرَ (اس نے ترجیح دی)	یُؤثِرُ (وہ ترجیح دیتا ہے/دے گا)	إیثَارٌ (دوسرے کو ترجیح دینا/ایثار کرنا)
إقرَارٌ (ق رّ)	أَقَرَّ (اس نے اقرار کیا)	یُقِرُّ (وہ اقرار کرتا ہے/کرے گا)	إقرَارٌ (اقرار کرنا)
إنكَارٌ (ن ک ر)	أَنكَرَ (اس نے انکار کیا)	یُنكِرُ (وہ انکار کرتا ہے/کرے گا)	إنكَارٌ (انکار کرنا/ناپسند کرنا)
إفهَامٌ (ف ہ م)	أَفهَمَ (اس نے سمجھایا)	یُفهِمُ (وہ سمجھاتا ہے/سمجھائے گا)	إفهَامٌ (سمجھانا)

2- باب تَفعِیلٌ

باب(تَفعِیلٌ)	اَلمَاضِی	اَلمُضَارِع	اَلمَصدَر (الباب)
ف ع ل	فَعَّلَ	یُفَعِّلُ	تَفعِیلٌ
۱۔ ع ل م	عَلِمَ (س) (اس نے جانا)	یَعلَمُ (وہ جانتا ہے)	عِلمًا (جاننا، علم ہونا)
تَعلِیمٌ	عَلَّمَ (اس نے سکھایا/تعلیم دی)	یُعَلِّمُ (وہ سکھاتا ہے/سکھائے گا)	تعلِیمٌ (سکھانا، تعلیم دینا)
۲۔ ف ھ م	فَهِمَ(س) (اس نے سمجھا)	یَفهَمُ (وہ سمجھتا ہے/سمجھے گا)	فَهمًا (سمجھنا)
تَفهِیمٌ	فَهَّمَ (اس نے سمجھایا)	یُفَهِّمُ (وہ سمجھاتا ہے/سمجھائے گا)	تفهِیمٌ (سمجھانا)
۳۔ ص د ق	صَدَقَ (ن) (اس نے سچ بولا)	یَصدُقُ (وہ سچ بولتا ہے/بولے گا)	صِدقًا (سچ بولنا/سچ کہنا)
تَصدِیقٌ	صَدَّقَ (اس نے تصدیق کی)	یُصَدِّقُ (وہ تصدیق کرتا ہے/کرے گا)	تَصدِیقٌ (تصدیق کرنا)
٤۔ ك ذ ب	كَذَبَ (ض) (اس نے جھوٹ بولا)	یَكذِبُ (وہ جھوٹ بولتا ہے)	كِذبًا (جھوٹ بولنا)
تَكذِیبٌ	كَذَّبَ (اس نے تکذیب کی)	یُكَذِّبُ (وہ تکذیب کرتا ہے/کرے گا)	تَكذِیبٌ (کسی کو جھوٹا قرار دینا)
٥۔ ع ظ م	عَظُمَ (ك) (وہ بڑا بن گیا)	یَعظُمُ (وہ بڑا بنتا ہے/بن جائے گا)	عِظَمًا (بڑا ہونا)
تَعظِیمٌ	عَظَّمَ (اس نے تعظیم کی)	یُعَظِّمُ (وہ تعظیم کرتا ہے/کرے گا)	تعظِیمٌ (تعظیم کرنا/کسی کو بڑا کہنا)
٦۔ ق ط ع	قَطَعَ (ف) (اس نے کاٹا/جدا کیا)	یَقطَعُ (وہ کاٹتا ہے/کاٹے گا)	قَطعًا (کاٹنا، جدا کرنا)
تَقطِیعٌ	قَطَّعَ (اس نے ٹکڑے/جدا کر دیا)	یُقَطِّعُ (وہ جدا جدا کرتا ہے)	تَقطِیعٌ (پوری طرح علیحدہ کرنا)

تَكبِیرٌ (ك ب ر)	كَبَّرَ (اس نے بڑا بنایا/تکبیر کہی)	یُكَبِّرُ (وہ تکبیر کہتا ہے/کہے گا)	تَكبِیرٌ (اللہ اکبر کہنا/بڑائی بیان کرنا)
تَسلِیمٌ (س ل م)	سَلَّمَ (اس نے سلام کیا/سپرد کیا)	یُسَلِّمُ (وہ سلام کرتا/سپرد کرتا ہے/کریگا)	تَسلِیمٌ (سلام کرنا/سپرد کرنا)
تَنقِیصٌ (ن ق ص)	نَقَّصَ (اس نے کم کیا)	یُنَقِّصُ (وہ کم کرتا ہے/کرے گا)	تَنقِیصٌ (کمی کرنا/نقص نکالنا)
تَشهِیرٌ (ش ھ ر)	شَهَّرَ (اس نے مشہور کیا)	یُشَهِّرُ (وہ تشہیر کرتا ہے/کرے گا)	تَشهِیرٌ (کسی کو شہرت دینا/تشہیر کرنا)
تَنوِیرٌ (ن و ر)	نَوَّرَ (اس نے روشن کیا)	یُنَوِّرُ (وہ روشن کرتا ہے/کرے گا)	تَنوِیرٌ (روشن کرنا/نور والا بنانا)
تَفسِیرٌ (ف س ر)	فَسَّرَ (اس نے تفسیر کی)	یُفَسِّرُ (وہ تفسیر کرتا ہے/کرے گا)	تَفسِیرٌ (تفسیر کرنا/وضاحت سے بیان کرنا)
تَنبِیهٌ (ن ب ہ)	نَبَّهَ (اس نے تنبیہ کی)	یُنَبِّهُ (وہ تنبیہ کرتا ہے/کرے گا)	تَنبِیهٌ (تنبیہ کرنا/خبردار کرنا)
تَشرِیفٌ (ش ر ف)	شَرَّفَ (اس نے عزت دی)	یُشَرِّفُ (وہ عزت دیتا ہے/دے گا)	تَشرِیفٌ (عزت دینا/شرف بخشنا)
تَشبِیهٌ (ش ب ہ)	شَبَّهَ (اس نے تشبیہ دی)	یُشَبِّهُ (وہ تشبیہ دیتا ہے/دے گا)	تَشبِیهٌ (تشبیہ دینا/کسی سے ملتا جلتا قرار دینا)
تَصوِیرٌ (ص و ر)	صَوَّرَ (اس نے تصویر بنائی)	یُصَوِّرُ (وہ تصویر بناتا ہے/بنائے گا)	تَصوِیرٌ (تصویر/شکل بنانا)
تَكسِیرٌ (ك س ر)	كَسَّرَ (اس نے توڑا)	یُكَسِّرُ (وہ توڑتا ہے/توڑے گا)	تَكسِیرٌ (اچھی طرح توڑنا)

3- باب مُفَاعَلَةٌ

باب (مُفَاعَلَةٌ)	الماضی	المضارع	المصدر (الباب)
(اصلی حروف)	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعَلَةٌ*
مُقَاتَلَةٌ (ق ت ل)	قَاتَلَ (وہ کسی سے لڑا)	يُقَاتِلُ (وہ کسی سے لڑتا ہے/لڑے گا)	مُقَاتَلَةٌ /قِتَالٌ (باہم لڑائی کرنا)
مُجَاهَدَةٌ (ج ہ د)	جَاهَدَ (اس نے جدوجہد کی)	يُجَاهِدُ (وہ جدوجہد کرتا ہے/کرے گا)	مُجَاهَدَةٌ /جِهَادٌ (جدوجہد کرنا)
مُشَاهَدَةٌ (ش ہ د)	شَاهَدَ (اس نے مشاہدہ کیا)	يُشَاهِدُ (وہ مشاہدہ کرتا ہے/کرے گا)	مُشَاهَدَةٌ (مشاہدہ کرنا/دیکھنا)
مُقَابَلَةٌ (ق ب ل)	قَابَلَ (وہ آمنے سامنے ہوا)	يُقَابِلُ (وہ سامنے آتا ہے/آئے گا)	مُقَابَلَةٌ (دونوں کا آمنے سامنے ہونا)
مُصَافَحَةٌ (ص ف ح)	صَافَحَ (اس نے مصافحہ کیا)	يُصَافِحُ (وہ مصافحہ کرتا ہے/کرے گا)	مُصَافَحَةٌ (آپس میں ہاتھ ملانا)
مُعَانَقَةٌ (ع ن ق)	عَانَقَ (وہ کسی سے گلے ملا)	يُعَانِقُ (وہ گلے ملتا ہے/ ملے گا)	مُعَانَقَةٌ (آپس میں گلے ملنا)
مُوَازَنَةٌ (و ز ن)	وَازَنَ (اس نے موازنہ کیا)	يُوَازِنُ (وہ موازنہ کرتا ہے/کرے گا)	مُوَازَنَةٌ (باہم موازنہ کرنا)
مُشَابَهَةٌ (ش ب ہ)	شَابَهَ (وہ مشابہ ہوا)	يُشَابِهُ (وہ مشابہ ہوتا ہے/ہوگا)	مُشَابَهَةٌ (ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہونا)
مُوَافَقَةٌ (و ف ق)	وَافَقَ (اس نے موافقت کی)	يُوَافِقُ (وہ موافقت کرتا ہے/کرے گا)	مُوَافَقَةٌ (آپس میں اتفاق کرنا)
مُعَالَجَةٌ (ع ل ج)	عَالَجَ (اس نے علاج کیا)	يُعَالِجُ (وہ علاج کرتا ہے/کرے گا)	مُعَالَجَةٌ (علاج کرنا)
مُطَالَبَةٌ (ط ل ب)	طَالَبَ (اس نے مطالبہ کیا)	يُطَالِبُ (وہ مطالبہ کرتا ہے/کرے گا)	مُطَالَبَةٌ (کسی سے مانگنا/طلب کرنا)
مُضَارَبَةٌ (ض ر ب)	ضَارَبَ (اس نے مدمقابل کو ضرب لگائی)	يُضَارِبُ (وہ ضرب لگاتا ہے/لگائے گا)	مُضَارَبَةٌ (آپس میں مار پیٹ کرنا/کاروبار میں مضاربت کرنا)
مُخَاصَمَةٌ (خ ص م)	خَاصَمَ (اس نے جھگڑا کیا)	يُخَاصِمُ (وہ باہم جھگڑا کرتا ہے/کرے گا)	مُخَاصَمَةٌ (باہم جھگڑا کرنا/مدمقابل ہونا)
مُحَادَثَةٌ (ح د ث)	حَادَثَ (اس نے کسی سے بات کی)	يُحَادِثُ (وہ باہم گفتگو کرتا ہے/کرے گا)	مُحَادَثَةٌ (آپس میں بات چیت کرنا)
مُحَاوَرَةٌ (ح و ر)	حَاوَرَ (اس نے کسی سے بات کی)	يُحَاوِرُ (وہ باہم گفتگو کرتا ہے/کرے گا)	مُحَاوَرَةٌ (آپس میں گفتگو کرنا)

* نوٹ: باب "مُفَاعَلَةٌ" کا متبادل بعض دفعہ "فِعَالٌ" بھی ہوتا ہے: مثلاً مُجَاهَدَةٌ /جِهَادٌ اور مُقَاتَلَةٌ / قِتَالٌ

4- باب تَفَعُّلٌ

باب (تَفَعُّلٌ)	الماضی	المضارع	المصدر (الباب)
(اصلی حروف)	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	تَفَعُّلٌ
تَقَرُّبٌ (ق ر ب)	تَقَرَّبَ (وہ قریب ہوا)	يَتَقَرَّبُ (وہ قریب ہوتا ہے/ ہوگا)	تَقَرُّبٌ (قریب ہونا/ تقرب حاصل کرنا)
تَبَسُّمٌ (ب س م)	تَبَسَّمَ (وہ مسکرایا)	يَتَبَسَّمُ (وہ مسکراتا ہے/ مسکرائے گا)	تَبَسُّمٌ (مسکرانا)
تَقَبُّلٌ (ق ب ل)	تَقَبَّلَ (اس نے قبول کیا)	يَتَقَبَّلُ (وہ قبول کرتا ہے/ کرے گا)	تَقَبُّلٌ (قبول کرنا)
تَصَوُّرٌ (ص و ر)	تَصَوَّرَ (اس نے تصور کیا)	يَتَصَوَّرُ (وہ تصور کرتا ہے/ کرے گا)	تَصَوُّرٌ (تصور کرنا)
تَصَدُّقٌ (ص د ق)	تَصَدَّقَ (اس نے صدقہ کیا)	يَتَصَدَّقُ (وہ صدقہ کرتا ہے/ کرے گا)	تَصَدُّقٌ (صدقہ کرنا)
تَكَبُّرٌ (ك ب ر)	تَكَبَّرَ (اس نے تکبر کیا)	يَتَكَبَّرُ (وہ تکبر کرتا ہے/ کرے گا)	تَكَبُّرٌ (تکبر کرنا)
تَقَدُّمٌ (ق د م)	تَقَدَّمَ (وہ آگے بڑھا)	يَتَقَدَّمُ (وہ آگے بڑھتا ہے/ کرے گا)	تَقَدُّمٌ (آگے بڑھنا)
تَدَبُّرٌ (د ب ر)	تَدَبَّرَ (اس نے غور کیا)	يَتَدَبَّرُ (وہ غور کرتا ہے/ کرے گا)	تَدَبُّرٌ (غور کرنا)
تَفَكُّرٌ	تَفَكَّرَ (اس نے سوچا)	يَتَفَكَّرُ (وہ سوچتا ہے/ سوچے گا)	تَفَكُّرٌ (سوچنا)
تَصَنُّعٌ (ص ن ع)	تَصَنَّعَ (اس نے بناوٹ کی)	يَتَصَنَّعُ (وہ بناوٹ کرتا ہے/ کرے گا)	تَصَنُّعٌ (بناوٹ کرنا)
تَكَلُّفٌ (ك ل ف)	تَكَلَّفَ (اس نے تکلف کیا)	يَتَكَلَّفُ (وہ تکلف کرتا ہے/ کرے گا)	تَكَلُّفٌ (تکلف کرنا)
تَغَزُّلٌ (غ ز ل)	تَغَزَّلَ (اس نے غزل کہی)	يَتَغَزَّلُ (وہ غزل کہتا ہے/ کہے گا)	تَغَزُّلٌ (غزل کہنا/ متکلف عشق بازی کرنا)
تَنَفُّرٌ (ن ف ر)	تَنَفَّرَ (وہ متنفر ہوا)	يَتَنَفَّرُ (وہ متنفر ہوتا ہے/ ہوگا)	تَنَفُّرٌ (نفرت کرنا، دور بھاگنا)
تَسَلُّمٌ (س ل م)	تَسَلَّمَ (اس نے پایا/ وصول کیا)	يَتَسَلَّمُ (وہ پاتا ہے/ پائے گا)	تَسَلُّمٌ (کوئی چیز ملنا/ قبضہ کرنا)
تَنَوُّعٌ (ن و ع)	تَنَوَّعَ (وہ متنوع ہوا)	يَتَنَوَّعُ (وہ متنوع ہوتا ہے/ ہوگا)	تَنَوُّعٌ (کئی قسم کا ہونا)

5- باب تفَاعُلٌ

باب (تَفَاعُلٌ) (اصلی حروف)	الماضی تَفَاعَلَ	المضارع يَتَفَاعَلُ	المصدر (الباب) تَفَاعُلٌ
تَرَاسُلٌ (ر س ل)	تَرَاسَلَ (اس نے باہم مراسلت کی)	يَتَرَاسَلُ (وہ باہم مراسلت کرتا ہے/کرے گا)	تَرَاسُلٌ (باہم پیغام رسانی/خط وکتابت کرنا)
تَعَارُفٌ (ع ر ف)	تَعَارَفَ (اس نے باہم تعارف کیا)	يَتَعَارَفُ (وہ باہم تعارف کرتا ہے/کرے گا)	تَعَارُفٌ (باہم تعارف کرنا)
تَجَاهُلٌ (ج ھ ل)	تَجَاهَلَ (اس نے لاعلمی ظاہر کی)	يَتَجَاهَلُ (وہ لاعلمی ظاہر کرتا ہے/کرے گا)	تَجَاهُلٌ (لاعلمی ظاہر کرنا)
تَسَاهُلٌ (س ھ ل)	تَسَاهَلَ (اس نے سستی/لاپرواہی کی)	يَتَسَاهَلُ (وہ سستی/لاپرواہی کرتا ہے/کرے گا)	تَسَاهُلٌ (سستی/لاپرواہی کرنا)
تَقَارُبٌ (ق ر ب)	تَقَارَبَ (وہ باہم قریب ہوا)	يَتَقَارَبُ (وہ باہم قریب ہوتا ہے/ہوگا)	تَقَارُبٌ (آپس میں قریب ہونا)
تَصَادُمٌ (ص د م)	تَصَادَمَ (وہ ٹکرا گیا)	يَتَصَادَمُ (وہ ٹکراتا ہے/ٹکرائے گا)	تَصَادُمٌ (آپس میں ٹکرانا/تصادم ہونا)
تَفَاهُمٌ (ف ھ م)	تَفَاهَمَ (انہوں نے باہم سمجھ لیا)	يَتَفَاهَمُ (وہ باہم سمجھتا ہے/سمجھے گا)	تَفَاهُمٌ (ایک دوسرے کو/سے سمجھنا)
تَرَاحُمٌ (ر ح م)	تَرَاحَمَ (اس نے باہم رحمدلی کی)	يَتَرَاحَمُ (وہ باہم رحمدلی کرتا ہے/کرے گا)	تَرَاحُمٌ (ایک دوسرے پر مہربانی کرنا)
تَمَارُضٌ (م ر ض)	تَمَارَضَ (وہ مریض بن گیا)	يَتَمَارَضُ (وہ مریض بنتا ہے/بنے گا)	تَمَارُضٌ (جھوٹ موٹ مریض بننا)
تَشَاوُرٌ (ش و ر)	تَشَاوَرَ (اس نے باہم مشاورت کی)	يَتَشَاوَرُ (وہ باہم مشورہ کرتا ہے/کرے گا)	تَشَاوُرٌ (باہم مشورہ کرنا)
تَنَاقُضٌ (ن ق ض)	تَنَاقَضَ (اس نے باہم توڑا)	يَتَنَاقَضُ (وہ باہم توڑتے ہیں/توڑیں گے)	تَنَاقُضٌ (ایک دوسرے کو توڑنا/مخالف ہونا)
تَقَابُلٌ (ق ب ل)	تَقَابَلَ (وہ آمنے سامنے ہوا)	يَتَقَابَلُ (وہ آمنے سامنے ہوتا ہے/ہوگا)	تَقَابُلٌ (آمنے سامنے ہونا)
تَدَارُكٌ (د ر ك)	تَدَارَكَ (اس نے روک تھام کی)	يَتَدَارَكُ (وہ روک تھام کرتا ہے/کرے گا)	تَدَارُكٌ (روک تھام کرنا/تدارک کرنا)
تَنَاوُلٌ (ن ی ل)	تَنَاوَلَ (اس نے حاصل کیا/تناول کیا)	يَتَنَاوَلُ (وہ حاصل کرتا ہے/کرے گا)	تَنَاوُلٌ (باہم حاصل کرنا/تناول کرنا)
تَشَابُهٌ (ش ب ه)	تَشَابَهَ (وہ متشابہ ہوا)	يَتَشَابَهُ (وہ متشابہ ہوتا ہے/ہوگا)	تَشَابُهٌ (متشابہ ہونا/ملتا جلتا ہونا)
تَبَادُلٌ (ب د ل)	تَبَادَلَ (اس نے باہم تبادلہ کیا)	يَتَبَادَلُ (وہ باہم تبادلہ کرتا ہے/کرے گا)	تَبَادُلٌ (آپس میں تبادلہ کرنا)

6- باب اِنفِعَالٌ

باب (اِنفِعَالٌ)	المَاضِی	المُضَارِعُ	المَصدَرُ (البَابُ)
(اصلی حروف)	اِنفَعَلَ	يَنفَعِلُ	اِنفِعَالٌ
اِنكِسَارٌ (ك س ر)	اِنكَسَرَ (وہ ٹوٹ گیا)	يَنكَسِرُ (وہ ٹوٹتا ہے/ٹوٹے گا)	اِنكِسَارٌ (ٹوٹ جانا / انکساری دکھانا)
اِنشِرَاحٌ (ش ر ح)	اِنشَرَحَ (وہ کھل گیا)	يَنشَرِحُ (وہ کھلتا ہے/کھلے گا)	اِنشِرَاحٌ (کھل جانا، کشادہ ہونا)
اِنحِرَافٌ (ح ر ف)	اِنحَرَفَ (وہ ہٹ گیا/منحرف ہوگیا)	يَنحَرِفُ (وہ ہٹتا ہے/منحرف ہوتا ہے)	اِنحِرَافٌ (منحرف ہونا / ہٹ جانا)
اِنقِبَاضٌ (ق ب ض)	اِنقَبَضَ (وہ تنگ دل ہوا)	يَنقَبِضُ (وہ تنگ دل ہوتا ہے/ہوگا)	اِنقِبَاضٌ (تنگ دل ہونا)
اِنقِلَابٌ (ق ل ب)	اِنقَلَبَ (وہ پلٹ گیا)	يَنقَلِبُ (وہ پلٹتا ہے)	اِنقِلَابٌ (پلٹ جانا)
اِنحِصَارٌ (ح ص ر)	اِنحَصَرَ (وہ گھیرے میں آ گیا)	يَنحَصِرُ (وہ گھیرے میں آتا ہے)	اِنحِصَارٌ (گھیرے میں آنا / تنگ ہونا)
اِندِفَاعٌ (د ف ع)	اِندَفَعَ (وہ دور ہوگیا)	يَندَفِعُ (وہ دور ہوتا ہے/ہوگا)	اِندِفَاعٌ (دور ہونا/ہٹ جانا/تیزی دکھانا)
اِنحِطَاطٌ (ح ط ط)	اِنحَطَّ (وہ نیچے اترا)	يَنحَطُّ (وہ نیچے اترتا ہے)	اِنحِطَاطٌ (نیچے اترنا / انحطاط ہونا)
اِنسِدَادٌ (س د د)	اِنسَدَّ (وہ بند ہوگیا / رک گیا)	يَنسَدُّ (وہ بند ہوتا ہے/ہوگا)	اِنسِدَادٌ (رک جانا / بند ہو جانا)
اِنجِذَابٌ (ج ذ ب)	اِنجَذَبَ (وہ جذب ہوگیا/کھنچ گیا)	يَنجَذِبُ (وہ کھنچتا ہے/کھنچے گا)	اِنجِذَابٌ (جذب ہونا/کھنچ جانا/کشش ہونا)
اِنحِدَارٌ (ح د ر)	اِنحَدَرَ (وہ نیچے اترا)	يَنحَدِرُ (وہ نیچے اترتا ہے/اترے گا)	اِنحِدَارٌ (نیچے کی طرف بہنا / نیچے اترنا)

7- باب اِفْتِعَالٌ

باب (اِفْتِعَالٌ)	الماضی	المضارع	المصدر
(اصلی حروف)	اِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	اِفْتِعَالٌ
إِعْتِرَافٌ (ع ر ف)	إِعْتَرَفَ (اس نے اعتراف کیا)	يَعْتَرِفُ (وہ اعتراف کرتا ہے/کرے گا)	إِعْتِرَافٌ (اعتراف کرنا/مان جانا)
إِعْتِبَارٌ (ع ب ر)	إِعْتَبَرَ (اس نے عبرت حاصل کی)	يَعْتَبِرُ (وہ عبرت حاصل کرتا ہے/کرے گا)	إِعْتِبَارٌ (عبرت حاصل کرنا/غور کرنا/آزمانا)
إِنْتِبَاهٌ (ن ب ہ)	إِنْتَبَهَ (وہ خبردار ہوا)	يَنْتَبِهُ (وہ خبردار ہوتا ہے/ہوگا)	إِنْتِبَاهٌ (خبردار ہونا/بیدار ہونا)
إِنْتِشَارٌ (ن ش ر)	إِنْتَشَرَ (وہ پھیل گیا)	يَنْتَشِرُ (وہ پھیلتا ہے/پھیلے گا)	إِنْتِشَارٌ (پھیل جانا/بکھر جانا)
إِشْتِرَاكٌ (ش ر ك)	إِشْتَرَكَ (اس نے شرکت کی)	يَشْتَرِكُ (وہ شرکت کرتا ہے/کرے گا)	إِشْتِرَاكٌ (شرکت کرنا/اشتراک کرنا)
إِعْتِدَالٌ (ع د ل)	إِعْتَدَلَ (وہ معتدل ہوگیا)	يَعْتَدِلُ (وہ معتدل ہوتا ہے/ہوگا)	إِعْتِدَالٌ (معتدل ہونا/برابر ہونا)
إِشْتِهَاءٌ (ش ہ ی)	إِشْتَهٰى (اس نے خواہش کی)	يَشْتَهِي (وہ خواہش کرتا ہے/کرے گا)	إِشْتِهَاءٌ (خواہش کرنا)
إِنْتِخَابٌ (ن خ ب)	إِنْتَخَبَ (اس نے منتخب کیا)	يَنْتَخِبُ (وہ منتخب کرتا ہے/کرے گا)	إِنْتِخَابٌ (منتخب کرنا/چن لینا)
إِنْتِظَارٌ (ن ظ ر)	إِنْتَظَرَ (اس نے انتظار کیا)	يَنْتَظِرُ (وہ انتظار کرتا ہے/کرے گا)	إِنْتِظَارٌ (انتظار کرنا)
إِشْتِبَاهٌ (ش ب ہ)	إِشْتَبَهَ (وہ مشتبہ ہوا)	يَشْتَبِهُ (وہ مشتبہ ہوتا ہے/ہوگا)	إِشْتِبَاهٌ (مشتبہ ہونا/شک ہونا)
إِنْتِظَامٌ (ن ظ م)	إِنْتَظَمَ (اس نے انتظام کیا)	يَنْتَظِمُ (وہ انتظام کرتا ہے/کرے گا)	إِنْتِظَامٌ (انتظام کرنا)
إِنْتِقَالٌ (ن ق ل)	إِنْتَقَلَ (وہ منتقل ہوگیا)	يَنْتَقِلُ (وہ منتقل ہوتا ہے/ہوگا)	إِنْتِقَالٌ (منتقل ہونا)
إِنْتِقَامٌ (ن ق م)	إِنْتَقَمَ (اس نے انتقام لیا)	يَنْتَقِمُ (وہ انتقام لیتا ہے/لے گا)	إِنْتِقَامٌ (انتقام لینا/بدلہ لینا)
إِمْتِحَانٌ (م ح ن)	إِمْتَحَنَ (اس نے امتحان لیا)	يَمْتَحِنُ (وہ امتحان لیتا ہے/لے گا)	إِمْتِحَانٌ (امتحان لینا/آزمائش کرنا)
إِجْتِمَاعٌ (ج م ع)	إِجْتَمَعَ (وہ جمع ہوگیا)	يَجْتَمِعُ (وہ جمع ہوتا ہے/ہوگا)	إِجْتِمَاعٌ (جمع ہونا/اکٹھا ہونا)
إِجْتِهَادٌ (ج ہ د)	إِجْتَهَدَ (اس نے خوب کوشش کی)	يَجْتَهِدُ (وہ خوب کوشش کرتا ہے/کرے گا)	إِجْتِهَادٌ (خوب کوشش کرنا/اجتہاد کرنا)
إِجْتِنَابٌ (ج ن ب)	إِجْتَنَبَ (اس نے اجتناب کیا)	يَجْتَنِبُ (وہ اجتناب کرتا ہے/کرے گا)	إِجْتِنَابٌ (اجتناب کرنا/بچنا)
إِشْتِعَالٌ (ش ع ل)	إِشْتَعَلَ (وہ بھڑک اٹھا)	يَشْتَعِلُ (وہ بھڑکتا ہے/بھڑکے گا)	إِشْتِعَالٌ (اشتعال میں آنا/آگ بھڑکنا)
إِهْتِمَامٌ (ھ مّ)	إِهْتَمَّ (اس نے اہتمام کیا)	يَهْتَمُّ (وہ اہتمام کرتا ہے/کرے گا)	إِهْتِمَامٌ (اہتمام کرنا/غمگین ہونا)
إِضْطِرَابٌ (ض ر ب)	إِضْطَرَبَ (وہ مضطرب ہوا)	يَضْطَرِبُ (وہ مضطرب ہوتا ہے/ہوگا)	إِضْطِرَابٌ (مضطرب ہونا/ایک دوسرے سے ٹکرانا)

8- باب اِفعِلَالٌ

باب (اِفعِلَالٌ)	الماضی	المضارع	المصدر (الباب)
(اصلی حروف)	اِفعَلَّ	يَفعَلُّ	اِفعِلَالٌ
إِحمِرَارٌ (ح م ر)	إِحمَرَّ (وہ سرخ ہو گیا)	يَحمَرُّ (وہ سرخ ہوتا ہے/ ہوگا)	إِحمِرَارٌ (سرخ ہو جانا)
إِخضِرَارٌ (خ ض ر)	إِخضَرَّ (وہ سبز ہو گیا)	يَخضَرُّ (وہ سبز ہوتا ہے/ ہوگا)	إِخضِرَارٌ (سبز ہو جانا/ سرسبز ہونا)
إِسوِدَادٌ (س و د)	إِسوَدَّ (وہ سیاہ ہو گیا)	يَسوَدُّ (وہ سیاہ ہوتا ہے/ ہوگا)	إِسوِدَادٌ (سیاہ ہو جانا)
إِبيِضَاضٌ (ب ی ض)	إِبيَضَّ (وہ سفید ہو گیا)	يَبيَضُّ (وہ سفید ہوتا ہے/ ہوگا)	إِبيِضَاضٌ (سفید ہو جانا)
إِصفِرَارٌ (ص ف ر)	إِصفَرَّ (وہ پیلا زرد ہو گیا)	يَصفَرُّ (وہ پیلا زرد ہوتا ہے/ ہوگا)	إِصفِرَارٌ (پیلا زرد ہو جانا)
إِعوِجَاجٌ (ع و ج)	إِعوَجَّ (وہ ٹیڑھا ہو گیا)	يَعوَجُّ (وہ ٹیڑھا ہوتا ہے/ ہوگا)	إِعوِجَاجٌ (ٹیڑھا ہو جانا)

9- باب اِستِفعَالٌ

باب (اِستِفعَالٌ)	الماضی	المضارع	المصدر (الباب)
(اصلی حروف)	اِستَفعَلَ	يَستَفعِلُ	اِستِفعَالٌ
إِستِغفَارٌ (غ ف ر)	إِستَغفَرَ (اس نے مغفرت طلب کی)	يَستَغفِرُ (وہ مغفرت مانگتا ہے/ مانگے گا)	إِستِغفَارٌ (مغفرت طلب کرنا)
إِستِقبَالٌ (ق ب ل)	إِستَقبَلَ (وہ سامنے آیا)	يَستَقبِلُ (وہ سامنے آتا ہے/ آئے گا)	إِستِقبَالٌ (استقبال کرنا/ سامنے آنا)
إِستِفسَارٌ (ف س ر)	إِستَفسَرَ (اس نے وضاحت طلب کی)	يَستَفسِرُ (وہ وضاحت طلب کرتا ہے/ کرے گا)	إِستِفسَارٌ (وضاحت مانگنا/ شرح طلب کرنا)
إِستِشرَاقٌ (ش ر ق)	إِستَشرَقَ (اس نے شرق کا علم چاہا)	يَستَشرِقُ (وہ شرق کا علم چاہتا ہے/ چاہے گا)	إِستِشرَاقٌ (شرق کی معلومات طلب کرنا)
إِستِخدَامٌ (خ د م)	إِستَخدَمَ (اس نے خدمت چاہی)	يَستَخدِمُ (وہ خدمت چاہتا ہے/ چاہے گا)	إِستِخدَامٌ (خدمت طلب کرنا/ خادم بنانا)
إِستِكبَارٌ (ك ب ر)	إِستَكبَرَ (اس نے خود کو بڑا سمجھا)	يَستَكبِرُ (وہ بڑا سمجھتا ہے/ سمجھے گا)	إِستِكبَارٌ (خود کو بڑا سمجھنا/ تکبر کرنا)
إِستِحسَانٌ (ح س ن)	إِستَحسَنَ (اس نے اچھا جانا)	يَستَحسِنُ (وہ اچھا جانتا ہے/ جانے گا)	إِستِحسَانٌ (اچھا سمجھنا/ عمدہ جاننا)
إِستِنصَارٌ (ن ص ر)	إِستَنصَرَ (اس نے مدد طلب کی)	يَستَنصِرُ (وہ مدد طلب کرتا ہے/ کرے گا)	إِستِنصَارٌ (مدد طلب کرنا)
إِستِنكَارٌ (ن ك ر)	إِستَنكَرَ (اس نے ناپسند کیا)	يَستَنكِرُ (وہ ناپسند کرتا ہے/ کرے گا)	إِستِنكَارٌ (ناپسند کرنا/ نامعلوم کے بارے میں پوچھنا)
إِستِعمَالٌ (ع م ل)	إِستَعمَلَ (اس نے استعمال کیا)	يَستَعمِلُ (وہ استعمال کرتا ہے/ کرے گا)	إِستِعمَالٌ (استعمال کرنا/ عامل بنانا)
إِستِنبَاطٌ (ن ب ط)	إِستَنبَطَ (اس نے استنباط کیا)	يَستَنبِطُ (وہ استنباط کرتا ہے/ کرے گا)	إِستِنبَاطٌ (استنباط کرنا/ ایجاد کرنا/ نکالنا)
إِستِمدَادٌ (م د)	إِستَمَدَّ (اس نے مدد طلب کی)	يَستَمِدُّ (وہ مدد طلب کرتا ہے/ کرے گا)	إِستِمدَادٌ (مدد طلب کرنا)

الدَّرسُ الخَامِسُ (پانچواں سبق)

بَقِيَّةُ الفِعلِ المَاضِی وَالمُضَارِع وَالمَعرُوف وَالمَجهُول

(بقیہ فعل ماضی ومضارع،معروف ومجہول)

ماضی مُطلَق (عام ماضی) کےعلاوہ ماضی کی بعض شکلیں

١۔ المَاضِی القَرِیبُ (قریب کا ماضی)

ماضی مطلق سے پہلے (قَد) لگانے سے ماضی قریب بن جاتا ہے۔مثلاً فَعَلَ (اس نے کام کیا) سے قَد فَعَلَ (اس نے کام کیا ہے۔

قَد فَعَلَ (اس نے کام کیا ہے)	قَد فَعَلُوا (ان سب نے کام کیا ہے)
قَد فَعَلتَ (تُو نے کام کیا ہے)	قَد فَعَلتُم (تم سب نے کام کیا ہے)
قَد فَعَلتُ (میں نے کام کیا ہے)	قَد فَعَلنَا (ہم نے کام کیا ہے)
(قَد فَعَلَ سے) قَد فَعَلَت (اس لڑکی نے کام کیا ہے)	(قَد فَعَلُوا سے)قَد فَعَلنَ (ان سب عورتوں نے کام کیا ہے)
(قَد فَعَلتَ سے) قَد فَعَلتِ (تُو لڑکی نے کام کیا ہے)	(قَد فَعَلتُم سے) قَد فَعَلتُنَّ (تم سب عورتوں نے کام کیا ہے)
قَد فَعَلَ +ا=قَد فَعَلَا (ان دو مردوں نے کام کیا ہے)	قَد فَعَلَت +ا=قَد فَعَلَتَا (ان دونوں عورتوں نے کام کیا ہے)
قَد فَعَلتُم + ا = قَد فَعَلتُمَا تم دونوں (مردوں/عورتوں) نے کام کیا ہے	

اسی طرح ضَرَبَ ، نَصَرَ ، سَمِعَ ، فَتَحَ ، کَرُمَ ، حَسِبَ ، چھ ابواب اور مزید فیہ کے نو ابواب میں عام ماضی (مطلق) سے پہلے (قَد) لگانے سے ہر جگہ ماضی قریب بن جائے گا۔

۲۔اَلمَاضِی البَعِیدُ (دُور کا ماضی)

عام ماضی (مُطلَق) سے پہلے (کَانَ : تھا) لگانے سے دُور کا ماضی (بعید) بن جاتا ہے مگر (قَد) کے برعکس یہ واحد، جمع اور مذکر، مؤنث کے مطابق تبدیل ہوگا۔مثلاً فَعَلَ (اس نے کام کیا) سے کَانَ فَعَلَ (اس نے کام کیا تھا)۔

کَانَ فَعَلَ (اس نے کام کیا تھا)	کَانُوا فَعَلُوا (ان سب مردوں نے کام کیا تھا)
کُنتَ فَعَلتَ (تو نے کام کیا تھا)	کُنتُم فَعَلتُم (تم سب مردوں نے کام کیا تھا)
کُنتُ فَعَلتُ (میں نے کام کیا تھا)	کُنَّا فَعَلنَا (ہم نے کام کیا تھا)

(کَانَ فَعَلَ سے) کَانَت فَعَلَت (اس لڑکی نے کام کیا تھا) (کَانُوا فَعَلُوا سے) کُنَّ فَعَلنَ (ان سب عورتوں نے کام کیا تھا)

(کُنتَ فَعَلتَ سے) کُنتِ فَعَلتِ (تو لڑکی نے کام کیا تھا) (کُنتُم فَعَلتُم سے) کُنتُنَّ فَعَلتُنَّ (تم سب عورتوں نے کام کیا تھا)

کَانَ + ا فَعَلَ +ا= کَانَا فَعَلاَ (ان دو مردوں نے کام کیا تھا)

کَانَت + ا فَعَلَت +ا= کَانَتَا فَعَلَتَا (ان دونوں عورتوں نے کام کیا تھا)

کُنتُم + ا فَعَلتُم+ا= کُنتُمَا فَعَلتُمَا (تم دو مردوں/عورتوں نے کام کیا تھا)

اسی طرح ضَرَبَ، نَصَرَ، سَمِعَ، فَتَحَ، کَرُمَ، حَسِبَ کے چھ بنیادی ابواب میں عام ماضی (مُطلَق) سے پہلے ماضی کے صیغے کے مطابق (کَانَ، کَانُوا، کُنتَ، کُنتُم، کُنتُ، کُنَّا۔ کَانَت، کُنَّ، کُنتِ، کُنتُنَّ۔ کَانَا، کَانَتَا، کُنتُمَا) لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے اور مزید نو ابواب (أَبوَابُ الثُّلاَثِي المَزِید فِیهِ) میں بھی یہی طریقہ ہے۔

۳۔مَاضِی اِستِمرَاری (ہمیشہ کام کرتا تھا)

ابھی ہم نے ماضی قریب قَد فَعَلَ (اس نے کام کیا ہے) اور ماضی بعید کَانَ فَعَلَ (اس نے کام کیا تھا) کے بارے میں پڑھا۔اگر ماضی میں ایک دفعہ کام کرنے کے بجائے یہ بتلانا ہو کہ وہ مستقل طور پر کوئی کام کرتا تھا، تو اس کے لیے اردو میں (وہ کام کرتا تھا) بولا جاتا ہے یعنی حال کے صیغہ (وہ کام کرتا ہے) یَفعَلُ کو (وہ کام کرتا تھا) کَانَ یَفعَلُ سے بدل دیا۔پس (کَانَ) کے ساتھ ماضی (فَعَلَ) کے بجائے مضارع (یَفعَلُ) لگنے سے ماضی استمراری (وہ مستقل طور پر کام کرتا تھا) کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں) مثلاً کَانَ فَعَلَ (اس نے کام کیا تھا) سے کَانَ یَفعَلُ (وہ کام کرتا تھا)

کَانَ یَفعَلُ (وہ کام کرتا تھا)	کَانُوا یَفعَلُونَ (وہ سب کام کرتے تھے)
کُنتَ تَفعَلُ (تو کام کرتا تھا)	کُنتُم تَفعَلُون (تم سب کام کرتے تھے)
کُنتُ أَفعَلُ (میں کام کرتا تھا)	کُنَّا نَفعَلُ (ہم کام کرتے تھے)

(كَانَ يَفعَلُ سے) كَانَت تَفعَلُ (وہ کام کرتی تھی)

(كُنتَ تَفعَلُ سے) كُنتِ تَفعَلِينَ (تو کام کرتی تھی)

كَانَ + ا يَفعَلُ + ان = كَانَا يَفعَلَانِ

(وہ دونوں مرد کام کرتے تھے)

كُنتُم + ا تَفعَلُ + ان = كُنتُمَا تَفعَلَانِ

(تم دونوں (مرد/عورتیں) کام کرتے تھے)

(كَانُوا يَفعَلُونَ سے) كُنَّ يَفعَلنَ (وہ سب کام کرتی تھیں)

(كُنتُم تَفعَلُونَ سے) كُنتُنَّ تَفعَلنَ (تم سب کام کرتی تھیں)

كَانَت + ا تَفعَلُ + ان = كَانَتَا تَفعَلَانِ

(وہ دونوں عورتیں کام کرتی تھیں)

اسی طرح ضَرَبَ، نَصَرَ، سَمِعَ،فَتَحَ، كَرُمَ، حَسِبَ کے چھ بنیادی ابواب (أَبوَابُ الثُّلَاثِي المُجَرَّدِ) اورنومزید ابواب سے ماضی استمراری بن جاتا ہے، مثلاً كَانَ يَضرِبُ (وہ مارتا تھا) كَانَ يَنصُرُ (وہ مدد کرتا تھا) كَانَ يَسمَعُ (وہ سنتا تھا) كَانَ يَفتَحُ (وہ کھولتا تھا) كَانَ يَكرُمُ (وہ عزت پاتا تھا) كَانَ يَحسِبُ (وہ خیال کرتا تھا) كَانَ يُكرِمُ (وہ عزت کرتا تھا) كَانَ يُعَلِّمُ (وہ تعلیم دیتا تھا) كَانَ يُجَاهِدُ (وہ جہاد کرتا تھا) كَانَ يَتَقَرَّبُ (وہ قریب ہوتا جاتا تھا) وغیرہ۔

٤۔مَاضِی شکّیه

ماضی شکیہ وہ ماضی ہے جس میں شک وشبہ کا اظہار پایا جائے۔ماضی مطلق سے پہلے لفظ (لَعَلَّ) لگانے سے ماضی شکیہ بن جاتا ہے۔لیکن لَعَلَّ (شاید) کے بعد اسم یاضمیر کا آنا ضروری ہے اوراس کے آخری حرف پر لَعَلَّ کی وجہ سے پیش کی بجائے زبر آتی ہے،مثلاً: لَعَلَّ خالِداً خَرَجَ مِنَ المَسجِدِ (شاید خالد مسجد سے نکلا ہوگا)،

لَعَلَّ الطَّالِبَ سَمِعَ الصَّوتَ (شاید طالبعلم نے آواز سن لی ہوگی)۔

٥۔مَاضِی تمَنّائی

ماضی تمنائی وہ ماضی ہے جس میں کسی خواہش یا تمنا کا اظہار ہو۔ماضی مُطلَق پر (لَيتَ يا لَيتَمَا : کاش) لگانے سے ماضی تمنائی بن جاتا ہے۔لَعَلَّ کی طرح لَيتَ کے بعد بھی کسی اسم یاضمیر کا آنا ضروری ہے۔جس کے آخری حرف پر لَيتَ کی وجہ سے پیش کی بجائے زبر آئیگی۔مثلاً:

لَيتَ الشَّبَابَ عَادَ (کاش جوانی لوٹ آتی)

لَيتَ القَاضِيَ أَنصَفَ (کاش قاضی انصاف کرتا)

لَيتَ العَالِمَ عَلَّمَ الجَاهِلَ (کاش عالم، جاہل کوتعلیم دیتا)

المَاضِی المَجھُولُ والمُضَارِعُ المَجھُولُ

(نامعلوم فاعل والا ماضی اور مضارع)

المَاضِی المَجھُولُ (نامعلوم فاعل والا ماضی)

ماضی مجہول یا نامعلوم ماضی وہ ہے جس میں کام کرنے والے (فاعل) کا جملے میں ذکر نہ کیا گیا ہو، جبکہ ماضی معروف (جانا پہچانا) وہ ہے جس میں کام کرنے والے (فاعل) کا جملے میں ذکر کر دیا گیا ہو مثلاً:

ماضی معروف: کَتَبَ خَالِدٌ مَکتُوباً (خالد نے ایک خط لکھا)

نامعلوم فاعل والا ماضی (مجہول): کُتِبَ مَکتُوبٌ (ایک خط لکھا گیا)۔ یہاں خط لکھنے والا نامعلوم ہے۔

ماضی معروف: نَصَرَ خَالِدٌ المَظلُومَ (خالد نے ایک مظلوم کی مدد کی)۔

ماضی مجہول: نُصِرَ المَظلُومُ (مظلوم کی مدد کی گئی) یہاں مدد کرنے والا نامعلوم ہے۔

ماضی معروف: ضَرَبَ خَالِدٌ حَامِدًا (خالد نے حامد کو مارا)

ماضی مجہول: ضُرِبَ حَامِدٌ (حامد کو مارا گیا) مارنے والا نامعلوم ہے۔

نوٹ: معلوم فاعل والے ماضی (معروف) کے تینوں وزنوں (فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ) سے نامعلوم فاعل والا ماضی (مجہول) ایک ہی وزن پر آتا ہے (فُعِلَ) یعنی پہلے حرف پر زبر کی بجائے پیش آجاتی ہے اور دوسرے کے نیچے زیر۔

ضَرَبَ (اس نے مارا) سے ضُرِبَ (اس کو مارا گیا)۔

نَصَرَ (اس نے مدد کی) سے نُصِرَ (اس کی مدد کی گئی)۔

سَمِعَ (اس نے سنا) سے سُمِعَ (اس کو سنا گیا)۔

فَتَحَ (اس نے کھولا) سے فُتِحَ (اس کو کھولا گیا)۔

حَسِبَ (اس نے گمان کیا) سے حُسِبَ (اس کے بارے میں گمان کیا گیا)۔

بالعموم ان ابواب (ثُلاَثِی مُجَرَّد) کی طرح ہی مزید فیہ کے نو ابواب (أَبوَابُ الثُّلاَثِی المَزِید فِیہِ) میں بھی ماضی معروف سے نامعلوم فاعل والا ماضی (مجہول) بنتا ہے مثلاً:

(باب إِفعَالٌ): أَکرَمَ (اس نے عزت کی) سے أُکرِمَ (اس کی عزت کی گئی)

(باب تَفعِیلٌ): عَلَّمَ (اس نے سکھایا/تعلیم دی) سے عُلِّمَ (اسے سکھایا گیا/تعلیم دی گئی)

(باب مُفَاعَلَۃٌ): صَافَحَ (اس نے مصافحہ کیا) سے صُوفِحَ (اس سے مصافحہ کیا گیا)

(باب تَفَعُّلٌ): تَقَرَّبَ (وہ قریب ہوتا گیا) سے تُقُرِّبَ (اسے قریب کیا گیا)

(باب تَفَاعُلٌ): تَصَادَمَ (وہ باہم ٹکرا گیا) سے تُصُودِمَ (اس سے ٹکرایا گیا)۔

(باب اِنفِعَالٌ) : اِنکَسَرَ (وہ ٹوٹ گیا) سے اُنکُسِرَ (اُسے توڑ دیا گیا)۔

(باب اِفتِعَالٌ): اِنتَظَرَ (اس نے انتظار کیا) سے اُنتُظِرَ (اس کا انتظار کیا گیا)۔

(بَاب اِستِفعَالٌ) اِستَنصَرَ (اس نے مدد طلب کی) سے اُستُنصِرَ (اس سے مدد مانگی گئی)۔

المُضَارِعُ المَجهُولُ (نامعلوم فاعل والا مضارع)

نامعلوم فاعل والا مضارع (مجھول) وہ ہے جس میں کام کرنے والے (فاعل) کا جملے میں ذکر نہ کیا گیا ہو جبکہ مضارع معروف (جانا پہچانا) وہ ہے جس میں حال یا مستقبل میں کام کرنے والے (فاعل) کا جملے میں ذکر کر دیا گیا ہو مثلاً:

(معروف) یَضرِبُ (وہ مارتا ہے) سے یُضرَبُ (اسے مارا جاتا ہے) مارنے والا نامعلوم (مجھول) ہے۔

(معروف) یَنصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) سے یُنصَرُ (اس کی مدد کی جاتی ہے) مدد کرنے والا نامعلوم (مجھول) ہے۔

(معروف) یَسمَعُ (وہ سنتا ہے) سے یُسمَعُ (اس کو سنا جاتا ہے) سننے والا نامعلوم (مجھول) ہے۔

(معروف) یَفتَحُ (وہ کھولتا ہے) سے یُفتَحُ (اسے کھولا جاتا ہے) کھولنے والا نامعلوم (مجھول) ہے۔

(معروف) یَحسِبُ (وہ گمان کرتا ہے) سے یُحسَبُ (اس کے بارے میں گمان کیا جاتا ہے) گمان کرنے والا نامعلوم (مجھول) ہے۔

اوپر کی مثالوں سے اندازہ ہو گیا ہوگا کہ معلوم فاعل والے مضارع (معروف) سے نامعلوم فاعل والا مضارع (مجھول) بنانے کیلئے اس کے پہلے حرف پر زبر (َ) کی بجائے پیش (ُ) اور تیسرے حرف پر ہمیشہ زبر (َ) لائی جاتی ہے۔ (یَفعِلُ، یَفعُلُ، یَفعَلُ تینوں سے یُفعَلُ) مثلاً یَضرِبُ سے یُضرَبُ، یَنصُرُ سے یُنصَرُ، یَسمَعُ سے یُسمَعُ، یَفتَحُ سے یُفتَحُ اور یَحسِبُ سے یُحسَبُ بن جاتا ہے اور اسی طریقہ پر مزید فیہ کے ابواب میں مضارع معروف سے مجھول بنتا ہے مثلاً:

(بَاب اِفعَالٌ) یُکرِمُ (وہ عزت کرتا ہے) سے یُکرَمُ (اس کی عزت کی جاتی ہے)۔

(بَاب تَفعِیلٌ) یُعَلِّمُ (وہ تعلیم دیتا ہے) سے یُعَلَّمُ (اس کو تعلیم دی جاتی ہے)۔

(بَاب مُفَاعَلَةٌ) یُصَافِحُ (وہ مصافحہ کرتا ہے) سے یُصَافَحُ (اس سے ہاتھ ملایا جاتا ہے)۔

(بَاب تَفَعُّلٌ) یَتَقَرَّبُ (وہ قریب ہوتا جاتا ہے) سے یُتَقَرَّبُ (اسے قریب کیا جاتا ہے)۔

(بَاب تَفَاعُلٌ) یَتَصَادَمُ (وہ کسی سے ٹکراتا ہے) سے یُتَصَادَمُ (اس سے ٹکرایا جاتا ہے)۔

(بَاب اِنفِعَالٌ) یَنقَلِبُ (وہ پلٹ جاتا ہے) سے یُنقَلَبُ (اسے پلٹایا جاتا ہے)۔

(بَاب اِفتِعَالٌ) یَنتَظِرُ (وہ انتظار کرتا ہے) سے یُنتَظَرُ (اس کا انتظار کیا جاتا ہے)

(بَاب اِستِفعَالٌ) یَستَنصِرُ (وہ مدد طلب کرتا ہے) سے یُستَنصَرُ (اس سے مدد طلب کی جاتی ہے)۔

فعل مضارع (حال+مستقبل) کی بعض مزید باتیں

اگر فعل مضارع سے پہلے لَم (نہیں) لگ جائے تو اس کا آخری حرف ساکن ہو جاتا ہے اور اگر مضارع کے آخر میں ''ون'' یا ''ان'' یا ''ی ن'' ہے تو اس کا ''ن'' ختم ہو جاتا ہے اور جملہ حال کی بجائے ماضی کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً:

يَفعَلُ (وہ کام کرتا ہے) سے لَم يَفعَل (اس نے کام نہیں کیا)۔

يَفعَلُونَ (وہ سب کام کرتے ہیں) سے لَم يَفعَلُوا (ان سب نے کام نہیں کیا) ''ن'' ختم ہو کر ''الف'' آ گیا۔

تَفعَلُ (تو کام کرتا ہے) سے لَم تَفعَل (تو نے کام نہیں کیا)۔

تَفعَلُونَ (تم سب کام کرتے ہو) سے لَم تَفعَلُوا (تم سب نے کام نہیں کیا)۔

أفعَلُ (میں کام کرتا ہوں) سے لَم أفعَل (میں نے کام نہیں کیا)۔

نَفعَلُ (ہم کام کرتے ہیں) سے لَم نَفعَل (ہم نے کام نہیں کیا)۔

تَفعَلُ (وہ کام کرتی ہے) سے لَم تَفعَل (اس عورت نے کام نہیں کیا)۔

يَفعَلنَ (وہ سب کام کرتی ہیں) سے لَم يَفعَلنَ (ان عورتوں نے کام نہیں کیا)۔

تَفعَلِينَ (تو کام کرتی ہے) سے لَم تَفعَلِي (تو عورت نے کام نہیں کیا)۔

تَفعَلنَ (تم سب کام کرتی ہو) سے لَم تَفعَلنَ (تم سب عورتوں نے کام نہیں کیا)۔

يَفعَلانِ (وہ دونوں کام کرتے ہیں) سے لَم يَفعَلاَ (ان دو مردوں نے کام نہیں کیا)۔

تَفعَلانِ (وہ دو عورتیں کام کرتی ہیں) سے لَم تَفعَلاَ (اُن دو عورتوں نے کام نہیں کیا)۔

تَفعَلانِ (تم دو مرد/عورتیں کام کرتے ہو) سے لَم تَفعَلاَ (تم دو مردوں/عورتوں نے کام نہیں کیا)۔

(لَم) کے علاوہ چار حروف اور بھی ہیں جو مضارع کے آخری حرف کے پیش (ُ) کو جزم (ْ) سے بدل دیتے ہیں یعنی وہ ساکن ہو جاتا ہے۔

إن، لَمَّا، ل (لامُ الأمرِ) لاَ (''لا'' لِلنَهي / منع کرنے کے لئے ''لا'')۔

إن تَذهَب، أذهَب (اگر تو جائے گا تو میں بھی جاؤں گا)۔

لَمَّا يَضرِب حَامِدٌ (حامد نے ابھی تک نہیں مارا)۔

لِيَفعَل هٰذَا الأمرَ (اسے یہ کام کرنا چاہئے)۔

لاَ تَفعَل (کام نہ کر)۔

فعل مضارع کے ساتھ حرف "لَـــن" (ہرگز نہیں) لگ جائے تو اس کی وجہ سے مضارع کے آخری حرف پر پیش کی بجائے زبر آجاتی ہے اور حال کی بجائے صرف مستقبل کا معنی تاکید کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز (و ن) اور (ان) یا (ی ن) آنے کی صورت میں (ن) ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

یَفعَلُ (وہ کام کرتا ہے/کرے گا) سے لَن یَفعَلَ (وہ ہرگز کام نہیں کرے گا)۔
یَفعَلُونَ (وہ سب کام کرتے ہیں/کریں گے) سے لَن یَفعَلُوا (وہ سب ہرگز کام نہیں کریں گے)۔
تَفعَلُ (تو کام کرتا ہے/کرے گا) سے لَن تَفعَلَ (تو ہرگز کام نہیں کرے گا)۔
تَفعَلُونَ (تم سب کام کرتے ہو/کرو گے) سے لَن تَفعَلُوا (تم سب ہرگز کام نہیں کرو گے)۔
أَفعَلُ (میں کام کرتا ہوں/کروں گا) سے لَن أَفعَلَ (میں ہرگز کام نہیں کروں گا)۔
نَفعَلُ (ہم کام کرتے ہیں/کریں گے) سے لَن نَفعَلَ (ہم ہرگز کام نہیں کریں گے)۔

تَفعَلُ (وہ کام کرتی ہے/کرے گی) سے لَن تَفعَلَ (وہ ایک عورت ہرگز کام نہیں کرے گی)۔
یَفعَلنَ (وہ سب کام کرتی ہیں) سے لَن یَفعَلنَ (وہ سب عورتیں ہرگز کام نہیں کریں گی)۔
تَفعَلِینَ (تو کام کرتی ہے/کرے گی) سے لَن تَفعَلِی (تو ہرگز کام نہیں کرے گی)۔
تَفعَلنَ (تم سب کام کرتی ہو/کرو گی) سے لَن تَفعَلنَ (تم سب ہرگز کام نہیں کرو گی)۔

یَفعَلَانِ (وہ دونوں کام کرتے ہیں/کریں گے) سے لَن یَفعَلَا (وہ دونوں ہرگز کام نہیں کریں گے)
(تَفعَلَانِ) وہ دونوں کام کرتی ہیں/کریں گی) سے لَن تَفعَلَا (وہ دونوں عورتیں ہرگز کام نہیں کریں گی)
(تَفعَلَانِ) (تم دونوں مرد/عورتیں کام کرتے ہو/کرو گے) سے لَن تَفعَلَا (تم دونوں مرد/عورتیں ہرگز کام نہیں کرو گے)

حرف (لَن) کے علاوہ (أَن)، (کَی)، (إِذَن) بھی مضارع سے پہلے آجائیں تو مضارع کے آخری حرف کی پیش کو زبر سے بدل دیتے ہیں۔

(لَم) اور (لَن) وغیرہ مضارع مجھول کے ساتھ بھی آتے ہیں اور وہاں بھی ایسے ہی معنی دیتے ہیں۔ مثلاً:
لَم یَضرِب زَیدٌ (زید نے نہیں مارا) سے لَم یُضرَب زَیدٌ (زید کو نہیں مارا گیا)۔
لَن یَنصُرَ خالِدٌ (خالد ہرگز مدد نہیں کرے گا) سے لَن یُنصَرَ خَالِدٌ (خالد کی مدد ہرگز نہیں کی جائے گی)۔

الدَّرسُ السَّادِسُ (چھٹا سبق)

الامْرُ والنَّهيُ وَالفَاعِلُ وَالمَفْعُولُ

(حکم دینا اور منع کرنا، فاعل اور مفعول)

فِعلُ الامْرِ (حکم دینے والا فعل)

جس فعل میں کسی کام کے متعلق کوئی حکم دیا جائے اسے فِعلُ الأمرِ (حکم دینے والا فعل) کہتے ہیں۔اس کی مثال یوں ہے:

(فَعَلَ یَفعَلُ سے) اِفعَل (تو مرد کام کر) اِفعَلُوا (تم سب مرد کام کرو)

اِفعَلِی (تو عورت کام کر) اِفعَلنَ (تم سب عورتیں کام کرو)

اِفعَل + ا = اِفعَلَا (تم دو مرد/عورتیں کام کرو)

اسی طرح اِضرِب (تُو مار)، اُنصُر (تُو مدد کر)،اِسمَع (تُو سن)،

اِفتَح (تو کھول) اور اِحسِب (تو گمان کر) کی گردان آئے گی)

نیز اسی طرح مزید فیہ کے ابواب سے گردانیں بنیں گی۔

(باب اِفعَالٌ: أکرَمَ، یُکرِمُ، اِکرَامٌ سے) أکرِم (تو عزت کر)۔

(باب تَفعِیلٌ: عَلَّمَ، یُعَلِّمُ، تعلِیمٌ سے) عَلِّم (تو سکھا/تعلیم دے)۔

(باب مُفَاعَلَةٌ: جَاهَدَ، یُجَاهِدُ، مُجَاهَدَةٌ/ جِهَادٌ) سے جَاهِد (تُو جہاد/جدوجہد کر)۔

(باب تَفَعُّلٌ: تَبَسَّمَ، یَتَبَسَّمُ، تَبَسُّمٌ سے تَبَسَّم (تومسکرا)۔

(باب تَفَاعُلٌ: تَعَارَفَ، یَتَعَارَفُ، تَعَارُفٌ سے) تَعَارَف (تو آپس میں تعارف کر)۔

(باب اِنفِعَالٌ: اِنکَسَرَ، یَنکَسِرُ، اِنکِسَارٌ سے) اِنکَسِر (تو ٹوٹ جا)

(باب اِفتِعَالٌ: اِنتَظَرَ، یَنتَظِرُ، اِنتِظَارٌ سے) اِنتَظِر (تو انتظار کر)

(باب اِفعِلَالٌ: اِحمَرَّ، یَحمَرُّ، اِحمِرَارٌ سے) اِحمَرَّ (تُو سرخ ہوجا)

(اِستِفعَالٌ: اِستَنصَرَ، یَستَنصِرُ، اِستِنصَارٌ سے) اِستَنصِر (تو مدد طلب کر)

بنیادی طور پر فِعلُ الامْرِ (حکم دینا) میں حاضر (تُو،تُم) کے صیغے ہی بنتے ہیں۔لیکن اگر غائب اور مُتَکلِّم (وہ، میں، ہم) کی گردان بنانا ہوتو (لِ) مضارع کے شروع میں لگانا پڑے گا اور آخری حرف ساکن ہوجائے گا اور اگر (و ن) یا (ا ن) آخر میں آتا ہے،تو (ن) ختم ہوجائے گا مثلاً:

لِیَفعَل (اس مرد کو کام کرنا چاہیے) لِیَفعَلَا (ان دو مردوں کو کام کرنا چاہیے) لِیَفعَلُوا (ان سب مردوں کو کام کرنا چاہیے)۔

لِتَفعَل (اس عورت کوکام کرنا چاہیے) لِتَفعَلا (ان دوعورتوں کوکام کرنا چاہیے) لِيَفعَلنَ (ان سب عورتوں کوکام کرنا چاہیے)۔

لِاَفعَل (مجھے کام کرنا چاہیے) لِنَفعَل (ہمیں کام کرنا چاہیے)۔

مجہول بنانے کا طریقہ بھی حسب سابق ہے مثلاً:

لِيَفعَل (اُسے یہ کام کرنا چاہیے) سے لِيُفعَل (یہ کام کیا جانا چاہئے)وغیرہ۔

فِعلُ النَّهي (منع کرنے والا فعل)

جس فعل میں کسی کام سے منع کیا جائے، اُسے فِعلُ النَّهي (منع کرنے/روکنے والا فعل) کہتے ہیں۔اس کیلئے مضارع کے شروع میں (لَا) لگا کر آخری حرف کو ساکن کر دیتے ہیں اور اگر آخر میں (ان) یا (ون) آتا ہے تو (ن) کو ختم کر دیتے ہیں، اگر اکیلا (ن) آئے تو وہ باقی رہتا ہے۔مثلاً:

(فَعَلَ يَفعَلُ سے) لَا يَفعَل (وہ نہ کرے)۔ لَا يَفعَلُوا (وہ سب نہ کریں)

لَا تَفعَل (تُو مت کر)۔ لَا تَفعَلُوا (تم سب نہ کرو)

لَا أَفعَل (میں نہ کروں)۔ لَا نَفعَل (ہم سب نہ کریں)

لَا تَفعَل (وہ عورت نہ کرے) لَا يَفعَلنَ (وہ سب عورتیں نہ کریں)

لَا تَفعَلِي (تو عورت نہ کر) لَا تَفعَلنَ (تم سب عورتیں مت کرو)

لَا يَفعَلَا (وہ دونوں مرد کام نہ کریں)

لَا تَفعَلَا (وہ دونوں عورتیں کام نہ کریں)

لَا تَفعَلَا (تم دونوں مرد/عورتیں کام نہ کرو)

اسی طرح لَا يَضرِب (وہ نہ مارے) لَا يَنصُر (وہ مدد نہ کرے) لَا يَسمَع (وہ نہ سنے) لَا يَفتَح (وہ نہ کھولے) لَا يَحسِب (وہ گمان نہ کرے) سے گردانیں بنیں گی۔

نیز اسی طرح مزید فیہ کے ابواب سے بھی گردانیں بنیں گی۔

فعل مجہول (نامعلوم فاعل والا فعل) کی گردانیں بھی اسی طرح آئیں گی۔البتہ ان میں مضارع کے پہلے حرف پر زبر کی بجائے پیش (ُ) اور تیسرے حرف پر ہر صورت میں زبر (َ) آئے گی، مثلاً:

لَا يُضرَب (اسے نہ مارا جائے) لَا يُسمَع (اس کو نہ سنا جائے) لَا يُفتَح (اسے نہ کھولا جائے)وغیرہ

اور اسی طرح مزید فیہ کے ابواب سے بھی گردانیں بنیں گی۔

الفَاعِلُ (کام کرنے والا)وَ المَفعُولُ (جس پر کام کیا گیا)

اِسمُ الفَاعِلِ : وہ اسم ہے جو کام کرنے والے کے بارے میں بتلائے مثلاً:

(فَعَلَ یَفعَلُ سے) فَاعِلٌ (کام کرنیوالا) فَاعِلَانِ (دو کام کرنے والے) فَاعِلُونَ (سب کام کرنے والے)

فَاعِلَةٌ (کام کرنیوالی) فَاعِلَتَانِ (دو کام کرنے والیاں) فَاعِلَاتٌ (سب کام کرنے والیاں)

اِسمُ المَفعُولِ : وہ اسم ہے جو اس ذات کے بارے میں بتلائے جس پر کام کیا گیا ہو مثلاً:

(فَعَلَ، یَفعَلُ سے) فَاعِلٌ (کام کرنیوالا)اور مَفعُولٌ (جس پر کام کیا گیا)

(ضَرَبَ، یَضرِبُ سے) ضَارِبٌ (مارنے والا) فاعل اور مَضرُوبٌ (جس کو ضرب لگائی گئی) مفعول ہوگا۔

(نَصَرَ یَنصُرُ سے) نَاصِرٌ (مدد کرنے والا) فاعل اور مَنصُورٌ (جس کی مدد کی گئی) مفعول ہوگا۔

(سَمِعَ، یَسمَعُ سے) سَامِعٌ (سننے والا) فاعل اور مَسمُوعٌ (جس کو سنا گیا) مفعول ہوگا۔

(فَتَحَ یَفتَحُ سے) فَاتِحٌ (کھولنے والا/فتح کرنے والا) فاعل اور مَفتُوحٌ (جس کو کھولا گیا/فتح کیا گیا) مفعول ہوگا۔

(حَسِبَ یَحسِبُ سے) حَاسِبٌ (گمان کرنیوالا) فاعل اور مَحسُوبٌ (جس کے بارے میں گمان کیا گیا) مفعول ہوگا۔

البتہ کَرُمَ یَکرُمُ سے کَارِمٌ، مُکرُومٌ مناسب نہیں۔

اسی طرح مزید فیہ کے ابواب میں بھی فَاعِل، اورمفعول بنتے ہیں۔مگر ان کا تلفظ فَاعِلٌ، مَفعُولٌ سے مختلف ہوتا ہے۔

یعنی فاعل میں آخری حرف سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر اور مفعول میں اس پر زبر آتی ہے اور یہ (م) سے شروع ہوتا ہے۔

(باب إفعَالٌ: أکرَمَ، یُکرِمُ، إکرَامٌ سے) مُکرِمٌ (عزت کرنیوالا) اور مُکرَمٌ (جس کی عزت کی گئی)۔

(باب تَفعِیلٌ: عَلَّمَ، یُعَلِّمُ، تعلِیمٌ سے) مُعَلِّمٌ (تعلیم دینے والا) اور مُعَلَّمٌ (جس کو تعلیم دی گئی)۔

(باب مُفَاعَلَةٌ: جَاهَدَ، یُجَاهِدُ، مُجَاهَدَةٌ سے) مُجَاهِدٌ (جہاد کرنیوالا)اور مُجَاهَدٌ (جس سے جہاد کیا گیا)۔

(باب تَفَعُّلٌ: تَصَوَّرَ، یَتصَوَّرُ، تَصَوُّرٌ سے) مُتَصَوِّرٌ (تصور کرنے والا) اور مُتَصَوَّرٌ (جس کا تصور کیا گیا)۔

(باب تَفَاعُلٌ: تَصَادَمَ، یَتَصَادَمُ، تَصَادُمٌ سے) مُتَصَادِمٌ (ٹکرانے والا)اور مُتَصَادَمٌ (جس سے ٹکرایا گیا)۔

(باب اِنفِعَالٌ: اِنقَلَبَ، یَنقَلِبُ، اِنقِلَابٌ سے) مُنقَلِبٌ (الٹ پلٹ جانے والا)اور مُنقَلَبٌ (جس کو الٹا دیا گیا)

(باب اِفتِعَالٌ: اِنتَظَرَ، یَنتَظِرُ، اِنتِظَارٌ سے) مُنتَظِرٌ (انتظار کرنے والا)اور مُنتَظَرٌ (جس کا انتظار کیا گیا)۔

(باب اِفعِلَالٌ: اِحمَرَّ، یَحمَرُّ، اِحمِرَارٌ سے) مُحمَرٌّ (سرخ ہو جانیوالا)۔

(باب اِستِفعَالٌ: اِستَنصَرَ، یَستَنصِرُ، اِستِنصَارٌ سے) مُستَنصِرٌ (مدد طلب کرنے والا)اور مُستَنصَرٌ (جس سے مدد طلب کی گئی)۔

اسی طرح فاعل اور مفعول سے دوسرے صیغے بنیں گے۔مثلاً:

مُعَلِّمٌ سے مُعَلِّمَانِ، مُعَلِّمُونَ – مُعَلِّمَةٌ، مُعَلِّمَتَانِ، مُعَلِّمَاتٌ – مُعَلَّمٌ سے مُعَلَّمَانِ، مُعَلَّمُونَ وغیرہ۔

اور مُستَنصَرٌ سے مُستَنصَرَانِ، مُستَنصَرُونَ – مُستَنصَرَةٌ، مُستَنصَرَتَانِ مُستَنصَرَاتٌ۔

الدَّرسُ السَّابِعُ (ساتواں سبق)

الْجُملَةُ الإِسمِيَّةُ (اسم والا جملہ)

اسم والا جملہ (الجُملَةُ الإِسمِيَّةُ) وہ ہے جس کے شروع میں کوئی اسم (نام/ضمیر) آئے اور اس کے بارے میں کوئی خبر دی گئی ہو۔ چونکہ عام طور پر یہ اسم جملے کے شروع میں آتا ہے۔ اس لئے اسے المُبتَدأ (ابتداء میں لایا گیا) بھی کہتے ہیں۔ مثلاً:

١۔ الكِتَابُ جَدِيدٌ (کتاب نئی ہے)۔ الكتابُ (اسم / مُبتَدَا) جَدِيدٌ (خبر)۔

٢۔ الشِّركُ ظُلمٌ (شرک ظلم ہے)۔ الشِّركُ (اسم / مُبتَدَا) ظُلمٌ (خبر)۔

٣۔ الصُّورَةُ جَمِيلَةٌ (تصویر خوبصورت ہے)۔ الصُّورَةُ (اسم / مُبتَدَا) جَمِيلَةٌ (خبر)۔

٤۔ هُوَ عَالِمٌ (وہ عالم ہے)۔ هُوَ (اسم ضمير / مُبتَدَا) عَالِمٌ (خبر)۔

٥۔ أَنتِ طَالِبَةٌ (تو ایک طالبہ ہے)۔ أَنتِ (اسم ضمير / مُبتَدَا) طَالِبَةٌ (خبر)۔

٦۔ نَحنُ مُسلِمُونَ (ہم مسلمان ہیں)۔ نَحنُ (اسم ضمير / مُبتَدَا) مُسلِمُونَ (خبر)۔

٧۔ الأَشجَارُ طَوِيلَةٌ (درخت لمبے ہیں)۔ الأَشجَارُ (اسم / مُبتَدَا) طَوِيلَةٌ (خبر)۔

٨۔ القرآنُ كِتَابُ اللّٰهِ (قرآن اللہ کی کتاب ہے)۔ القرآن (اسم / مُبتَدَا) كِتَابُ اللّٰهِ (خبر)۔

٩۔ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ (محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)۔ مُحَمَّدٌ (اسم / مُبتَدَا) رَسُولُ اللّٰهِ (خبر)۔

١٠۔ خَالِدُ بنُ الوَلِيدِ سَيفُ اللّٰهِ (خالدؓ بن ولید، اللہ کی تلوار ہیں) خَالِدُ بنُ الوَلِيدِ (اسم / مُبتَدَا) سيفُ اللّٰهِ (خبر)

١١۔ حمزَةُ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ (حمزہؓ، شہداء کے سردار ہیں)۔ حمزَةُ (اسم / مُبتَدَا) سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ (خبر)۔

١٢۔ أبوبكر خليفةُ رَسُولِ اللّٰهِ (ابوبکرؓ رسول اللہ کے خلیفہ ہیں)۔ أَبُوبَكرٍ (اسم / مُبتَدَا) خَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ (خبر)۔

١٣۔ إِنَّ زَيدًا قَائِمٌ (یقیناً زید کھڑا ہے)۔ إِنَّ (حرف) زيدًا (اسم / مُبتَدَا) قَائِمٌ (خبر)۔

١٤۔ أُمُّ الطَّالِبِ مَرِيضَةٌ (طالب علم کی ماں بیمار ہے)۔ أُمُّ الطَّالِبِ (اسم / مُبتَدَا) مَرِيضَةٌ (خبر)۔

١٥۔ البُيُوتُ جَمِيلَةٌ (گھر خوبصورت ہیں)۔ البيوتُ (اسم / مُبتَدَا) جمِيلَةٌ (خبر)۔

١٦۔ الأُمُّ فِي البيتِ (ماں گھر میں ہے)۔ الأُمُّ (اسم / مُبتَدَا) فِي البيتِ (خبر)۔

۱۷۔ الاَبُ فِی الْمکتَبِ (باپ دفتر میں ہے)۔ الا َب (اسم / مُبتَدَا) فِی المَکتَبِ (خبر)۔

۱۸۔ الرَّجُلُ الصَّالِحُ حَاضِرٌ (نیک بندہ حاضر ہے)۔ الرَّجُلُ الصَّالِحُ (اسم / مُبتَدَا) حَاضِرٌ (خبر)۔

۱۹۔ المَلِکُ عَادِلٌ صَالِحٌ (بادشاہ عادل اور نیک ہے)۔ المَلِکُ (اسم / مُبتَدَا) عَادِلٌ صَالِحٌ (خبر)۔

۲۰۔ المَلِکُ والمَلِکَۃُ صَالِحَانِ (بادشاہ اور ملکہ دونوں نیک ہیں)۔ المَلِکُ وَالْمَلِکَۃُ (اسم / مُبتَدَا) صَالِحَانِ (خبر)

۲۱۔ أَنتُنَّ عَالِمَاتٌ (تم سب عالمہ عورتیں ہو)۔ أَ نتُنَّ (اسم / مُبتَدَا) عَالِمَاتٌ (خبر)۔

۲۲۔ العَدلُ رحمَۃٌ (عدل رحمت ہے)۔ العَدلُ (اسم / مُبتَدَا) رَحمَۃٌ (خبر)۔

۲۳۔ الطُرُقُ وَاسِعَۃٌ (راستے وسیع ہیں)۔ الطُّرَقُ (الطَّرِیقُ کی جمع:اسم / مُبتَدَا) واسِعَۃٌ (خبر)

۲٤۔ الطَّالِبَۃُ مُجتَہِدَۃٌ (طالبہ محنتی ہے)۔ الطَّالِبَۃُ (اسم / مُبتَدَا) مُجتَہِدَۃٌ (خبر)۔

۲٥۔ الطَّبِیبَۃُ غَائِبَۃٌ (لیڈی ڈاکٹر غائب ہے)۔ الطَّبِیبَۃُ (اسم / مُبتَدَا) غَائِبَۃٌ (خبر)۔

ان تمام مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ:

۱۔ اسم (مبتدأ) عام طور پر خاص (مَعرِفَہ) ہوتا ہے اور خبر، عام (نَکِرَہ)۔مثلاً (الکِتَابُ جَدِیدٌ) میں کتاب سے پہلے ال ہے جو اسے خاص (معرفہ) بناتا ہے، جبکہ خبر (جدیدٌ) بغیر (ال) کے یعنی نَکِرَہ (عام) ہے۔

۲۔ اسم (مبتدأ) اور خبر دونوں کے آخری حرف پر عام طور پر پیش/ دو پیش (رَفعٌ / تَنوِینٌ) آتی ہے۔البتہ اگر مبتدأ (اسم) یا خبر سے پہلے کوئی زبر/ زیر دینے والا لفظ (حرف/فعل) آجائے تو (زبر/زیر) آتی ہے، مثلاً:

زَیدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) کی بجائے إنَّ زیدًا قَائِمٌ (یقیناً زید کھڑا ہے)۔

إنَّ الْأُمَّ فِی البَیتِ (یقیناً ماں گھر میں ہے)۔ إنَّ الْأُمَّ (اسم / مُبتَدَأ) فِی البَیتِ (خبر)۔

۳۔ (اسم / مُبتَدَأ) اگر مذکر ہے تو خبر بھی مذکر اور اسم اگر مؤنث ہے تو خبر بھی مؤنث آئے گی۔

مثلاً: ھُوَ عَالِمٌ (وہ عالم ہے)۔ أَنتِ طَالِبَۃٌ (تو ایک طالبہ ہے)۔

٤۔ (اسم / مُبتَدَأ) اگر واحد (یا تَثنِیَہ/ دو) ہے تو خبر بھی واحد (یا تَثنِیَہ/دو) آئے گی اور اگر اسم (مبتدأ) جمع ہے تو خبر بھی جمع آئے گی۔مثلاً: الکِتَابُ جَدِیدٌ (کتاب نئی ہے)

ھُم عُلَمَاءُ (وہ سب عالم ہیں)۔ ھُنَّ عَالِمَاتٌ (وہ سب عالمہ عورتیں ہیں)۔

لیکن اگر مبتدأ (اسم) بے عقل (جانور، نباتات وغیرہ) کی جمع ہے تو اس کی خبر واحد مؤنث آئے گی، مثلاً: الأشجارُ طَوِيْلَةٌ (درخت لمبے ہیں)۔ الأشجار (واحد: الشَجَرُ) طَوِيْلَةٌ (طَوِيلٌ کی مؤنث)۔

الحُرُوبُ مُهلِكَةٌ (جنگیں ہلاک کرنے والی ہیں) الحروب (حَربٌ کی جمع، مبتدا) مُهلِكَةٌ (خبر: واحد مؤنث)

۵۔ کبھی مبتدأ اور خبر ایک ایک لفظ پر مشتمل ہوتے ہیں (مفرد/اکیلا) اور کبھی ایک سے زیادہ لفظوں پر (مرکب)، کبھی ان دونوں میں سے کوئی ایک، اکیلا لفظ (مفرد) ہوتا ہے اور دوسرا ایک سے زیادہ لفظوں پر مشتمل (مرکب)۔ مثلاً:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ (محمدؐ، اللہ کے رسول ہیں)۔

محمدؐ (اسمُ / مُبتَدا: مُفرَد / ایک لفظ)۔ رَسُولُ اللهِ (مرکب/دو لفظ)۔

خالِدُ بنُ الوَلِيدِ سَيفُ اللّٰهِ (خالدؓ بن ولید اللہ کی تلوار ہیں)۔

خالِدُ بنُ الوَلِيدِ (مبتدا، تین لفظوں کا مرکب) سَيفُ اللّٰه (خبر: دو لفظوں کا مرکب)۔

أُمُّ بِلالٍ مَرِيضَةٌ (بلال کی ماں بیمار ہے)۔ أُمُّ بِلالٍ (مبتدا، مرکب) مَرِيْضَةٌ (خبر، مُفرَد / ایک لفظ)

۶۔ اگر مبتدا (اسم) دو ہوں اور ان میں سے ایک مذکر اور ایک مُؤنّث ہو تو خبر مذکر آئے گی۔

المَلِكُ وَالمَلِكَةُ صَالِحَانِ (بادشاہ اور ملکہ دونوں نیک ہیں)

المَلِكُ وَالمَلِكَةُ (مبتدا مذکر و مؤنث) صَالِحَانِ (خبر مذکر)۔

۷۔ جملہ اسمیہ میں اگر نفی کے معنی پیدا کرنا ہوں تو جملے کے شروع میں اسم (مبتدا) سے پہلے (مَا) یا (لَيسَ) لگا دیتے ہیں اور اس صورت میں خبر کے آخری حرف پر زبر/دو زبر (نَصبٌ) آتی ہیں۔

مثلاً مَازَيدٌ جَاهِلاً (زید جاہل نہیں ہے) لَيسَ اللّٰهُ غَافِلًا (اللہ غافل نہیں ہے) اور خبر کے ساتھ (ب) لگا دی جائے تو آخر میں زیر/دو زیر (جَرٌّ) آتی ہے مثلاً مَازَيدٌ بِجَاهِلٍ (زید جاہل نہیں ہے)۔ لَيسَ اللّٰهُ بِغَافِلٍ (اللہ غافل نہیں ہے)۔

الدَّرسُ الثَّامِنُ (آٹھواں سبق)

الجُملَةُ الفِعلِيَّةُ (فعل والاجملہ)

جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں کوئی فعل آئے۔ ایسے جملے میں فاعل (کام کرنے والا) کا ہونا بھی لازم ہے۔ اگر صرف فعل اور فاعل ہوں تو اسے **فعل لازم** کہتے ہیں اور اگر فعل اور فاعل کے ساتھ مفعول (جس پر کام کیا گیا) لائے بغیر بات مکمل نہ ہو تو اسے "فعل مُتَعَدِّی" کہتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ جَاءَ حَامِدٌ (حامد آیا) میں جَاءَ (فعل) اور حامد (آنے والا شخص) فاعل ہے اور مفعول لائے بغیر ہی بات مکمل ہے، اس لئے یہ (فعل لازم) ہے۔

۲۔ نَزَلَ المَطَرُ (بارش نازل ہوئی)۔

۳۔ غَابَ التِلمِيذُ (طالب علم غائب ہوگیا)

۴۔ طَلَعَ القَمَرُ (چاند طلوع ہوا/نکل آیا)۔

۵۔ جَلَسَ الأُستَاذُ (اُستاد بیٹھ گیا)۔

۶۔ عَادَ مَحمُودٌ (محمود واپس آگیا)۔

۷۔ ذَهَبَ خَالِدٌ (خالد چلا گیا)۔

۸۔ رَضِيَ الرَّجُلُ (آدمی راضی ہوگیا)۔

۹۔ غَادَرَ المُسَافِرُ (مسافر روانہ ہوا)۔

۱۔ وَصَلَتِ السَيَّارَةُ (کار پہنچ گئی)۔

۲۔ حَضَرَتِ البِنتُ (لڑکی حاضر ہوگئی)۔

۳۔ أَثمَرَتِ الشَّجَرَةُ (درخت پھلدار ہوگیا)۔

۴۔ اِخضَرَّتِ الأَرضُ (زمین سرسبز ہوگئی)

۵۔ صَفَتِ السَّمَاءُ (آسمان صاف ہوگیا)۔

۶۔ غَضِبَتِ المَرأَةُ (عورت غضبناک ہوئی)

۷۔ غَابَتِ التِلمِيذَةُ (طالبہ غائب ہوگئی)۔

۸۔ رَجَعَتِ المُسَافِرَةُ (مسافر عورت واپس آگئی)۔

۹۔ طَلَعَتِ الشَّمسُ (سورج طلوع ہوا۔ واضح رہے کہ عربی میں سورج مؤنث ہے)۔

مندرجہ بالا مثالوں میں سب جملے فعل ماضی سے شروع ہوتے ہیں۔ پہلے مجموعہ میں ہر جملے کا فاعل مذکر ہے اس لئے فعل بھی مذکر ہے دوسرے مجموعے میں ہر جملے کا فاعل مؤنث ہے اس لئے فعل بھی مؤنث لایا گیا ہے۔

اگر فاعل جمع ہو، تب بھی اس سے پہلے آنے والا فعل واحد ہی آئے گا۔ البتہ مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث کا صیغہ آئے گا، مثلاً:

غَابَ التَلَامِيذُ (سب طالب علم غائب ہوگئے)۔

وَصَلَ الأَسَاتِذَةُ (تمام استاد پہنچ گئے)۔

لَعِبَ الأَولَادُ (واحد، الولد: تمام بچے کھیلے)

حَجَّ المُسلِمُونَ (مسلمانوں نے حج کیا)۔

يَنجَحُ الطُلَّابُ (طلبہ کامیاب ہوتے ہیں/ ہوں گے)۔

يَعمَلُ الرِّجالُ (مرد کام کرتے ہیں/کریں گے)۔

يَفرَحُ النَّاجِحُونَ (کامیاب ہونے والے خوش ہوتے ہیں/ ہوں گے)۔

يَذهَبُ الضُّيُوفُ (مہمان جارہے ہیں/ چلے جاتے ہیں/ جائیں گے)۔

غَابَتِ التِلمِيذَاتُ (طالبات غائب ہوگئیں)۔ قَامَتِ البَنَاتُ (لڑکیاں کھڑی ہوگئیں)۔

ضَحِكَت النِسَاءُ (عورتیں ہنسنے لگیں)۔ نَجَحَتِ الطَّالِبَاتُ (طالبات کامیاب ہوگئیں)۔

تَعُودُ المُسَافِرَاتُ (مسافرعورتیں واپس آتی ہیں/آرہی ہیں/آئیں گی)۔

تَصِلُ المُدَرِّسَاتُ (استانیاں پہنچتی ہیں/پہنچ رہی ہیں/پہنچیں گی)

تَدخُلُ البَنَاتُ (لڑکیاں داخل ہوتی ہیں/ ہورہی ہیں/ ہوں گی)۔

تخرُجُ الأُمَّهَاتُ (مائیں باہرنکل رہی ہیں/نکلتی ہیں/نکلیں گی)۔

(غَيـرُ عَـاقِلٍ) یعنی بےعقل (جانور/ نباتات وغیرہ) کی جمع سے پہلے فعل عام طور پر واحد مؤنث آتا ہے۔ البتہ اگر فاعل، عقل والے (عاقل یعنی انسان) کی جمع (جمع عاقل) ہوتو فعل مذکر لانا بھی درست ہے اور فعل مؤنث بھی آسکتا ہے۔ مثلاً:

قَالَ الرِّجَالُ (مردوں نے کہا)۔ قَالَتِ النِّسوَةُ (عورتوں نے کہا)۔

قَالَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے کہا)۔ قَالَ النِّسوَةُ (عورتوں نے کہا)۔

الفِعلُ المُتعَدِّيُ (مفعول والا فعل)

اگر فعل کے ساتھ صرف فاعل ہو تو وہ لازم ہے اور اگر مفعول (جس پر کام کیا گیا) لائے بغیر بات پوری نہ ہو تو اسے متعدی کہتے ہیں۔ مثلاً:

	فعل	فاعل	مفعول	
١۔	ضَرَبَ	الأُستَاذُ	الطَّالِبَ	(استاد نے طالب علم کو مارا)۔
٢۔	قَرَأَ	الأُستَاذُ	الكِتَابَ	(استاد نے کتاب پڑھی)
٣۔	خَلَقَ	اللّٰهُ	الأَرضَ	(اللہ نے زمین پیدا کی)
٤۔	يَدخُلُ	المُؤمِنُ	الجَنَّةَ	(مؤمن جنت میں جاتا ہے/ جائے گا)
٥۔	يَنصُرُ	اللّٰهُ	المُجَاهِدَ	(اللہ مجاہد کی مدد کرتا ہے/کرے گا)

٦۔ تَقرَأُ الطَّالِبَاتُ القُرآنَ (طالبات قرآن پڑھ رہی ہیں/پڑھتی ہیں)

٧۔ تَاکُلُ البِنتُ الطَّعَامَ (لڑکی کھانا کھا رہی ہے/کھاتی ہے)

بعض جملوں میں فعل کے ساتھ ظاہری فاعل (اسم ظاہر) کی بجائے صرف ضمیر (ظاہری یا پوشیدہ) آتی ہے اور وہی (فاعل) ہوتی ہے۔مثلاً:

شَرِبتُ المَاءَ (میں نے پانی پیا)۔ شَرِبتُ (فعل+ فاعل) المَاءَ (مفعول)۔

قَرَأتُ الكِتَابَ (میں نے کتاب پڑھی)۔ قَرَأتُ (فعل+ فاعل) الكِتَابَ (مَفعُولٌ)۔

سَمِعنَا القُرآنَ (ہم نے قرآن سنا)۔ سَمِعنَا (فعل+ فاعل) القرآنَ (مفعول)۔

أَكَلنَا طَعَامًا لَذِيذًا (ہم نے لذیذ کھانا کھایا)۔ أَكَلنَا (فعل+ فاعل) طَعَامًا لَذِيذًا (مفعول)

نَحضُرُ الجَامِعَةَ صَبَاحًا۔ (ہم صبح کے وقت یونیورسٹی حاضر ہوتے ہیں)

نَحضُرُ (فعل+ فاعل) الجَامِعَةَ صَبَاحًا (مفعول)۔

نُغلِقُ الأَبوَابَ لَيلاً (ہم رات کے وقت دروازے بند کرتے ہیں) نُغلِقُ (فعل+ فاعل) الأَبوَابَ لَيلاً (مفعول)۔

یاد رکھنے کی باتیں

۱۔ (جملہ فعلیہ) عام قاعدے کے مطابق فعل سے شروع ہوتا ہے۔

۲۔ عموماً فعل کے بعد فاعل اور پھر مفعول آتا ہے، اگر صرف فعل اور فاعل والا جملہ ہو تو فعل لازم کہلاتا ہے۔
اگر مفعول بھی آئے ہو تو فعل متعدی کہلاتا ہے۔

۳۔ فعل کے مطابق فاعل کے آخری حرف پر پیش یا دو پیشیں (رَفعٌ / تنوینٌ) آتی ہیں اور مفعول کے آخری حرف پر زبر یا دو زبریں (نَصبٌ / تنوین) آتی ہیں۔یعنی فاعل، مرفوع (ایک یا دو پیشوں والا) اور مفعول، منصوب (ایک یا دو زبروں والا) ہوتا ہے۔

٤۔ (فاعل) خواہ واحد ہو یا جمع، اس سے پہلے (فعل) ہر حال میں واحد ہوتا ہے۔
البتہ اگر فاعل (جمع مُکَسَّر: ٹوٹی ہوئی جمع) ہو تو فعل مذکر بھی ہو سکتا ہے اور مؤنث بھی۔

٥۔ عام طور پر فاعل مذکر ہو تو فعل مذکر ہوگا، فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہوگا۔البتہ اگر فعل اور فاعل کے درمیان کوئی اور لفظ حائل ہو تو فعل، مذکر بھی ہو سکتا ہے اور مؤنث بھی۔مثلاً:
جَاءَ اليَومَ البِنتُ (لڑکی آج آئی)، جَاءَتِ اليَومَ البِنتُ (لڑکی آج آئی)۔

٦۔ فاعل مؤنث حقیقی (یعنی لفظ کے لحاظ سے مؤنث) نہ ہو، بلکہ استعمال کے لحاظ سے مؤنث (سماعی) ہو تو مذکر اور مؤنث دونوں فعل لانا درست ہے مثلاً: طَلَعَ الشَّمسُ / طَلَعَتِ الشَّمسُ۔

الدَّرسُ التَّاسِعُ (نواں سبق)

الوَاحِدُ وَالجمعُ والمُذَكَّرُ وَالمُؤَنَّثُ

الوَاحِدُ وَالجَمعُ (واحداور جمع)

عربی میں الوَاحِدُ (ایک) التَثنِيَةُ (دو) اور الجَمعُ (دو سے زیادہ) تین صورتیں بنتی ہیں اور جمع بھی دو قسم کی ہوتی ہے یعنی الجَمعُ السَّالِمُ (صحیح سلامت جمع) اور الجَمعُ المُكَسَّرُ (ٹوٹی ہوئی جمع)۔

الجَمعُ السَّالِمُ (صحیح سلامت جمع) وہ ہے جس میں واحد کے حروف اپنی اصلی حالت میں برقرار اور سلامت رہتے ہیں۔ الجمع السالم (صحیح سلامت جمع) بنانے کے لئے (واحد مذکر) کے آخر میں (ون، ین) کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثلاً: مُسلِمٌ سے مُسلِمُونَ (ون کا اضافہ) اور مُسلِمِينَ (ین کا اضافہ)۔

اور اگر اس جمع سے پہلے کوئی ایسا حرف (حرفِ جار/زیر دینے والا حرف) آجائے جس کی وجہ سے اس کے بعد آنے والے اسم/لفظ کو زیر دی جاتی ہے (الحُرُوفُ الجَارَّة / جر یعنی زیر دینے والے حروف) یا زبر دینے والا کوئی ایسا لفظ/حرف آجائے جس کی وجہ سے اگلے لفظ کے آخری حرف کو زبر دی جاتی ہے (الحُرُوف النَّاصِبَةُ / زبر دینے والے حروف)، تو (ون) تبدیل ہو کر (ین) بن جاتی ہے، مثلاً: ذَهَبَ المُسلِمُون (سب مسلمان چلے گئے)، إِنَّ المُسلِمِينَ ذَهَبُوا (یقیناً مسلمان چلے گئے) اور ذَهَبتُ إِلَى المُسلِمِينَ (میں مسلمانوں کی طرف گیا)۔

إِنَّ (بے شک) اپنے بعد آنے والے حرف کو زبر (نَصب) دیتا ہے اور إِلَى (کی طرف) اپنے بعد والے حرف کو زیر (جر) دیتا ہے، لہٰذا دونوں صورتوں میں (ون) کو (ین) سے بدل دیا گیا۔

اگر واحد مؤنث ہو تو اس کے آخر میں (ات) بڑھایا جاتا ہے۔ مثلاً طالبةٌ سے طَالِباتٌ اور صَالِحَةٌ سے صَالِحَاتٌ وغیرہ۔ اگر اس سے پہلے زیر یا زبر دینے والا کوئی حرف یا فعل لگ جائے تو پھر (ت) کے نیچے زیر آئے گی، مثلاً: رأيتُ الصَّالِحَاتِ (میں نے نیک عورتوں کو دیکھا)۔ چونکہ یہاں الصَّالِحَاتِ (مفعول) کے طور پر آیا ہے، مگر اس پر (زبر) نہیں آسکتی، لہٰذا آخر میں (حالت نَصب: زبر کی حالت) ظاہر کرنے کے لئے (زیر) لگ گئی (تِ)۔

اسی طرح ذَهبتُ إِلَى الصَّالِحَاتِ (میں نیک عورتوں کی طرف گیا) میں (إِلَى: کی طرف) زیر دینے والا حرف (حرف جار) ہے، لہٰذا (ت) کے نیچے زیر آئے گی۔

الجَمعُ المُكَسَّرُ (ٹوٹی ہوئی جمع) وہ ہے جس میں جمع بناتے وقت واحد کے حروف ٹوٹ جاتے ہیں، مثلاً (رَجُلٌ) سے (رِجَالٌ)، (وَلَدٌ) سے (أَولَادٌ) وغیرہ۔

اَلمُذَکَّرُ وَالمُؤَنَّث(مُذَکّراور مُؤَنَّث)

عربی میں مذکر سے مؤنث بنانے کے لئے عام طور پر مذکر کے آخر میں حرف (ۃ) بڑھادیا جاتا ہے۔ مثلاً:
مُسلِمٌ سے مُسلِمَۃٌ (ایک مسلمان عورت)۔ مَسِیحِیٌّ سے مَسِیحِیَّۃٌ (ایک عیسائی عورت)۔
یَھُودِیّ سے یَھُودِیَّۃٌ (ایک یہودی عورت)۔ خَالٌ (ماموں) سے خَالَۃٌ (خالہ)۔
عَمٌّ (چچا) سے عَمَّۃٌ (پھوپھی)۔ صَغِیرٌ (چھوٹا) سے صَغِیرَۃٌ (چھوٹی) وغیرہ۔
ہر جاندار مذکر کے مقابلے میں جو مؤنث ہو، اُسے (مُؤَنَّث حَقِیقِی) کہتے ہیں۔

۲۔ بعض دفعہ مذکر سے مؤنث بنانے کے لئے آخر میں (یٰ: اَلِف مَقصُورَۃ) یا (اء: الف ممدودۃ) کا اضافہ کردیا جاتا ہے، مثلاً: کُبرىٰ (بڑی) حُسنٰی (زیادہ حسین) صَحرَاءُ (ریگستان) زَھرَاءُ (چمک دمک والی)۔
چونکہ اس کا انحصار قیاس/ (اندازہ) پر ہے، لہٰذا اسے (مُؤَنَّث قِیَاسِی) کہتے ہیں۔

۳۔ بعض اسماء (ناموں) کے آخر میں مؤنث کی کوئی علامت (ۃ، یٰ، اء) نظر نہیں آتی لیکن اس کے باوجود انہیں مؤنث مانا جاتا ہے، کیونکہ عربی زبان میں وہ مؤنث ہیں اور انہیں اسی طرح سن کر استعمال کیا جاتا ہے (مُؤَنَّث سَمَاعِی)۔

(الف) عورتوں کے نام، مثلاً: اُمٌّ (ماں) عَرُوسٌ (دلہن) مَریَمُ (مریم/عورت کا نام)۔

(ب) ملکوں، شہروں اور قبیلوں کے نام عام طور پر مؤنث مانے جاتے ہیں، مثلاً:
قُرِیشٌ، لاَھُورُ، مَکَّۃُ، بَاکِستَانُ، الھِندُ، مِصرُ، وَاشِنطَن وغیرہ۔

(ج) جسم کے ان اعضاء کے نام جو جوڑا جوڑا ہیں، (مؤنث) مانے جاتے ہیں، مثلاً:
یَدٌ (ہاتھ) اُذُنٌ (کان) عَینٌ (آنکھ) رِجلٌ (پاؤں) وغیرہ تمام اعضاء۔
سوائے صُدغٌ (کنپٹی) خَدٌّ (گال) مِرفَقٌ (کہنی) اور حَاجِبٌ (بھنویں) کے جو (مذکر) مانے جاتے ہیں۔

(د) بہت سے دوسرے الفاظ بھی عربی زبان میں مؤنث مانے جاتے ہیں، مثلاً:
أَرضٌ (زمین) رِیحٌ (ہوا) دَارٌ (گھر) سُوقٌ (بازار) شَمسٌ (سورج) نَارٌ (آگ) نَفسٌ (جان) حَربٌ (جنگ/لڑائی) قَوسٌ (کمان) أَرنَبٌ (خرگوش) رَحیٰ (چکی) فَأسٌ (کلہاڑا)، بِئرٌ (کنواں)۔
اسکے علاوہ شراب، ہوا اور دوزخ کے تمام نام مؤنث سمجھے جاتے ہیں، مثلاً: خَمرٌ (شراب) رِیحٌ (ہوا) سَقَرٌ (جہنم)

(٤) بعض نام (مذکر) اور (مؤنث) دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں، مثلاً حُرُوف الھِجَاء (ابجد Alphabets) وغیرہ نیز حروف جَارَّہ (جر/زیر دینے والے حروف)، لیکن عام طور پر انہیں (مؤنث) ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

(٥) بعض ناموں کے آخر میں مؤنث کی علامت (ۃ) ہوتی ہے، مگر وہ مذکر کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً الخَلِیفَۃُ (خلیفہ) طَلحَۃُ (طلحہ)۔

الدَّرسُ العَاشِرُ (دسواں سبق)

الضَّمائِرُ (ضمیریں)

عربی میں ضمیریں دو طرح کی ہوتی ہیں:

١ ۔ الضَّمائِرُ المُنفَصِلَۃُ (علیحدہ ضمیریں)

٢ ۔ الضَمائِرُ المُتَّصِلَۃُ (کسی لفظ کے ساتھ جڑی ہوئی ضمیریں)۔

الضَمائِرُ المُنفَصِلَۃُ (علیحدہ ضمیریں)

واحد مذکر	جمع مذکر
هُوَ (وہ)	هُم (وہ سب)
أَنتَ (تُو)	أَنتُم (تم سب)
أَنَا (میں)	نَحنُ (ہم سب)

واحد مؤنث	جمع مؤنث
(هُوَ سے) هِيَ (وہ لڑکی)	(هُم سے) هُنَّ (وہ سب مؤنث)
(أَنتَ سے) أَنتِ (تُو لڑکی)	(أَنتُم سے) أَنتُنَّ (تم سب مؤنث)

هُم + ا = هُمَا (وہ دو مذکر/مؤنث)

أَنتُم + ا = أَنتُمَا (تم دو مذکر/مؤنث)

مثالیں:

هُوَ طَالِبٌ (وہ ایک طالب علم ہے) — هُم طُلَّابٌ (وہ سب طلبہ ہیں)

أَنتَ طَالِبٌ (تو ایک طالب علم ہے) — أَنتُم طُلَّابٌ (تم سب طلبہ ہو)

أَنَا طَالِبٌ (میں ایک طالب علم ہوں) — نَحنُ طُلَّابٌ (ہم سب طالب علم ہیں)

هِيَ طَالِبَۃٌ (وہ ایک طالبہ ہے) — هُنَّ طَالِبَاتٌ (وہ سب طالبات ہیں)

أَنتِ طَالِبَۃٌ (تو ایک طالبہ ہے) — أَنتُنَّ طَالِبَاتٌ (تم سب طالبات ہو)

هُمَا طَالِبَانِ (وہ دو طالب علم ہیں) — هُمَا طَالِبَتَانِ (وہ دو طالبات ہیں)

أَنتُمَا طَالِبَانِ (تم دو طالب علم ہو) — أَنتُمَا طَالِبَتَانِ (تم دو طالبات ہو)

الضَمَائِرُ المُتَّصِلَةُ (ساتھ ملی ہوئی ضمیریں)

متصل ضمیریں (ساتھ ملی ہوئی ضمیریں) علیحدہ ضمیروں (ضمائرِ منفصلہ) کی طرح اسم کے شروع میں نہیں آتیں بلکہ کسی اسم، فعل یا حرف کے بعد اُس کے ساتھ جڑی ہوئی ہوتی ہیں۔

هُ (كِتَابُهُ: اُس مرد کی کتاب)	هُم (كِتَابُهُم: ان سب مردوں کی کتاب)
كَ (كِتَابُكَ: تُو لڑکے کی کتاب)	كُم (كِتَابُكُم: تم سب مردوں کی کتاب)
ى (كِتَابِى: میری کتاب)	نَا (كِتَابُنَا: ہماری کتاب)

(هُ سے) هَا (كِتَابُهَا: اُس مؤنث کی کتاب) (هُم سے) هُنَّ (كِتَابُهُنَّ: ان سب عورتوں کی کتاب)

(كَ سے) كِ (كِتَابُكِ: تو لڑکی کی کتاب) (كُم سے) كُنَّ (كِتَابُكُنَّ: تم سب عورتوں کی کتاب)

(هُم + ا) هُمَا (كِتَابُهُمَا: اُن دو مردوں/عورتوں کی کتاب)

(كُم + ا) كُمَا (كِتَابُكُمَا: تم دو مردوں/عورتوں کی کتاب)

اُوپر کی مثالوں سے کسی لفظ کے ساتھ جُڑی ہوئی ضمیروں (الضَّمَائِرُ المُتَّصِلَةُ) کے بارے میں وضاحت ہو جاتی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ علیحدہ ضمیریں (الضَمَائِرُ المُنفَصِلَةُ) اسم سے پہلے شروع میں آتی ہیں اور ساتھ ملی ہوئی ضمیریں (الضَمَائِرُ المُنفَصِلَةُ) اسم، فعل یا حرف کے آخر میں آتی ہیں۔

الدَّرسُ الحَادِی عَشَرَ (گیارھواں سبق)

أَسمَاءُ الإشَارَۃِ وَالاِسمُ المَوصُولُ

أَسمَاءُ الإشَارَۃِ (اشارہ کرنے کے لئے اِسم)

عربی میں قریب کے اشارہ کے لئے ھٰـذَا (یہ) اور دُور کے اشارہ کے لئے ذٰلِکَ (وہ) استعمال ہوتے ہیں اور انہی سے باقی صیغے بھی بنتے ہیں۔

ھٰذَا (یہ ایک مرد/مذکر)	ھٰذَان (یہ دو مرد/مذکر)	ھٰؤُلاءِ (یہ سب مرد/عورتیں)
ھٰذِہٖ (یہ ایک عورت/مؤنث)	ھَاتَانِ (یہ دوعورتیں/مؤنث)	ھٰؤُلاءِ (یہ سب عورتیں/مرد)

ذٰلِکَ (وہ ایک مرد/مذکر)	ذٰنِکَ (وہ دو مرد/مذکر)	أُولٰئِکَ (وہ سب مرد/عورتیں)
تِلکَ (وہ ایک عورت/مؤنث)	تَانِکَ (وہ دوعورتیں/مؤنث)	أُولٰئِکَ (وہ سب عورتیں/مرد)

ھٰذَا رَجُلٌ (یہ ایک مرد ہے)	ھٰذَانِ رَجلان (یہ دو مرد ہیں)	ھٰؤُلاءِ رِجَالٌ (یہ سب مرد ہیں)
ھٰذِہٖ إمرأۃٌ (یہ ایک عورت ہے)	ھَاتَانِ اِمرَأَتَانِ (یہ دوعورتیں ہیں)	ھٰؤُلاءِ نِسوَۃٌ (یہ سب عورتیں ہیں)

ذٰلِکَ طِفلٌ (وہ ایک لڑکا ہے)	ذٰنِکَ طِفلاَن (وہ دو لڑکے ہیں)	أُولٰئِکَ أطفَالٌ (وہ بہت سے لڑکے ہیں)
تِلکَ بِنتٌ (وہ ایک لڑکی ہے)	تَانِکَ بِنتَانِ (وہ دو لڑکیاں ہیں)	أُولٰئِکَ بَنَاتٌ (وہ بہت سی لڑکیاں ہیں)

ھٰـذَان (یہ دو مذکر) کی ایک شکل (ھٰـذین) اور ھَاتَان (یہ دو مؤنث) کی ایک شکل (ھَاتین) بھی ہے (حالت نصبی/جری) مثلاً: نَصَرتُ ھٰـذَینِ الرَّجُلَینِ (میں نے ان دو مردوں کی مدد کی)

نَصَرتُ ھَاتَینِ الطَّالِبَـتَینِ (میں نے ان دو طالبات کی مدد کی)

اسی طرح ذٰنِکَ (وہ دو مذکر) کی ایک شکل، ذَینِکَ (حالت نصبی/جری)۔

اور تَانِکَ (وہ دو مؤنث) کی ایک شکل، تَینِکَ بھی آتی ہے (حالت نصبی/جری)، مثلاً:

ضَرَبتُ ذَینِکَ الطَالِبَینِ (میں نے ان دو طالب علموں کو مارا)۔

عَلَّمتُ تَینِکَ البِنتَینِ (میں نے ان دو لڑکیوں کو تعلیم دی)۔

(اسم اشارہ) واحد، جمع، مذکر، مؤنث اور اعراب یعنی زیر، زبر، پیش وغیرہ) میں اس کے مطابق آتا ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے (مُشَارٌ إلَیه)۔

لیکن (مُشَارٌ إلَیـہ) اگر الجَمعُ المُکَسَّرُ (ٹوٹی ہوئی جمع) ہو، تو اسم اشارہ عموماً مؤنث ہی لاتے ہیں۔ مثلاً: أُولـئِکَ الرُّسُلُ کی بجائے تِلکَ الرُّسُلُ (رُسُلٌ، جمع ہے رَسُولٌ کی جس میں سے "وْ" نکال کر واحد کو توڑ دیا گیا ہے)۔

ھٰـذِہٖ الاَنھَارُ (یہ دریا) (ھذہ، واحد مؤنث اور الأنھَارُ، النَّھرُ کی ٹوٹی ہوئی جمع ہے)۔

الاِسمُ المَوصُولُ (اسم موصول)

جب کسی جملے سے پہلے (وہ جو) کے معنی میں کوئی اسم آئے جو بعد والے کو اپنے ساتھ جوڑنے کا کام دے تو اسے (اسم موصول) کہتے ہیں اور جوڑنے کو (صِلَة) کہتے ہیں، اس کی تفصیل یوں ہے:

الجمعُ	التثنِيَةُ	الوَاحِدُ
اَلَّذِينَ (وہ سب مرد جو)	اَللَّذَانِ (اَللَّذَينِ) (وہ دو مرد جو کہ)	اَلَّذِي (وہ مرد جو)
اَللَّائِي (وہ سب عورتیں جو)	اَللَّتَانِ (اَللَّتَينِ) (وہ دو عورتیں جو)	اَلَّتِي (وہ عورت جو)

مثالیں

اَلَّذِي: أَرَأَيتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ○
(وہ مرد جو) کیا آپ نے اس کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔

اَللَّذَانِ: هٰذَانِ هُمَا الطَّالِبَانِ اللَّذَانِ مَرِضَا صَبَاحَ اليَوْمِ
(وہ دو مذکر جو) (یہ وہی دو طالب علم ہیں جو آج صبح بیمار ہو گئے)

اَللَّذَينِ: رَأَيتُ الرَّجُلَينِ اللَّذَينِ مَرِضَا بِالأَمسِ.
(وہ دو مذکر جو) (میں نے ان دو آدمیوں کو دیکھا، جو کل بیمار ہو گئے تھے)۔

اَلَّذِينَ: هُدًى لِّلمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤمِنُونَ بِالغَيبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقنٰهُم يُنفِقُونَ ○
(وہ سب مذکر جو) (یہ قرآن ہدایت ہے اُن کے لئے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اَلَّتِي (وہ مؤنث جو): هٰذِهِ هِيَ الطَّالِبَةُ الَّتِي نَجَحَت فِي الامتِحَانِ بِالدَّرَجَةِ الأُولٰى.
(یہ وہی طالبہ ہے جو امتحان میں درجہ اول میں کامیاب ہوئی)۔

اَللَّتَانِ (وہ دو عورتیں جو): هَاتَانِ هُمَا الطَّالِبَتَانِ اللَّتَانِ مَرِضَتَا صَبَاحَ اليَومِ.
یہ وہی دو طالبہ ہیں جو آج صبح بیمار ہو گئیں۔

اَللَّتَينِ (وہ دو عورتیں جو): رَأَيتُ الطَّالِبَتَينِ اللَّتَينِ مَرِضَتَا صَبَاحَ اليَومِ.
میں نے اُن دو طالبات کو دیکھا جو آج صبح بیمار ہو گئیں۔

اَللَّاتِي، اَللَّائِي: اَللَّاتِي / اَللَّائِي ذَهَبنَ اِلَى المَدرَسَةِ مُعَلِّمَاتٌ.
(وہ سب عورتیں جو) وہ سب عورتیں جو سکول کی طرف آئیں اُستانیاں ہیں۔

الدَّرسُ الثَّانِی عَشَرَ (بارھواں سبق)

المُرَکَّبُ الاِضَافِیُّ

(اضافت / نسبت دینے والا دو یا زیادہ لفظوں کا مجموعہ)

(مُـــرَکَّـــب اِضَـــافِـی) عام طور پر دو ایسے لفظوں کا مجموعہ ہوتا ہے جن میں سے پہلے کو دوسرے کی طرف نسبت (اضافت) دی جاتی ہے۔ ان میں سے پہلے لفظ کو المُضَافُ (نسبت/ اضافت دیا گیا) اور دوسرے کو المُضَافُ إلَیهِ (جس کی طرف اضافت/نسبت دی گئی) کہتے ہیں۔ مثلاً:

کِتَابُ اللّٰهِ (اللہ کی کتاب) کتابُ (مُضَاف) اور اللّٰهِ (مُضَاف إلَیه) ہے۔

رَسُولُ اللّٰهِ (اللہ کا رسولؐ) رَسُولُ (مُضَاف) اور اللّٰهِ (مُضَاف إلَیه) ہے۔

قَلَمُ الأُستَاذِ (استاد کا قلم) قَلَمُ (مُضَاف) اور الأُستَاذِ (مُضَاف إلَیه) ہے۔

اِسمُ الطَّالِبِ (طالب علم کا نام) اِسمُ (مُضَاف) اور الطَّالِب (مُضَاف إلَیه) ہے۔

سَیَّارَةُ خَالِدٍ (خالد کی کار) سَیَّارَةُ (مُضَاف) اور خَالِدٍ (مُضَاف إلَیه) ہے۔

اِسمُهُ (اُس مذکر کا نام) اِسمُ (مُضَاف) اور هُ (مُضَاف إلَیه) ہے۔

اِسمُهَا (اُس مؤنث کا نام) اِسمُ (مُضَاف) اور هَا (مُضَاف اِلَیه) ہے۔

لُغَةُ القُرآنِ (قرآن کی زبان) لُغَةُ (مُضَاف) اور القُرآنِ (مُضَاف اِلَیه) ہے۔

حَالُ المَرِیضِ (مریض کا حال) حَالُ (مُضَاف) اور المَرِیضِ (مُضَاف اِلَیه) ہے۔

المُرَکَّبُ الاِضَافِیُّ (مرکب اضافی) سے متعلق چند ضروری باتیں

۱۔ عربی میں اردو کے برعکس مُضَاف (نسبت دیا گیا) پہلے آتا ہے اور مُضَاف إلَیه (جس کی طرف نسبت دی گئی) اس کے بعد آتا ہے۔ مثلاً: (کِتَابُ اللّٰهِ) میں کتاب (مُضَاف) اور (اللّٰه) مُضَاف إلَیه ہے (اللہ کی کتاب)۔

۲۔ مُـضَـاف پر نہ تو (ال/لام تعریف) آتا ہے اور نہ دو پیشیں (تنوین) بلکہ صرف ایک پیش (ُ) آتی ہے۔ جبکہ مُضاف الیہ پر عام طور پر یہ دونوں آ سکتے ہیں۔ (اِسمُ الرَّجُلِ / قَلَمُ خَالِدٍ)۔

۳۔ مُضَاف إلَیه کے آخری حرف پر عام طور پر ایک (یا دو زیریں) آتی ہیں (مجرور)۔ اِلاَّ یہ کہ وہ کوئی ایسا لفظ ہو جس کے آخری حرف پر کبھی زیر آ ہی نہیں سکتی (غیر مُنصَرِف) مثلاً (اِسمُ الطَّالِبِ / کِتَابُ زَیدٍ) قَلَمُ أَحمَدَ (احمد کا قلم) کیونکہ اَحمَد کے آخری حرف (د) کے نیچے (زیر) نہیں آ سکتی۔

٤۔ بعض اوقات ایک ہی مرکب میں ایک، دو(یا دو سے زیادہ) مُضاف ہوتے ہیں۔مثلاً: کِتَابُ بِنتِ الخَادِمِ (خادم کی بیٹی کی کتاب) بَابُ بَیتِ طَبِیبِ المَلِکِ (بادشاہ کے طبیب کے گھر کا دروازہ)۔اس صورت میں پہلے مضاف (بابُ) پر ایک پیش آئے گی اور آخری مُضَاف إِلَیه (المَلِکِ) کے نیچے زیر/دوزیر آتی ہیں جبکہ درمیان والے لفظ اپنے سے پہلے لفظ کے مُضَاف إِلَیه اور بعد والے کے مضاف ہوتے ہیں، لہٰذا ان کے نیچے صرف ایک زیر آئے گی اور (ال) بھی نہیں آتا۔

٥۔ جب دو کا صیغہ (تَثنِیَـــــه) مذکر/مؤنث اور جمع مذکر سالم کے صیغے مُضاف ہوں تو ان کا آخری نون مُضاف ہونے کی صورت میں گر جائے گا۔مثلاً: بَابَان المَدِینَةِ (شہر کے دو دروازے) کی نون گر کر باقی (بَابَا المَدِینَةِ) رہ جائے گا۔ (اِبنَتَانِ الوَزِیرِ) کی بجائے اِبنَتَا الوَزِیرِ (وزیر کی دو بیٹیاں) ہوگا۔(مُعَلِّمُونَ المَدرَسَةِ) کی بجائے (ن) گر کر مُعَلِّمُوا المَدرَسَةِ (مدرسے کے مُعلمین) رہ جائے گا۔

٦۔ أَبٌ (باپ) أَخٌ (بھائی) حَمٌ (دیور) ذُو (والا/صاحب) فُو (فَمٌ: مُنہ / mouth) جب ضمیر مُتَکَلِّم (ی، نَا) کے علاوہ کسی ضمیر یا ظاہری اسم کی طرف مُضاف ہوں گے تو ان کی صورت یوں ہوگی۔

(أَبُو، أَبَا، أَبِي) (أَخُو، أَخَا، أَخِي) (حَمُو، حَمَا، حَمِي) (فُو، فَا، فِي) (ذُو، ذَا، ذِي)، مثلاً:

جاء أَبُوبَکرٍ (ابوبکر آئے) رَأَیتُ أَبَابَکرٍ (میں نے ابوبکر کو دیکھا) ذَهَبتُ إِلَی أَبِي بَکرٍ (میں ابوبکر کی طرف گیا)۔اگر یہ کلمات (ی) ضَمِیر مُتَکَلِّم کی طرف مضاف ہوں تو ظاہری لحاظ سے الفاظ یکساں ہی رہیں گے۔پس اندازاً (تقدیری) فرق محسوس کیا جائے گا۔مثلاً: هُوَ أَبِي (وہ میرے والد ہیں)،نَصَرتُ أَبِي (میں نے اپنے والد کی مدد کی) مَرَرتُ بِأَبِي (میں اپنے والد کے پاس سے گزرا/گزری)۔

٧۔ اگر حرف ندا (پکارنے والا حرف:یا) کے بعد مُنَادَی (جس کو پکارا گیا) مرکب اضافی ہو تو مُضاف پر پیش کی بجائے زبر آئے گی۔مثلاً (رَسُولُ اللّٰهِ) سے پہلے (یَا) لگائیں تو (یَارَسُولَ اللّٰهِ) ہوجائے گا اور (عَبدُاللّٰهِ) یَا عَبدَ اللّٰهِ (اے عبداللہ) ہوجائے گا۔

الدَّرسُ الثَّالِثَ عَشَرَ (تیرہواں سبق)

المُرَکَّبُ التوصِیفِیُّ

(صفت بیان کرنے والا دولفظوں کا مجموعہ)

(مُرَکَّب تَوصِیفِی) دو ایسے لفظوں کا مجموعہ ہوتا ہے جس میں عام طور پر پہلا لفظ (اسم) وہ ہوتا ہے جس کی صفت بیان کی گئی ہو (المَوصُوفُ) اور دوسرا لفظ پہلے لفظ (اسم) کی صفت بیان کرنے والا ہوتا ہے (الصِفَةُ) مثلاً:

١ ۔ المَدِینَةُ الطَیِّبَةُ (پاکیزہ شہر): المَدِینَةُ (شہر) موصُوف اور الطَیِّبَةُ (پاکیزہ) صِفت ہے۔

٢ ۔ الحَجَرُ الأسوَدُ (کالا پتھر): الحَجَرُ (پتھر) موصُوف اور الأسوَدُ (کالا) صِفت ہے۔

٣ ۔ القِرطَاسُ الأبیَضُ (سفید کاغذ): القِرطَاسُ (کاغذ) مَوصُوف اور الأبیَضُ (سفید) صِفت ہے۔

٤ ۔ القُبَّةُ الخَضرَاءُ (سبز گنبد): القُبَّةُ (گنبد) مَوصُوف اور الخَضرَاءُ (سبز) صِفت ہے۔

٥ ۔ الرَّجُلُ الصَّالِحُ (نیک مرد): اَلرَّجُلُ (مرد) مَوصُوف اور الصَّالِحُ (نیک) صِفت ہے۔

٦ ۔ المَرأَةُ الجَمِیلَةُ (خوبصورت عورت): المَرأَةُ (عورت) مَوصُوف اور الجَمِیلَةُ (خوبصورت) صفت ہے۔

٧ ۔ البَیتُ الوَاسِعُ (کھلا گھر): البیتُ (گھر) مَوصُوف اور الوَاسِعُ (کھلا/کشادہ) صفت ہے۔

٨ ۔ الغُرفَةُ النَّظِیفَةُ (صاف ستھرا کمرہ): الغُرفَة (کمرہ) مَوصُوف اور النَّظِیفَةُ (صاف ستھرا) صفت ہے۔

٩ ۔ الطَّالِبَةُ الصَّغِیرَةُ (چھوٹی طالبہ): الطَّالِبَةُ (طالبہ) مَوصُوف اور الصَّغِیرَةُ (چھوٹی) صفت ہے۔

١٠ ۔ القُرآنُ المَجِیدُ (عظمت والا قرآن): القُرآنُ (قرآن) مَوصُوف اور المَجِیدُ (بزرگی/عظمت والا) صفت ہے۔

مرکب توصیفی کے بارے میں بعض ضروری باتیں

١ ۔ عربی میں اُردو کے برعکس موصوف (جس کی صفت بیان کی گئی) پہلے آتا ہے اور صفت (خوبی/خامی) بعد میں آتی ہے ۔مثلاً : اَلمَلِکُ العَادِلُ (عادل بادشاہ) میں اَلمَلِکُ (موصوف) اور بعد والا لفظ (العَادِلُ) صفت ہے۔

٢ ۔ مرکب توصیفی کے دونوں جزو (موصوف اور صفت) عام طور پر ایک دوسرے کے مطابق آئیں گے۔ اگر موصوف پر (ال) ہے تو صفت پر بھی ہوگا اور اگر موصوف پر (ال) نہیں ہے تو صفت پر بھی نہیں آئے گا یعنی اگر موصوف معرفہ ہے تو صفت

بھی معرفہ ہوگی اور اگر موصوف نکرہ ہے تو صفت بھی نکرہ ہوگی۔ اگر موصوف کے آخری حرف پر ایک پیش ہے، تو صفت کے آخری حرف پر بھی ایک پیش ہوگی اور اگر دونوں (ال) کے بغیر ہیں تو دونوں کے آخر میں ایک جیسی دو پیش (تنوین) آئے گی، مثلاً: المَلِکُ العَادِلُ (عادل بادشاہ)۔ مَلِکٌ عَادِلٌ (ایک نیک بادشاہ)

الرَّجُلُ العَاقِلُ (عقل مند مرد)۔ رَجُلٌ عَاقِلٌ (ایک عقل مند مرد)

۳۔ (موصوف) اگر مذکر ہے تو (صفت) بھی مذکر ہوگی اور اگر (موصوف) مؤنث ہے تو (صفت) بھی مؤنث ہوگی، مثلاً المَرأۃُ الجَمِیلَۃُ (خوبصورت عورت)۔ رَجُلٌ طَوِیلٌ (ایک لمبا مرد)۔

٤۔ واحد، تثنیہ (دو) اور جمع میں بھی صفت اپنے موصوف کے مطابق آئے گی، مثلاً:

رَجُلٌ عَالِمٌ (ایک عالم مرد)۔ رَجُلاَنِ عَالِمَانِ (دو عالم مرد)۔ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ (بہت سے عالم مرد)۔

اِمرَأۃٌ عَالِمَۃٌ (ایک عالم عورت)۔ اِمرَأتَانِ عَالِمَتَانِ (دو عالم عورتیں)۔ نِسَاءٌ عَالِمَاتٌ (بہت سی عالم عورتیں)۔

لیکن اگر موصوف غیر عاقل/ بے عقل (جانور/ نباتات وغیرہ) کی جمع ہو، خواہ مذکر ہو یا مؤنث، تو (صفت) عموماً واحد مؤنث آتی ہے۔ مثلاً حَیَوَانَاتٌ کَثِیرَۃٌ (بہت سے جانور)۔ أشجَارٌ طَوِیلَۃٌ (لمبے درخت)۔

٥۔ اعراب (زیر، زبر، پیش وغیرہ) میں بھی (صفت) اپنے (موصوف) کے مطابق آتی ہے، مثلاً:

جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ (ایک عالم آدمی آیا)۔ رأیتُ رَجُلاً عَالِمًا (میں نے ایک عالم آدمی کو دیکھا)۔

ذَھَبتُ إلی رَجُلٍ عَالِمٍ (میں ایک عالم آدمی کے پاس گیا)۔

٦۔ اگر مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ مُضَاف إلیہ کے بعد آئے گی، مثلاً:

خَادِمُ الأمِیرِ الصَّالِحُ (امیر کا نیک خادم) مُعَلِّمَۃُ المَلِکَۃِ الجَمِیلَۃُ (ملکہ کی خوبصورت استانی)۔

الدَّرسُ الرَّابِعَ عَشَرَ (چودھواں سبق)

الحُرُوفُ (حُروف)

1- الحُرُوف الجَارَّةُ (زیر دینے والے حروف)

عربی زبان میں زیر کو (الجَرُّ / الکَسرَۃُ) کہتے ہیں اس لئے جس لفظ کے آخر میں زیر آئے اُسے مَجرُورٌ یا مَکسُورٌ (زیر دیا گیا) کہتے ہیں۔

الحُرُوفُ الجَارَّۃُ (زیر دینے والے حروف) وہ ہیں جو کسی اسم کے ساتھ لگیں تو اُس اسم کے آخر میں ان کی وجہ سے زیر آجاتی ہے۔ ان کی تعداد سترہ ہے،

بِ، تَ، کَ، لِ، وَ، مُنذُ، مُذ، خَلاَ، رُبَّ، حَاشَا، مِن، عَدَا، فِی، عَن، اِلٰی، حَتّٰی، عَلٰی

مثالیں:

بِ (ساتھ / قَسَم) + اللّٰهُ - بِاللّٰهِ (خدا کی قَسَم) بِ (کے ساتھ) بِسمِ اللّٰه (اللہ کے نام کے ساتھ)

تَ (قَسَم) + اللّٰهُ - تَاللّٰهِ (خدا کی قَسَم)

وَ (قَسَم) + اللّٰهُ - وَاللّٰهِ (خدا کی قَسَم)

کَ (کی طرح) + الأَسدُ - کَالأَسَدِ (شیر کی طرح)۔

لِ (کیلئے) + اللّٰهُ - لِلّٰهِ (اللہ کے لئے)۔

مُنذُ (عرصے) + شَهرٌ - مُنذُ شَهرٍ (ایک ماہ سے)

مُذ (عرصے) + شَهرٌ - مُذ شَهرٍ (ایک ماہ سے)

رُبَّ (بہت سے) + رَجُلٌ - رُبَّ رَجُلٍ (بہت سے آدمی)

خَلا، عَدَا، حَاشَا (سوائے) + زَیدٌ = جَاءَ القَومُ خَلاَ زَیدٍ / عَدَا زَیدٍ / حَاشَا زَیدٍ

تینوں صورتوں میں ترجمہ یوں ہے: سب لوگ آئے، سوائے زید کے

فِی (میں) + البَیتُ - فِی البَیتِ (گھر میں)

مِن (سے) + المَسجِدُ - مِنَ المَسجِدِ (مسجد سے)

عَن (کی طرف سے) + زیدٌ - عَن زَیدٍ (زید کی طرف سے)

حَتّٰی (تک) + الفَجرُ - حَتّٰی الفَجرِ (فجر تک)

عَلٰی (پر) + الکُرسِیُّ - عَلٰی الکُرسِیِّ (کرسی کے اُوپر)

إلٰی (کی طرف) + البَیتُ - إلٰی البَیتِ (گھر کی طرف)

2- الحُرُوف النَّاصِبَةُ (زبر دینے والے حروف)

بعض حروف جب کسی اسم سے پہلے آئیں تو اس کے آخری حرف کو زبر/دوزبر (نَصب / فَتحَة) دیتے ہیں۔
مثلاً: إنَّ (یقیناً / بیشک) أنَّ (یہ کہ) كَأنَّ (گویا کہ) لٰكِنَّ (لیکن) لَيتَ (کاش) لَعَلَّ (شاید) وغیرہ۔

مثالیں:

اَللّٰهُ قَدِيرٌ (اللہ قادر ہے) سے إنَّ اللّٰهَ قَدِيرٌ (یقیناً اللہ قادر ہے)۔
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ (محمد اللہ کے رسول ہیں) سے
أشهَدُ أنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)
زَيدٌ أسَدٌ (زید شیر ہے) سے كَأنَّ زيدًا أسَدٌ (گویا کہ زید شیر ہے)
اَلقَاضِيُ أنصَفَ (قاضی نے انصاف کیا) سے لَيتَ القَاضِيَ أنصَفَ (کاش قاضی نے انصاف کیا ہوتا)
خَالِدٌ قَائِمٌ (خالد کھڑا ہے) سے لَعَلَّ خالدًا قَائِمٌ (شاید کہ خالد کھڑا ہے)
اَلإنسَانُ يَنطِقُ (انسان بول سکتا ہے) سے الحَيوَانُ عَاجِزٌ عَنِ الكَلامِ لٰكِنَّ الإنسَانَ يَنطِقُ (جانور بات کرنے سے عاجز ہے لیکن انسان بولتا ہے)۔

بعض حروف اگر مضارع (حال/مستقبل) سے پہلے آجائیں تو اس کے آخری حرف کو نَصب (زبر) دیتے ہیں۔
أن (کہ)، لَن (ہرگز نہیں)، كَي (تا کہ)، إذَن (تب تو) مثلاً:
أُرِيدُ أن أنصُرَكَ (میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں)۔
لَن تَنجَحَ فِي الامتِحَانِ (تُو امتحان میں ہرگز کامیاب نہیں ہوگا)۔
أسلَمتُ كَي أدخُلَ الجَنَّةَ (میں نے اِسلام قبول کیا تا کہ جنت میں داخل ہو جاؤں)۔
أجتَهِدُ (میں محنت کرتا ہوں)، إذَن تَنجَحَ فِي الامتِحَانِ (تب تو تُو امتحان میں کامیاب ہو جائیگا)۔

3- الحُرُوف الجَازِمَةُ (جزم دینے والے حروف)

بعض حُروف اپنے بعد آنے والے فعل مضارع کے آخری حرف کو جزم دیتے ہیں یعنی ان کو ساکن کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ حال کی بجائے ماضی کا معنی پیدا کر دیتے ہیں۔
یہ پانچ حروف ہیں: إن (اگر)، لَم (نہیں)، لَمَّا (ابھی تک نہیں)،
لَامُ الأمرِ (لِ: حکم دینے کے لئے) اور "لَا" لِلنَّهيِ (منع کرنے کے لئے حرف "لَا")، مثلاً:
إن (اگر): إن تَذهَب أذهَب (اگر تو جائے گا تو میں بھی جاؤں گا)۔
لَم (نہیں): لَم يَذهَب (وہ نہیں گیا)۔ یہ مضارع سے پہلے لگ کر ماضی کا معنی پیدا کرتا ہے۔

لَمَّا (ابھی تک): لَمَّا یَذھَب (وہ ابھی تک نہیں گیا)۔

لِیَذھَب زَیدٌ (زید کو جانا چاہئے/ زید جائے)۔

لِ (چاہئے): یہ (غائب) اور (متکلم) کے صیغوں میں استعمال ہوتا ہے۔

لَا (مت/ نہ): لَا تَذھَب (تُو مت جا)۔

4- حُرُوفُ/ کَلِمَاتُ الاِستِفھَامِ (سوال کرنے کے لئے حروف/کلمات)

۱۔ هَل (کیا): هَل أَنتَ مُسلِمٌ؟ (کیا تو مسلم ہے؟)۔

۲۔ أَ (کیا): أَ أَنتِ مُسلِمَةٌ؟ (کیا تو مسلمان عورت ہے؟)۔

۳۔ مَن (کون): مَن رَبُّکَ؟ (تیرا رب کون ہے؟)۔

٤۔ ما (کیا): مَادِینُکَ؟ (تیرا دین کیا ہے؟)۔

٥۔ مَتٰی (کب): مَتٰی تَذھَبُ؟ (تو کب جائے گا؟)۔

٦۔ أَینَ (کہاں): أَینَ تَذھَبُ؟ (تو کہاں جا رہا ہے/ جائے گا؟)۔

۷۔ أَنّٰی (کہاں سے): أَنّٰی لَکِ هٰذَا؟ (تجھ عورت کے پاس یہ کہاں سے آیا؟)۔

۸۔ کَیفَ (کیسا): کَیفَ حَالُکَ؟ (تیرا کیسا حال ہے؟)۔

۹۔ مَاذَا (کیا): مَاذَا تُرِیدُ یَا خَالِدُ؟ (اے خالد تُو کیا چاہتا ہے؟)

۱۰۔ أَیُّ (کونسا): أَیُّ ثَمَرٍ خَیرٌ مِنَ التَّمرِ؟ (کونسا پھل کھجور سے بہتر ہے؟)۔

۱۱۔ أَیَّةُ (کون سی): أَیَّةُ طَالِبَةٍ غَائِبَةٌ؟ (کون سی طالبہ غائب ہے؟)۔

۱۲۔ کَم (کتنا): کَم طَالِبًا فِی الصَّفِ؟ (کلاس میں کتنے طالب علم ہیں؟)۔

۱۳۔ لِمَ (کیوں): لِمَ تَقُولُ مَالَا تَفعَلُ؟ (تو جو کرتا نہیں، وہ کہتا کیوں ہے؟)۔

١٤۔ لِمَاذَا (کیوں): لِمَاذَا تَذھَبِینَ اِلَی اسلام آباد؟ (تُو اسلام آباد کیوں جا رہی ہے؟)۔

بعض اسمائے استفہام کے شروع میں زیر دینے والا حرف (حرف جار) بھی لگا دیتے ہیں، مثلاً:

بِکَم (کتنے میں)، لِمَن (کس کے لئے) مِمَّن (کس سے) إِلٰی مَتٰی (کب تک) (کس لئے)؟

بِکَم (کتنے میں): بِکَم اِشتَرَیتَ هٰذَا القَلَمَ؟ (تو نے یہ قلم کتنے میں خریدا؟)۔

لِمَن (کس کیلئے): لِمَنِ المُلکُ یَومَ القِیَامَةِ؟ (قیامت کے روز اقتدار کس کا ہوگا؟)۔

لِمَن (کس کا): لِمَن هٰذَا القَلَمُ (یہ قلم کس کا ہے)۔

إِلٰی مَتٰی (کب تک): إِلٰی مَتٰی تَنتَظِرُهُ؟ (تو کب تک اُس کا انتظار کرے گا؟)۔

5- الحُرُوف العاطِفَةُ: (جوڑنے/ملانے والے حروف)

یہ نو حروف ہیں جو دو جملوں یا دو فعلوں یا دو اسموں کو ملانے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ان میں سے ہر حرف کو حرف عطف (جوڑنے والا حرف) اور جن کو جوڑا گیا، انہیں (مَعطُوف) کہتے ہیں۔یہ حروف درج ذیل ہیں:

و (اور)،ف (پس)،ثُمَّ (پھر)،أو (یا)،أم (یا)،لا (نہیں)،بل (بلکہ)،لکِنَّ (لیکن)،حتّٰی (تک)

١۔و(اور):یہ اشتراک(ساتھ ساتھ کام کرنے) کیلئے آتا ہے مثلاً: قَامَ خَالِدٌ و لَطِیفٌ (خالد اور لطیف کھڑے ہوئے)

٢۔ ف (پس): یہ تعقِیب (کسی کے عقب/بعد میں ہونا) کو ظاہر کرتا ہے،مثلاً:

خَرَجَ سِرَاجٌ فَحامِدٌ (سراج نکلا،پس اس کے بعد حامد نکلا)۔

٣۔ثُمَّ (پھر):یہ تَرَاخِی (تاخیر/بعد میں) کے لئے آتا ہے،مثلاً: جَلَسَ عُمَرُ ثُمَّ عُثمَانُ (عمر بیٹھے اور ان کے بعد عثمان)

٤۔أو (یا): مثلاً: مَرَّ بِی أکبَرُ أو أرشَدُ (میرے پاس سے اکبر گزرا یا شاید ارشد)

٥۔أم (یا): تَعیُّن (واضح کرنے) کیلئے ہے مثلاً: ضَرَبکَ سَاجِدٌ أم مَاجِدٌ؟ (تمہیں ساجد نے مارا ہے یا ماجد نے،واضح کرو)

٦۔لا (نہیں): یہ حرف،معطوف(جس کے ساتھ جوڑا گیا) سے حکم کی نفی کے لئے آتا ہے،مثلاً:

أکلتُ السَّمکَۃَ لا الدِّیکَ. میں نے مچھلی کھائی نہ کہ مرغی۔

٧۔بَل (بلکہ):یہ کہے گئے الفاظ کا صحیح مطلب بتانے کیلئے آتا ہے،مثلاً: مَا جاءَ الخَادِمُ بَلِ السَّیِّدُ(نوکر نہیں آیا، بلکہ مالک آیا)

٨۔لٰکِنَّ (لیکن): یہ وہم یا غلط فہمی دور کرنے کے لئے آتا ہے،مثلاً:

مَاضَرَبَ المُعَلِّمُ لٰکِنَّ خَادِمَهُ (استاد نے نہیں مارا، بلکہ اس کے نوکر نے مارا)۔

٩۔حتّٰی(تک): یہ انتہاء(آخری حد) کیلئے آتا ہے،مثلاً: هِیَ حَتّٰی مَطلَعِ الفَجرِ (وہ رات "لیلۃ القدر" فجر طلوع ہونے تک ہے)۔یا کسی فعل کو کمتر سے اعلیٰ تک کے لئے ثابت کرنا مطلوب ہو: مثلاً:

مَاتَ النَّاسُ حَتّٰی الأنبِیَاءِ (سب لوگ فوت ہو گئے حتیٰ کہ انبیاء بھی)۔

☆۔ مَعطُوف (جس کو جوڑا گیا) اعراب یعنی پیش،زبر،زیر،جزم (رَفعٌ، نَصبٌ، جَرٌّ، جَزمٌ) میں معطوف علیہ (جس کے ساتھ جوڑا گیا) کے تابع ہوا کرتا ہے،مثلاً: جَاءَ خَالِدٌ و حَامِدٌ (خالد اور حامد آئے) رَأیتُ خَالِدًا و حَامِدًا (میں نے خالد اور حامد کو دیکھا) کَتَبتُ اِلی خَالِدٍ و حَامِدٍ (میں نے خالد اور حامد کو لکھا)۔

☆۔ مَعطُوف (جس کو جوڑا گیا) اور معطوف علیہ (جس کے ساتھ ملایا گیا) کبھی دونوں اسم ہوتے ہیں،جیسا کہ گزشتہ مثالوں میں اور کبھی دونوں فعل ہوتے ہیں،مثلاً: جَاءَ لَطِیفٌ وذَهَبَ (لطیف آیا اور چلا گیا) یَکَادُ الوَلَدُ أن یَّقومَ وَیَذهَبَ (قریب ہے کہ لڑکا کھڑا ہو اور چلا جائے)۔

☆۔ ضمیر متصل (ساتھ جڑی ہوئی ضمیر) پر عطف کرنے سے پہلے ایک علیحدہ ضمیر (منفصل) لا کر اس کی تاکید کرنا ضروری ہے جیسے کَتَبتُ أنا و خَالِدٌ (میں نے اور خالد نے لکھا)۔

6- حُرُوفُ النِّدَاءِ (آواز دینے کیلئے حروف)

کسی کو پکارنے کے لئے حروف (حُرُوفُ النِّدَاءِ) یہ ہیں:

يَا (اے) أَيَا (او) هَيَا (او) أَ (اے) أَي (اے)

أَيُّهَا (او) يَا أَيُّهَا (اے مذکر) يَا أَيَّتُهَا (اے مؤنث) وغیرہ۔

١۔ پکارنے والے کو (مُنَادِي) اور جس کو پکارا گیا، اسے (مُنَادیٰ) کہتے ہیں:

اگر مُنَادیٰ (جس کو پکارا گیا) ایک لفظ اور معرفہ (مخصوص) یا مُتَعَيَّن نَكِرَہ (عام) ہو تو اس کے آخری حرف پر پیش آتی ہے یا حالتِ رفع (پیش والی حالت) ون / ان سے ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً: يَا خَالِدُ (اے خالد) يَا تِلْمِيذُ (اے شاگرد) يَا طَالِبَتَانِ (اے دو طالبعلم لڑکیو)، يَا مُسْلِمُوْنَ (اے مسلمانو) يَا مُسْلِمَاتُ (اے مسلم عورتو)۔

٢۔ اگر مُنَادیٰ (جس کو پکارا گیا) کے شروع میں (ال) ہو تو اس کے اور حرف نداء (يَا) کے درمیان (أَيُّهَا: اے) کا آنا ضروری ہے مثلاً: يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ (اے آدمی) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا (اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو)

اور اگر مُنَادیٰ (جس کو پکارا گیا) مؤنث ہو تو (أَيَّتُهَا: اے) لایا جائے گا اور معنی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، مثلاً: يَا أَيَّتُهَا المَرأَةُ (اے عورت)، يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ المُطمَئِنَّةُ (اے مطمئن نفس)۔

٣۔ اگر مُنَادیٰ (جس کو پکارا گیا)، مرکب اضافی یا اس کے مشابہ ہو تو اس کے مُضاف کے آخری حرف پر پیش (رَفعٌ / ضَمَّةٌ) کی بجائے زَبر (نَصبٌ / فَتحَةٌ) آئے گی۔ مثلاً:

عَبدُاللّٰه سے يَا عَبدَاللّٰهِ (اے عبداللہ) رَسُولُ اللّٰه سے يَا رَسُولَ اللّٰهِ (اے اللہ کے رسول ﷺ)

٤۔ اگر حرف نداء (يَا) کے بعد مُنَادیٰ (جس کو پکارا گیا) کے آخر میں (ی) ہو جو واحد متکلم کے لئے ہے تو بعض اوقات اسے ختم کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ اسے (ت) سے بدل دیتے ہیں، مثلاً: يَا رَبِّي (اے میرے رب) کی بجائے (يَا رَبِّ)، يَا خَادِمِي (اے میرے خادم) کی بجائے يَا خَادِمِ اور يَا أَبِي (اے میرے والد) کی بجائے يَا أَبَتِ.

٥۔ بعض اوقات حرف ندا کو حذف (ختم) کر دیتے ہیں، مگر وہ معنی کے لحاظ سے موجود رہتا ہے۔ مثلاً: (يَا يُوسُفُ) کی بجائے پکارتے وقت صرف (يُوسُفُ) اور (يَا عَبدَاللّٰهِ) کی بجائے (عَبدَاللّٰهِ)

٦۔ أَيَا (او) اور هَيَا (او) کا استعمال اس صورت میں ہوتا ہے جب مُنَادیٰ (جس کو پکارا گیا) دُور یعنی کچھ فاصلے پر ہو۔ أَيَا أَيُّهَا السَّاقِي (اے پلانے والے)، هَيَا شَرِيفَ القَومِ (او قوم کے سردار)۔

٧۔ أَ (اے) اور أَي (اے) کا استعمال اس صورت میں ہوتا ہے جب منادیٰ نزدیک ہو۔

أَعَبدَاللّٰهِ اِسمَع كَلَامِي (اے عبداللہ میری بات سنو) أَي رَبَّنَا اِستَجِب دُعَائَنَا (اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما)

7- حُرُوفُ التَّاكِيدِ

(تاکید/زوردینے کے لئے حروف)

یہ دوہی حرف ہیں: ۱۔ اللاَّم المَفتُوحُ (زبر والالام:"لَ")

۲۔ نُونُ التَّاكِيدِ (تاکید/زوردینے کے لئے"ن")

(لَ) بعض اوقات اسم پر داخل ہوتا ہے، مثلاً: اِنَّ الرَّجُلَ لَسَارِقٌ (بے شک وہ آدمی ضرور چور ہے)

اور بعض اوقات فعل پر داخل ہوتا ہے، مثلاً:

لَو أَمَرتَنِي لَذَهَبتُ (اگر تم مجھے حکم دیتے تو میں ضرور چلا جاتا)۔

اس کے علاوہ نون ثقیلہ یعنی شدوالانون (نّ) اور نون خفیفہ یعنی بغیر شد کے ہلکا نون (نَ) بھی تاکید کے لئے آتے ہیں لیکن ان کا استعمال صرف مضارع کے ساتھ مخصوص ہے، مثلاً:

لَيَذهَبَنَّ (وہ ضرور جائے گا) لَتَضرِبَن (تو ضرور مارے گا).

8- حُرُوفُ الإِيجابِ

(جواب دینے کیلئے حروف)

یہ پانچ حروف ہیں جو جواب دینے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

نَعَم (ہاں) أَجَل (ہاں) جَير (یقیناً) إِي (ہاں) بَلىٰ (بیشک/ہاں کیوں نہیں)

نَعَم (ہاں): کسی بات کے اثبات (ہاں میں جواب دینے) کے لئے آتا ہے، مثلاً: أَ أَنتَ مُسلِمٌ (کیا تو مسلمان ہے) کے جواب میں کہا جائے گا، نَعَم (ہاں)۔

اَجَل (ہاں) اور جَير (ہاں) کا استعمال بھی اسی طرح ہوتا ہے۔

إِي: یہ بھی اثبات (ہاں) کے لئے آتا ہے، لیکن اس کا استعمال عموماً (قَسَم) کے ساتھ ہوتا ہے۔

مثلاً: هَل أَنتَ جَائِعٌ؟ (کیا تو بھوکا ہے) کے جواب میں کہا جائے گا (إِي وَاللّٰهِ: ہاں، خدا کی قسم)۔

بَلىٰ (بیشک/ہاں کیوں نہیں): کسی نفی والے سوال کا ہاں میں جواب دینے کے لئے آتا ہے، مثلاً:

أَلَم أَقُل لَّكُم؟ (کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا) کے جواب میں کہا جائے گا (بَلىٰ: ہاں کیوں نہیں/بے شک کہا تھا)۔

9- لَا لِنَفيِ الجنسِ

(جنس کی نفی کیلئے "لَا"، یعنی نہیں)

یہ (لَا) اسم نکرہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اس کا اِسم، نَصب (زبر) کی علامت کے ساتھ مَبنِـــی (جس پر اِعرَاب نہیں بدلتے) ہوتا ہے، مثلاً:

لاَ إلٰـهَ إلاَّ اللّٰهُ (کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے)۔ اس میں معبودوں کی پوری جنس کی نفی ہے۔

لاَ رَجُلَ فِي الدَّارِ (گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے)۔ اس میں مردوں کی پوری جنس کی نفی ہے۔

اگر (لَا) کے بعد نَــکِرَہ (عام اسم) اکیلا (مفرد) ہو اور اس کے بعد دوسرا نَــکِرَہ آئے، تو اس صورت میں ایک زبر (فَتحہ بِلا تنوین) کے علاوہ دو پیش (رَفعٌ مع تَنوین) بھی جائز ہے، مثلاً:

فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الحَجِّ (حج میں عورتوں سے تعلق، فسق اور لڑائی جھگڑا جائز نہیں)۔

اسے تشریح آیت میں یوں بھی لکھ سکتے ہیں۔ (لاَ رَفَثٌ وَلاَ فُسُوقٌ وَلاَ جِدَالٌ فِي أَيَّامِ الحَجِّ).

10- حُرُوفُ الاِستِثنَاءِ

(مستثنٰی یا علیحدہ کرنے والے حروف)

إلاَّ، غَيرَ، سِوَى، عَدَا، خَلاَ، حَاشَا.

یہ چھ حروف ہیں اور ان سب کا معنی ہے (سوائے اس کے)، مثلاً:

جَاءَ القَومُ إلاَّ حَامِدًا (سب لوگ آئے سوائے حامد کے)۔

قَرأتُ الكُتُبَ غَيرَ وَاحِدٍ (میں نے ایک کے سوا سب کتابیں پڑھ لیں)۔

مَا أَكَلتُ سِوَى خُبزٍ (میں نے روٹی کے سوا کچھ نہیں کھایا)۔

أَكَلتُ الأَثمَارَ خَلاَ الرُّمَّانَ / عَدَا الرُّمَّانِ / حَاشَا الرُّمَّانِ (میں نے تمام پھل کھائے، سوائے انار کے)۔

11- حُرُوفُ الشَّرطِ
(شرط لگانے کیلئے حرف)

یہ درج ذیل چار حروف ہیں:

١ ۔ إن (اگر): إن تَذهَب إلَيهِ يَستَقبِلكَ (اگر تو اس کے پاس جائے گا تو وہ تیرا استقبال کرے گا)

٢ ۔ لَو (اگر): لَو جِئتَ لأكرَمتُكَ (اگر تو آتا تو میں تیرا اکرام/عزت کرتا)۔

٣ ۔ أمَّا (وہ جو): أمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَفِي النَّار. (جن لوگوں نے کفر کیا، وہ دوزخ میں جائیں گے)۔

٤ ۔ لَولاَ (اگر نہ ہوتا/ ہو): لَولاَ أنتَ لَهَلَكتُ (اگر تو نہ ہوتا تو میں ہلاک/تباہ ہو جاتا)۔

12- حُرُوفُ التَّنبِيهِ
(خبردار کرنے کے لئے حروف)

یہ تین حروف ہیں۔

١ ۔ هَا (دیکھو): هَا هُو السَّارِقُ (دیکھو وہ چور ہے)۔

٢ ۔ ألاَ (خبردار): ألاَ إنِّي نَذِيرٌ (خبردار، بیشک میں تو ڈرانے والا ہوں)۔

٣ ۔ أمَا (دیکھ): أمَا لاَ تَكذِب (دیکھ جھوٹ مت بول)۔

13- حُرُوفُ الزَّجرِ و التَّوبِيخِ
(ڈانٹنے کے لئے حروف)

یہ دو حرف ہیں جو ڈانٹنے وغیرہ کے لئے آتے ہیں۔

١ ۔ هَلاَّ (کیوں نہیں) مثلاً: هَلاَّ كَتَبتَ إلَيَّ مَكتُوباً (تو نے میری طرف خط کیوں نہ لکھا)

٢ ۔ لَولاَ (کیوں نہیں) مثلاً: لَولاَ حَفِظتَ دَرسَكَ. (تو نے اپنا سبق یاد کیوں نہ کیا)

14- حُرُوفُ التَّفسِيرِ
(وضاحت کرنے کے لئے حروف)

یہ صرف دو حرف ہیں: أي (یعنی) اور أن (کہ)

١ ۔ جَاءَ الخَادِمُ، أي خَادِمُ الأمِيرِ (نوکر آیا یعنی حاکم کا نوکر)۔

٢ ۔ نَادَينَاهُ أن يَّا إبرَاهِيمُ (ہم نے اُسے پکارا کہ اے ابراہیم)۔

الدَّرسُ الخَامِسَ عَشَرَ (پندرہواں سبق)

الأَعدَادُ (Numbers)

(عَدَدٌ) اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی چیز کی تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔مثلاً صِفرٌ (صِفر) واحِدٌ (ایک) خَمسَةٌ (پانچ وغیرہ) اور جس چیز کی تعداد بتائی جائے، اسے مَعدُودٌ (جس کی گنتی کی گئی) کہتے ہیں۔دس (عَشَرَةٌ،عَشَرٌ) کے بعد والی دہائیوں (واحد: عِقدٌ، جمع: عُقُودٌ) کے علاوہ مذکر اور مؤنث کے لئے اعداد علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔مثلاً:

اَلعَدَدُ المُذَكَّرُ	اعداد (اُردو)	اَلعَدَدُ المُؤَنَّثُ
١۔ وَاحِد	(ایک)	وَاحِدَةٌ
٢۔ اِثنَان	(دو)	اِثنَتَان
٣۔ ثَلاثَةٌ	(تین)	ثَلاثٌ
٤۔ أَربَعَةٌ	(چار)	أَربَعٌ
٥۔ خَمسَةٌ	(پانچ)	خَمسٌ
٦۔ سِتَّةٌ	(چھ)	سِتٌّ
٧۔ سَبعَةٌ	(سات)	سَبعٌ
٨۔ ثَمَانِيَةٌ	(آٹھ)	ثَمَانٍ / ثَمَانِيُ
٩۔ تِسعَةٌ	(نو)	تِسعٌ
١٠۔ عَشَرَةٌ	(دس)	عَشَرٌ
١١۔ أَحَدَ عَشَرَ	(گیارہ)	إِحدى عَشَرَةَ
١٢۔ اِثنَا عَشَرَ	(بارہ)	اِثنَتَا عَشَرَةَ
١٣۔ ثَلاثَةَ عَشَرَ	(تیرہ)	ثَلاثَ عَشَرَةَ
١٤۔ أَربَعَةَ عَشَرَ	(چودہ)	أَربَعَ عَشَرَةَ
١٥۔ خَمسَةَ عَشَرَ	(پندرہ)	خَمسَ عَشَرَةَ
١٦۔ سِتَّةَ عَشَر	(سولہ)	سِتَّ عَشَرَةَ
١٧۔ سَبعَةَ عَشَرَ	(سترہ)	سَبعَ عَشَرَةَ
١٨۔ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	(اٹھارہ)	ثَمَانِيَ عَشَرَةَ

۱۹۔ تِسعَةَ عَشَرَ	(انیس)	تِسعَ عَشرَةَ
۲۰۔ عِشرُونَ	(بیس)	عِشرُونَ
۲۱۔ وَاحِدٌ وعِشرون	(اکیس)	وَاحِدَةٌ وعِشرُونَ
۲۲۔ اِثنان وعِشرَون	(بائیس)	اِثنَتَان وَعِشرُونَ
۲۳۔ ثلاَثَةٌ وَعِشرُونَ	(تئیس)	ثَلاثٌ وَعِشرُونَ
۲۴۔ أربَعَةٌ وَعِشرُون	(چوبیس)	أربَعٌ وَعِشرُونَ
۲۵۔ خَمسَةٌ وَعِشرُونَ	(پچیس)	خَمسٌ وَعِشرُونَ
۲۶۔ سِتَّةٌ وَعِشرُونَ	(چھبیس)	سِتٌّ وَعِشرُونَ
۲۷۔ سَبعَةٌ وَعِشرُونَ	(ستائیس)	سَبعٌ وَعِشرُونَ
۲۸۔ ثَمَانِيَةٌ وَعِشرُونَ	(اٹھائیس)	ثَمَانٌ وَعِشرُونَ
۲۹۔ تِسعَةٌ وَعِشرُونَ	(انتیس)	تِسعٌ وَعِشرُونَ
۳۰۔ ثلاَثُونَ	(تیس)	ثلاَثُونَ

اِکیس سے اُنتیس کی طرح ہی ہر دہائی کے ساتھ عدد لگانے سے ننانوے تک گنتی بنتی ہے، جس کے بعد (سو) کے لئے مِائَة لایا جاتا ہے۔ نیز ہر دہائی (عشرون، ثلاثون)، مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں استعمال ہوتی ہے۔

اَلعَدَدُ المُذَكَّرُ	اعداد (اُردو)	اَلعَدَدُ الْمُؤَنَّثُ
۴۰۔ أربَعُونَ	(چالیس)	أربَعُونَ
۵۰۔ خَمسُونَ	(پچاس)	خَمسُونَ
۶۰۔ سِتُّونَ	(ساٹھ)	سِتُّونَ
۷۰۔ سَبعُونَ	(ستر)	سَبعُونَ
۸۰۔ ثَمَانُونَ	(اسی)	ثَمَانُونَ
۹۰۔ تِسعُونَ	(نوے)	تِسعُونَ
۱۰۰۔ مِائَة /مِئَة	(سو)	مِائَة /مِئَة

اَلعَدَدُ المُذَكَّرُ	اعداد (اُردو)	اَلعَدَدُ الْمُؤَنَّثُ
۲۰۰۔ مِائَتَان	(دوسو)	مِائَتَان
۳۰۰۔ ثَلاَثُمِائَةٍ	(تین سو)	ثَلاَثُمِائَةٍ
۴۰۰۔ أَربَعُمِائَةٍ	(چار سو)	أَربَعُمِائَةٍ
۵۰۰۔ خَمسُمِائَةٍ	(پانچ سو)	خَمسُمِائَةٍ
۶۰۰۔ سِتُّمِائَةٍ	(چھ سو)	سِتُّمِائَةٍ
۷۰۰۔ سَبعُمِائَةٍ	(سات سو)	سَبعُمِائَةٍ
۸۰۰۔ ثَمَانُمِائَةٍ	(آٹھ سو)	ثَمَانُمِائَةٍ
۹۰۰۔ تِسعُمِائَةٍ	(نو سو)	تِسعُمِائَةٍ
۱۰۰۰۔ أَلفٌ	(ایک ہزار)	أَلفٌ
۲۰۰۰۔ أَلفَان	(دو ہزار)	أَلفَان
۳۰۰۰۔ ثَلاَثَةُ آلاَفٍ	(تین ہزار)	ثَلاَثَةُ آلاَفٍ
۴۰۰۰۔ أَربَعَةُ آلاَفٍ	(چار ہزار)	أَربَعَةُ آلاَفٍ
۵۰۰۰۔ خَمسَةُ آلاَفٍ	(پانچ ہزار)	خَمسَةُ آلاَفٍ
۶۰۰۰۔ سِتَّةُ آلاَفٍ	(چھ ہزار)	سِتَّةُ آلاَفٍ
۷۰۰۰۔ سَبعَةُ آلاَف	(سات ہزار)	سَبعَةُ آلاَف
۸۰۰۰۔ ثَمَانِيَةُ آلاَفٍ	(آٹھ ہزار)	ثَمَانِيَةُ آلاَفٍ
۹۰۰۰۔ تِسعَةُ آلاَفٍ	(نو ہزار)	تِسعَةُ آلاَفٍ
۱۰۰۰۰۔ عَشَرَةُ آلاَفٍ	(دس ہزار)	عَشَرَةُ آلاَفٍ
۱۱۰۰۰۔ أَحَدَ عَشَرَ أَلفًا	(گیارہ ہزار)	أَحَدَ عَشَرَ أَلفًا
۱۲۰۰۰۔ اِثنَا عَشَرَ أَلفًا	(بارہ ہزار)	اِثنَا عَشَرَ أَلفًا
۱۳۰۰۰۔ ثَلاَثَةَ عَشَرَ أَلفًا	(تیرہ ہزار)	ثَلاَثَةَ عَشَرَ أَلفًا

اسی طرح انیس ہزار تک گنتی آئے گی۔ بعض دیگر اعداد درج ذیل ہیں:

اَلعَدَدُ المُذَكَّرُ	اعداد (اُردو)	اَلعَدَدُ الْمُؤَنَّثُ
٢٠٠٠٠۔ عِشرُونَ أَلفًا	(بیس ہزار)	عِشرُونَ أَلفًا
٣٠٠٠٠۔ ثَلاَثُونَ أَلفًا	(تیس ہزار)	ثَلاَثُونَ أَلفًا
٤٠٠٠٠۔ أَربَعُونَ أَلفًا	(چالیس ہزار)	أَربَعُونَ أَلفًا
٥٠٠٠٠۔ خَمسُونَ أَلفًا	(پچاس ہزار)	خَمسُونَ أَلفًا
٦٠٠٠٠۔ سِتُّونَ أَلفًا	(ساٹھ ہزار)	سِتُّونَ أَلفًا
٧٠٠٠٠۔ سَبعُونَ أَلفًا	(ستر ہزار)	سَبعُونَ أَلفًا
٨٠٠٠٠۔ ثَمَانُونَ أَلفًا	(اسی ہزار)	ثَمَانُونَ أَلفًا
٩٠٠٠٠۔ تِسعُونَ أَلفًا	(نوے ہزار)	تِسعُونَ أَلفًا
١٠٠٠٠٠۔ مِائَةُ أَلفٍ	(سو ہزار/ ایک لاکھ)	مِائَةُ أَلفٍ
٢٠٠٠٠٠۔ مِئَتَا أَلفٍ	(دوسو ہزار/ دولاکھ)	مِئَتَا أَلفٍ
٣٠٠٠٠٠۔ ثَلاَثُمِائَةِ أَلفٍ	(تین سو ہزار/ تین لاکھ)	ثَلاَثُمِائَةِ أَلفٍ
٤٠٠٠٠٠۔ أَربَعُمِائَةِ أَلفٍ	(چار سو ہزار/ چار لاکھ)	أَربَعُمِائَةِ أَلفٍ
٥٠٠٠٠٠۔ خَمسُمِائَةِ أَلفٍ	(پانچ سو ہزار/ پانچ لاکھ)	خَمسُمِائَةِ أَلفٍ
٦٠٠٠٠٠۔ سِتُّمِائَةِ أَلفٍ	(چھ سو ہزار/ چھ لاکھ)	سِتُّمِائَةِ أَلفٍ
٧٠٠٠٠٠۔ سَبعُمِائَةَ أَلفٍ	(سات سو ہزار/ سات لاکھ)	سَبعُمِائَةَ أَلفٍ
٨٠٠٠٠٠۔ ثَمَانُمِائَةِ أَلفٍ	(آٹھ سو ہزار/ آٹھ لاکھ)	ثَمَانُمِائَةِ أَلفٍ
٩٠٠٠٠٠۔ تِسعُمِائَةِ أَلفٍ	(نو سو ہزار/ نو لاکھ)	تِسعُمِائَةِ أَلفٍ
١٠٠٠٠٠٠۔ أَلفُ أَلفٍ / مِليُونُ	(دس لاکھ/ ایک ملین)	أَلفُ أَلفٍ / مِليُونُ
مِليُونَانِ	(بیس لاکھ)	مِليُونَانِ
ثَلاَثَةُ مَلاَيِينَ	(تیس لاکھ)	ثَلاَثَةُ مَلاَيِينَ
أَربَعَةُ مَلاَيِينَ	(چالیس لاکھ)	أَربَعَةُ مَلاَيِينَ
خَمسَةُ مَلاَيِينَ	(پچاس لاکھ)	خَمسَةُ مَلاَيِينَ
سِتَّةُ مَلاَيِينَ	(ساٹھ لاکھ)	ستةُ مَلاَيِينَ
سَبعَةُ مَلاَيِينَ	(ستر لاکھ)	سَبعَةُ مَلاَيِينَ

ثَمَانِيَةُ مَلَايِينَ	(اسی لاکھ)	ثَمَانِيَةُ مَلَايِينَ
تِسعَةُ مَلَايِينَ	(نوے لاکھ)	تِسعَةُ مَلَايِينَ
عَشَرَةُ مَلَايِينَ	(دس ملین/ ایک کروڑ)	عَشَرَةُ مَلَايِينَ
اَحَدَ عَشَرَ مِلیُونًا	(گیارہ ملین)	اَحَدَ عَشَرَ مِلیُونًا
اِثنا عَشَرَ مِلیُونًا	(بارہ ملین)	اِثنا عَشَرَ مِلیُونًا
ثَلاَثَةَ عَشَرَ مِلیُونًا	(تیرہ ملین)	ثَلاَثَةَ عَشَرَ مِلیُونًا
مِائَةُ مِلیونٍ	(دس کروڑ)	مِائَةُ مِلیونٍ
أَلفُ مِلیُونٍ /البلیُونُ / مَلیَارُ	(ہزار کروڑ) / (ایک بلین)	أَلفُ مِلیُونٍ /البلیُونُ / مَلیَارُ

یاد رکھنے کی باتیں

۱۔ عربی میں بھی اُردو کی طرح عدد پہلے آتا ہے اور جس چیز کے لئے عدد لایا گیا (مَعدُودٌ: جس کو گنا گیا) اسے بعد میں لاتے ہیں۔ایک کے لئے مذکر ہوتو وَاحِدٌ کےعلاوہ أَحَدٌ اور مؤنّث ہوتو وَاحِدَةٌ کےعلاوہ إِحدَی بھی آتا ہے۔ اورمؤنث دو کے لئے (اثنتان) کےعلاوہ کبھی (إ) کےبغیر (ثنتان) بھی آجاتا ہے۔مثلاً: رَجُلانِ اِثنَانِ اور خَادِمَتَانِ ثِنتَانِ وغیرہ۔اگر اسم (معدود) مذکر ہےتو عدد بھی مذکر آئے گا اور مؤنث ہےتو مؤنث۔

۲۔ ایک اور دو چیزوں کوظاہر کرنے کے لئے الگ سےعدد نہ لکھاجائےتو بھی پتہ چل جاتا ہے،مثلاً رَجُــلٌ (ایک مرد) رَجُلاَنِ (دومرد) خَادِمَةٌ (ایک ملازمہ) خَادِمَتَانِ (دونوکرانیاں) اس صورت میں تعداد کوزیادہ واضح کرنے کے لئے اگر الگ سے بھی عدد لکھنا ہوتو وہ اسم کےبعد آئے گا۔مثلاً: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد) رَجُلانِ اِثنَانِ (دومرد)، خَادِمَةٌ وَاحِدَةٌ (ایک نوکرانی) خَادِمَتَانِ اِثنَتَانِ (دونوکرانیاں)۔

۳۔ تین سے دس تک مذکر کے ساتھ مؤنث عدد اور مؤنث کے ساتھ مذکر عدد آتا ہے اور جس اسم کے بارے میں عدد لایا گیا ہے (معدود) وہ عدد کے بعد آئے گا اور اس کے آخری حرف کے نیچے عموماً زیر/ دوزیر آئیں گی۔مثلاً:

ثَلاَثَةُ رِجَالٍ (تین مرد)	ثَلاَثُ نِسَاءٍ (تین عورتیں)
أَربَعَةُ إِخوَانٍ (چار بھائی)	أَربَعُ أَخَوَاتٍ (چار بہنیں)
عَشَرَةُ طُلاَّبٍ (پانچ طالب علم)	عَشَرُ طَالِبَاتٍ (پانچ طالبات)

٤۔ تیرہ سے اُنیس تک عدد کا پہلا حصہ مذکر اسم (معدود) کے ساتھ مؤنث اور دوسرا مذکر آئے گا اور مؤنث اسم (معدود) کے ساتھ عدد کا پہلا حصہ مذکر اور دوسرا مؤنث ہوگا اور جس کے لئے عدد لایا گیا (معدود) وہ ہمیشہ واحد منصوب

(آخری حرف پر زبر والا) ہوگا۔مثلاً ثَلاَثَۃَ عَشَرَ طَالبًا (تیرہ طالب علم)۔ أَربَعَ عَشرَۃَ طَالِبَۃً (چودہ طالبات)

۵۔ ایک سے دس تک عدد کے آخر میں زیر، زبر، پیش (اعراب) فاعل،مفعول وغیرہ کے مطابق بدلتے رہتے ہیں،مثلاً:

جَاءَ رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد آیا) رَایتُ رَجُلاً وَاحِدًا (میں نے ایک مرد کو دیکھا)۔

جَاءَ خَمسَۃُ رِجَالٍ (پانچ مرد آئے)۔ رَأَیتُ خَمسَۃَ رِجَالٍ (میں نے پانچ مرد دیکھے)۔

ذَھبتُ إِلٰی خَمسَۃِ رِجَالٍ (میں پانچ آدمیوں کی طرف گیا)۔

٦۔ لیکن گیارہ سے انیس تک تمام اعداد (سوائے بارہ) کے آخر میں عموماً یکساں طور پر زبر آئے گی (مبنی بر فتحہ)

جَاءَ خَمسَۃَ عَشَرَ رَجُلاً (پندرہ مرد آئے) رَأَیتُ خَمسَۃَ عَشَرَ رَجُلاً (میں نے پندرہ مرد دیکھے)۔

ذَھبتُ إِلٰی خَمسَۃَ عَشَرَ رَجُلاً (میں پندرہ آدمیوں کی طرف گیا)۔

(بارہ کا عدد اِثنَا عَشَرَ اور اِثنَتَا عَشرَۃَ (اِثنَی عَشَرَ / اِثنَتَی عَشرَۃَ) بھی آتا ہے۔

۷۔ دہائیوں میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہوتا۔ دہائیوں سے پہلے اگر کوئی ایسا لفظ آجائے جو اپنے بعد والے کے آخری حرف کو زبر یا زیر دیتا ہے تو پھر دہائیاں یوں آئیں گی۔

عِشرُونَ کی بجائے (عِشرِینَ) ثَلاَثُونَ کی بجائے (ثَلاَثِینَ) سَبعُونَ کی بجائے (سَبعِینَ)،مثلاً:

ذَھبتُ إِلٰی عِشرِینَ رَجُلاً (میں بیس مردوں کی طرف گیا)،رَأَیتُ سَبعِینَ طَالِبَۃً (میں نے ستر طالبات کو دیکھا)

۸۔ دہائیوں کے علاوہ اکیس (۲۱) سے ننانوے (۹۹) تک عدد کے دونوں حصوں کے درمیان (و) لگاتے ہیں۔مثلاً أَحَدٌ وَعِشرُونَ کِتَابًا (اکیس کتابیں) تِسعَۃٌ وَ تِسعُونَ إِسمًا (۹۹ نام) تِسعٌ وَ تِسعُونَ طَالِبَۃً (۹۹ طالبات)۔ یہاں بھی پہلے کی طرح اگر عدد سے پہلے کوئی زیر یا زبر دینے والا لفظ/حرف آجائے،تو عدد کی حالت اس کے مطابق ہو جائے گی،مثلاً:

کَتَبَ أَحَدٌ وَعِشرُونَ رَجُلاً (اکیس مردوں نے لکھا)۔

نَصَرتُ أَحَدًا وَعِشرِینَ رَجُلاً (میں نے ۲۱ آدمیوں کی مدد کی)۔

ذَھبتُ إِلٰی أَحَدٍ وَعِشرِینَ رَجُلاً (میں ۲۱ آدمیوں کی طرف گیا)۔

۹۔ ایک سو (مِائَۃٌ) سے نوسو تک عدد کے ساتھ اسم (معدود) واحد اور آخری حرف کے نیچے عموماً زیر/ دو زیر آئے گی۔مثلاً مِائَۃُ رَجُلٍ (سو مرد)، خَمسُمِائَۃِ طَالِبٍ (پانچ سو طلبہ)۔

۱۰۔ مِائَۃٌ (سو) اور مِائَتَان (دوسو) نیز اَلفٌ اور اَلفَان (دو ہزار) سے پہلے اگر اس کے آخری حرف کو زیر/ زبر دینے والا کوئی اسم/ فعل/حرف آجائے تو پھر اس کی حالت بدل جائے گی۔

جَاءَ مِائَۃُ رَجُلٍ (سو آدمی آئے)،نَصَرتُ مِائَۃَ رَجُلٍ (میں نے سو مردوں کی مدد کی)۔

رَأَیتُ مِئَتَی رَجُلٍ (میں نے دو سو مرد دیکھے)۔

جَاءَ أَلفَا طَالِبٍ (دو ہزار طلبہ آئے)،ذَھبتُ إِلٰی أَلفَی طَالِبٍ (میں دو ہزار طالب علموں کی طرف گیا)۔

جَاءَت أَلفُ طَالِبَۃٍ (ایک ہزار طالبات آئیں)۔

نَصرتُ أَلفَ طَالِبَةٍ (میں نے ایک ہزار طالبات کی مدد کی)۔

جَاءَ ت أَلفَا طَالِبَةٍ (دوہزار طالبات آئیں) ذَهبتُ إلي أَلفَي طالبةٍ (میں دوہزار طالبات کی طرف گیا)وغیرہ

۱۱۔ بضعٌ / بضعَةٌ (کچھ) تین سے دس تک غیر متعین عدد کے لئے آتا ہے۔

مثلاً: سَأَذهَبُ إلي إِسلَامَ آباد لِبضعَةِ أَيّامٍ (میں کچھ دنوں کے لئے اسلام آباد جاؤں گا)۔

۱۲۔ عدد لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بڑا عدد، پھر اس سے چھوٹا عدد، پھر اس سے بھی چھوٹا عدد۔لیکن اکائیاں، دہائیوں سے پہلے لکھی جائیں گی۔مثلاً: ایک ہزار چار سوبیس کتابیں (أَلفٌ وأَربَعْمِائَةٍ وعِشرُونَ كِتاباً)۔

۱۳۔ (أَعدَاد وَصفِي) مثلاً (پہلا، دوسرا، تیسرا اور دسواں وغیرہ) عموماً (فَاعِلٌ) کے وزن پر آتے ہیں اور مذکر کے لئے مذکر اور مؤنث کے لئے مؤنث عدد آتا ہے۔مثلاً:

الأَوَّلُ (پہلا)	الأُولى (پہلی)	السَّادِسُ (چھٹا)	السَّادِسَةُ (چھٹی)
الثَّانِيُ (دوسرا)	الثَّانِيَةُ (دوسری)	السَّابِعُ (ساتواں)	السَّابِعَةُ (ساتویں)
الثَّالِثُ (تیسرا)	الثَّالِثَةُ (تیسری)	الثَّامِنُ (آٹھواں)	الثَّامِنَةُ (آٹھویں)
الرَّابِعُ (چوتھا)	الرَّابِعَةُ (چوتھی)	التَّاسِعُ (نواں)	التَّاسِعَةُ (نویں)
الخَامِسُ (پانچواں)	الخَامِسَةُ (پانچویں)	العَاشِرُ (دسواں)	العَاشِرَةُ (دسویں)
الحَادِي عَشَرَ	الحَادِيَةَ عَشَرَةَ	الثَّانِي عَشَرَ	الثَّانِيَةَ عَشَرَةَ
(گیارہواں)	(گیارہویں)	(بارہواں)	(بارہویں)
الثَّالِثَ عَشَرَ	الثَّالِثَةَ عَشَرَةَ	الرَّابِعَ عَشَرَ	الرَّابِعَةَ عَشَرَةَ
(تیرہواں)	(تیرہویں)	(چودہواں)	(چودھویں)
العِشرُونَ	الثَّلاثُونَ	الخَمسُونَ	التِسعُونَ
(بیسواں)	(تیسواں)	(پچاس واں)	(نوے واں)

اسی طرح انیس تک وصفی اعداد آئیں گے اور دہائیاں مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں ہوں گی۔

۱٤۔ کسر کے لئے نِصفٌ (آدھا) رُبعٌ (چوتھائی) ثُلُثٌ (ایک تہائی) خُمُسٌ (پانچواں حصہ)۔
سُدُسٌ (چھٹا حصہ) سُبُعٌ (ساتواں حصہ) ثُمُنٌ (آٹھواں حصہ) تُسُعٌ (نواں حصہ) عُشُرٌ (دسواں حصہ) وغیرہ (بروزن فُعُلٌ) استعمال ہوتے ہیں اور تین سے دس تک درمیان والے حرف کو ساکن کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں (بروزن فُعلٌ) مثلاً: ثُلثٌ. رُبعٌ، خُمسٌ، سُدسٌ، سُبعٌ، ثُمنٌ، تُسعٌ، عُشرٌ۔ہر دو صورت میں جمع أَفعَالٌ کے وزن پر آئے گی أَثلَاثٌ، أَربَاعٌ، أَخمَاسٌ، أَسدَاسٌ، أَسبَاعٌ، أَثمَانٌ، أَتسَاعٌ، أَعشَارٌ.

الدَّرسُ السَّادِسَ عَشَرَ (سولھواں سبق)

أَقسَامُ الاِسمِ (اِسم کی قسمیں)

اِسم کی دو قسمیں ہیں، النَّکِرَۃُ (Common Noun) و المَعرِفَۃُ (Proper Noun)

1- النَّکِرَۃُ (عام)

وہ اِسم ہے جو عام چیزوں کے لئے استعمال ہو سکے، مثلاً: وَلَدٌ (ایک لڑکا) کیونکہ اس اِسم سے کوئی خاص لڑکا ذہن میں نہیں آتا اور اس کا اطلاق ہر لڑکے پر ہو سکتا ہے۔

اسی طرح ظَالِمٌ (ایک ظالم) بھی اسم نکرہ ہے کیونکہ اس سے بھی کسی خاص ظالم آدمی کی طرف اشارہ نہیں ہوتا، بلکہ ہر ظالم آدمی مراد لیا جا سکتا ہے۔

2- المَعرِفَۃُ (خاص)

وہ اسم ہے جو کسی خاص آدمی، شہر یا چیز کے لئے استعمال کیا جائے، مثلاً: خَالِدٌ (ایک خاص آدمی کا نام)، مِصرُ (ایک خاص ملک کا نام)، الوَلَدُ (ایک خاص لڑکا)۔

اِسم نَکِرَۃ دو قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ اِسمُ الذَّاتِ (ذاتی نام)

وہ اسم ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کا نام ہو، مثلاً: حَیَوَانٌ، رَجُلٌ، شَجَرَۃٌ، کِتَابٌ۔

۲۔ اِسمُ الصِّفَۃِ (صفاتی نام)

وہ اسم ہے جو کسی کی تعریف یا برائی بیان کرے، مثلاً:

جَمِیلٌ (خوبصورت)، طَوِیلٌ (لمبا)، صَادِقٌ (سچا) وغیرہ۔

☆ عربی میں (اسم نَکِرَہ) پر عموماً تنوین (ن کی آواز دینے والی دو پیشیں/زبریں/زیریں) پڑھی جاتی ہے اور تنوین کو عام طور پر نکرہ ہونے کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔ اس کا ترجمہ (ایک) یا (کوئی تھوڑا سا) یا (کچھ) ہوتا ہے، مثلاً:

فَرَسٌ (ایک گھوڑا یا کوئی گھوڑا)، حَلِیبٌ (کچھ دودھ یا تھوڑا سا دودھ)۔

اگر (اسم نَکِرَہ) کو (مَعرِفَہ) بنانا مطلوب ہو تو اس سے پہلے لامُ التَّعرِیفِ (معرفہ بنانے والا ''اَل'') لگا دیا جاتا ہے، چنانچہ (فَرَسٌ) نَکِرَہ پر اگر لام تعریف (ال) داخل کر کے (اَلفَرَسُ) لکھا جائے تو وہ مَعرِفَہ بن جائے گا اور اس کے معنی

''ایک خاص گھوڑا''ہو جائے گا۔اس صورت میں الفَرَسُ کو (المُعَرَّفُ باللاَّمِ: ال کے ذریعے معرفہ بنایا گیا) کہا جائے گا۔یہ امر قابل غور ہے کہ لاَمُ التعریف (ال) داخل ہونے سے تنوین (دو پیش/ دو زبر/ دو زیر) ختم ہو جاتی ہے اور صرف ایک پیش، زبر یا زیر رہ جاتی ہے، مثلاً: (فَرَسٌ) سے (الفَرَسُ)۔ ان میں وہی فرق ہے جو (A Horse) اور (The Horse) میں ہے۔

☆ لاَمُ التَّعرِیف (مَعرِفه بنانے والا''ال'') کا اَلِف (جسے ''الهَمزَةُ''بھی کہتے ہیں) ''هَمزَةُ الوَصلِ'' (ساتھ مل جانے والا اَلِف) کہلاتا ہے۔

جب معرّف باللام (ال کے ذریعے معرفہ بنایا گیا) سے پہلے کوئی لفظ آئے تو اس لفظ کے آخری حرف کو (ال) کے لام سے ملا کر پڑھنا چاہئے۔ایسی حالت میں (اَل) کے هَمزه (الف) کا تلفظ نہیں کیا جائے گا، مثلاً: (خَادِمُ الأَمیرِ) کو (خَادِمُل اَمیرِ) پڑھنا چاہئے، یہاں (خَادِمُ اَلاَمیرِ) پڑھنا غلط ہوگا، تاہم لکھنے میں الگ ہی آئے گا۔

أَقسَامُ المَعرِفَةِ (مَعرِفہ کی قسمیں)

مَعرِفه کی سات قسمیں ہیں:۔

١۔ اِسمُ العَلَمِ (علامت)، مثلاً: خَالِدٌ ، زَینَبُ ، مَکَّةُ۔

٢۔ اِسمُ الضَمیرِ (ضمیر)، مثلاً: هُوَ ، هُم ، أَنتَ ، أَنتُم ، أَنَا ، نَحنُ۔

٣۔ اِسمُ الإِشارَةِ (اسم اشارہ)، مثلاً: هٰذَا ، هٰذِهِ ، هٰؤُلاءِ ، ذٰلِکَ ، تِلکَ ، أُولٰئِکَ۔

٤۔ اِسمُ المَوصُولِ (اسم موصول) الَّذِی ، الَّتِی ، الَّذِینَ۔

٥۔ المُعرَّفُ بِاللَّامِ (''ال''والا اسم) جیسے: الرَّجُلُ ، المَلِکُ ، المَرأَةُ، المَلِکَةُ۔

٦۔ المُنَادَی. یعنی ایسا اِسم نَکِرَہ جس پر حَرفُ النِّدَاءِ (آواز دینے کے لئے حرف) داخل ہو، مثلاً: یَا وَلَدُ ، یا بِنتُ ، یا مَلِکُ وغیرہ۔ (یا) نے ان اَسماء کو بھی (مَعرِفه) بنادیا۔

٧۔ ایسا اسم جو مذکورہ بالا اقسام میں سے کسی کی طرف مضاف ہو، مثلاً:

اِبنُ حَامِدٍ (حامد کا بیٹا)، غُلامُ ذٰلِکَ الرَّجلِ (اُس مرد کا غلام)، حَلِیبُ البَقَرَةِ (گائے کا دودھ)۔

ان مثالوں میں پہلے اسماء (اِبنُ، غُلاَمُ، حَلِیبُ) اگر چہ اسم نکرہ ہیں، لیکن مثالوں میں وہ معرفہ بن گئے ہیں۔

☆☆☆

اِسمُ التَصغِیرِ (چھوٹا کرنے والا اسم)

تَصغِیر کا مطلب ہے صَغِیر یعنی چھوٹا بنا دینا، اس کا عام وزن (فُعَیلٌ) ہے، مثلاً:

کَلبٌ (کتا) سے کُلَیبٌ (چھوٹا کتا)   رَجُلٌ سے رُجَیلٌ (چھوٹا سا آدمی)

عَبدٌ سے عُبَیدٌ (چھوٹا سا بندہ)   عُمَرُ سے عُمَیرٌ (چھوٹا عمر)

مؤنث کی بعض صورتیں وزن میں یوں ہیں:

تَمرَۃٌ (ایک کھجور) سے تُمَیرَۃٌ (ایک چھوٹی کھجور)

بُشریٰ (خوشخبری) سے بُشَیریٰ (چھوٹی سی بُشریٰ/خوشخبری)

سَمرَاءُ (گندمی لڑکی) سے سُمَیرَاءُ (ایک چھوٹی گندمی لڑکی)۔

طَلحَۃُ سے طُلَیحَۃُ (چھوٹا طلحہ)   قَلعَۃٌ سے قُلَیعَۃٌ (ایک چھوٹا قلعہ)

سَلمیٰ سے سُلَیمیٰ (چھوٹی سی سلمیٰ)   حَمرَاءُ سے حُمَیرَاءُ (سرخ رنگ کی چھوٹی سی لڑکی)

اگر مرکب اضافی سے تصغیر بنانا ہو تو صرف پہلے حصہ کو چھوٹا کریں گے، مثلاً: عَبدُ اللّٰہِ سے عُبَیدُ اللّٰہِ

اِسمُ النِسبَۃِ (نسبت دینے والا اسم)

کسی اسم کو کسی چیز کی طرف نسبت دینے کے لئے عام طور پر اسم/لفظ کے آخر میں (ی) لگا کر اس سے پہلے حرف کو زیر دیتے ہیں اور اسی سے مؤنث بناتے ہیں، مثلاً:

مِصرُ سے مِصرِیٌّ / مِصرِیَّۃٌ (ایک مصری مرد/عورت)، لُبنَانُ سے لُبنَانِیٌّ/ لُبنَانِیَّۃٌ (ایک لبنانی مرد/عورت)

اگر اسم کے آخر میں (ۃ) ہو تو نسبت دیتے وقت اسے ختم کر دیتے ہیں۔ مثلاً:

مَکَّۃُ سے مَکِّیٌّ (مکہ کا رہنے والا) المَدِینَۃُ سے المَدَنِیُّ (مدینہ کا رہنے والا/شہر کا رہنے والا)۔

تاہم مؤنث بناتے وقت (ۃ) دوبارہ آجائے گی مثلاً: مَکِّیَّۃٌ (مکہ کی عورت) مَدَنِیَّۃٌ (مدینہ کی/کسی شہر کی رہنے والی)۔

اگر کسی اسم کے آخری حرف پر چھوٹی الف (اَلِف مَقصُورہ) آئے تو اسے (و) سے بدل دیتے ہیں، مثلاً:

مَولیٰ (آقا، دوست) سے مَولَوِیٌّ (دوست والا، اللہ والا) مُصطَفیٰ سے مُصطَفَوِیٌّ (مصطفیٰ والا)۔

بعض دیگر صورتیں: مَلِکٌ سے مَلِکِیٌّ (شاہی)، المَسجِدُ المَلِکِیُّ (بادشاہی مسجد)

مَشرِقٌ سے مَشرِقِیٌّ (مشرق والا)، المَغرِبُ سے المَغرِبِیُّ (مغرب والا)۔

جس اسم کے آخر میں الف (لمبی یا چھوٹی) آئے، اس میں (ی) سے پہلے (و) بڑھاتے ہیں، مثلاً:

(دُنیَا) سے (دُنیَوِیٌّ: دُنیاوالا) اور (المَعنیٰ) سے (المَعنَوِيُّ) (معنیٰ والا) وغیرہ۔

اگر کسی اسم میں حذف کے بعد صرف دو حرف رہ گئے ہوں تو نسبت دیتے وقت اسے واپس لاتے ہیں، مثلاً: دَمٌ (اصل میں دَمَوٌ: خون) سے دَمَوِیٌّ (خون والا)۔

اَلحَالُ و ذُو الحَالِ (حالت اور حالت والا)

حال وہ اسم ہے جو کسی کام کے ہوتے وقت فاعل (کام کرنے والے) اور مفعول (جس پر کام کیا گیا) یا دونوں کی حالت بیان کرے اور جس کی حالت بیان کی جائے، اسے ذُو الحَالِ (حالت والا) کہتے ہیں۔

(حال) عام طور پر نَکِرَہ (عمومی) ہوتا ہے اور حالت نَصب (زبر/ دو زبر) میں آتا ہے۔

نیز مذکر کے لئے مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث آتا ہے، مثلاً:

١ ۔ جَاءَ التَّاجِرُ ضَاحِكًا (تاجر ہنستا ہوا آیا)، التَّاجِرُ (فاعل: ذُو الحَالِ) ضَاحِكًا (فاعل کا حال)۔

٢ ۔ رَأَيتُ الطَّبِيبَ رَاكِبًا (میں نے ڈاکٹر کو سوار دیکھا) اَلطَّبِيبَ (مفعول: ذُو الحَالِ) رَاكِبًا (مفعول کا حال)

٣ ۔ جَاءَ تِ الطَّالِبَةُ مَاشِيَةً (طالبہ پیدل چلتی ہوئی آئی) الطالبةُ (فاعل: ذُو الحَالِ) مَاشِيَةً (فاعل کا حال)

٤ ۔ أَخرَ جَ الأَبُ الوَلَدَ بَاكِيَينِ (باپ نے بیٹے کو نکال دیا، اس حال میں کہ اس وقت دونوں رو رہے تھے)۔

الأَبُ (فاعل) الوَلَدُ (مفعول) بَاكِيَينِ (فاعل اور مفعول دونوں کی حالت)۔

☆ بعض اوقات حالت کو بیان کرنے کے لئے اسم کی جگہ فعل لایا جاتا ہے، مثلاً:

جَاءَ الوَزِيرُ يَمشِي (وزیر پیدل چلتا ہوا آیا) الوَزِيرُ (فاعل: ذُو الحَالِ) يَمشِي (فاعل کا حال)۔

☆ بعض اوقات پورا جملہ (حال) کے طور پر آتا ہے، مثلاً:

رَأَيتُ أُمِّي وَهِيَ نَائِمَةٌ (میں نے اپنی ماں کو دیکھا اس حال میں کہ وہ سو رہی تھی)

أُمِّي (مفعول: ذُو الحَالِ: جس کو دیکھا گیا) وَهِيَ نَائِمَةٌ (مفعول کی حالت)۔

التَمیِیزُ (علیحدہ کرنا/ شناخت کرنا)

(تَمیِیز) ایسا نام اسم (نَکِرَہ) ہے جو کسی اسم کے بعد اس کی ذات، قسم، جنس، نوع وغیرہ کی وضاحت (شناخت/ تمیز) کے لئے لایا جائے۔ شناخت کرنے والے کو (اَلمُمَیِّز) اور جس کی شناخت کی جائے، اسے (اَلمُمَیَّز) کہتے ہیں، مثلاً:

١ ۔ اِشتَرَيتُ لِيترًا حَلِيبًا (میں نے ایک لٹر دودھ خریدا)۔ ایک لیٹر کیا چیز تھی، اسے واضح کرنے کے لئے حَلِيبًا (دودھ) کا لفظ (اسم نکرہ) لایا گیا۔ یہاں حَلِيبًا، اَلمُمَيِّزُ (شناخت کرنے والا) اور لِيترًا (اَلمُمَيَّزُ: جس کی وضاحت/ شناخت کی گئی) ہے۔

٢ ۔ أَنَا أَكبَرُ مِنكَ سِنًّا (میں تجھ سے بڑا ہوں عمر کے لحاظ سے) سِنًّا (مُمَيِّز: شناخت کرنے والا)، أَكبَرُ (مُمَيَّز: جس کی شناخت کی گئی)۔

٣ ۔ هُوَ أَفضَلُ من أَخِيهِ عِلمًا (وہ اپنے بھائی سے افضل ہے، علم کے لحاظ سے)

عِلمًا (مُمَيِّز: تمیز/ شناخت کرنے والا) أَفضَلُ (مُمَيَّز: جس کی شناخت/ تمیز کی گئی)۔

اَلدَّرسُ السَّابِعَ عشَرَ (سترہواں سبق)

بَقِيَّةُ الأَفعَالِ (باقی افعال)

الأَفعالُ النَّاقِصَةُ (ناقص/ نامکمل فعل)

١ ـ كَانَ	٢ ـ صَارَ	٣ ـ أَصبَحَ	٤ ـ أَمسَى	
٥ ـ أَضحَى	٦ ـ ظَلَّ	٧ ـ بَاتَ	٨ ـ مَا فَتِئَ	
٩ ـ مَا دَامَ	١٠ ـ مَا انفَكَّ	١١ ـ مَا بَرِحَ	١٢ ـ مَا زَالَ	١٣ ـ لَيسَ

ناقِص یا نامکمل افعال (الأَفعالُ النَّاقِصَةُ) وہ ہیں جو اپنے فاعِل (اسم) کو پیش (رَفعٌ /ضَمَّةٌ) اور اپنی صِفَت (خَبَر) کو زبر (نَصبٌ / فَتحَةٌ) دیتے ہیں۔ ان کی تعداد تیرہ (۱۳) ہے اور ان سے گردان بھی بنتی ہے اور (لَيسَ) کے علاوہ سب سے مضارع بھی۔

١ ـ كَانَ (تھا): ماضی میں اپنے فاعل (اسم) کی کسی صِفَت کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً:
كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً (سب لوگ ایک ہی اُمت ہوا کرتے تھے)۔
كَانَت لَيلٰى فَنَّانَةً (لیلیٰ فنکار ہوا کرتی تھی)۔ كَانَ خَالِدٌ عَابِدًا (خالد عبادت گزار ہوا کرتا تھا)۔
لیکن اگر (اللہ) کیلئے آئے تو ماضی کی قید نہیں، مثلاً:
كَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (اللہ خوب علم وحکمت والا تھا اور ہے)۔

٢ ـ صَارَ (ہوگیا): ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا ظاہر کرتا ہے، مثلاً:
صَارَ الفَقِيرُ غَنِيًّا (غریب، امیر ہوگیا)۔ صَارَت الطَّالِبَةُ طَبِيبَةً (طالبہ لیڈی ڈاکٹر بن گئی)۔

٣ ـ أَصبَحَ (ہوگیا/صبح کے وقت ہوا)، مثلاً: أَصبَحَ خَالِدٌ عَالِمًا (خالد عالم بن گیا)۔
أَصبَحَت عَائِشَةُ ذَاكِرَةً (عائشہ صبح کے وقت ذکر کرنے والی بن گئی)۔

٤ ـ أَمسَى (ہوگیا/شام کے وقت ہوا)۔
أَمسَى زَيدٌ مَرِيضًا (زید شام کے وقت بیمار ہوگیا)۔
أَمسَت حَفصَةُ مُدِيرَةً (حفصہ ڈائریکٹر بن گئی)۔

٥ ـ أَضحَى (ہوگیا/چاشت کے وقت ہوا)، مثلاً أَضحَى الخَادِمُ مَلِكًا (نوکر بادشاہ بن گیا)۔
أَضحَتِ المَرأَةُ غَرِيبَةً (عورت، چاشت یعنی صبح سورج کی روشنی پھیل جانے کے وقت پردیسی ہوگئی)

٦ ـ ظَلَّ (ہوگیا / دن کے وقت ہوا)، مثلاً: ظَلَّ طَلحَةُ وَزِيرًا (طلحہ وزیر بن گیا)۔

ظَلَّت فَاطِمَةُ مَرِيضَةً (فاطمہ دن کے وقت بیمار ہوگئی)۔

۷۔ بَاتَ (ہوگیا/رات کے وقت ہوا)، مثلاً: بَات المَرِيضُ نَائِمًا (مریض نے سوکر رات گزاری)۔

بَاتَت رَملَةُ مُمَرِّضَةً: رملہ نرس بن گئی۔ بَاتَ الطَّالِبُ سَاهِراً (طالب علم نے رات جاگ کر گزاری)۔

(۸۔۱۲) مَادَامَ، مَا زَالَ، مَا بَرِحَ، مَا فَتِيَ، مَا انفَكَّ، ان پانچوں کا معنی ہے (ہمیشہ رہا) مثلاً:

مَا دَامَ الغَنِيُّ مَسرُورًا (دولت مند ہمیشہ خوش رہا)۔

مَا زَالَ القَاضِيُ عَادِلاً (قاضی ہمیشہ عدل وانصاف کرتا رہا)۔

قُمتُ مَا بَرِحَتِ المُعَلِّمَةُ قَائِمَةً (میں کھڑی رہی جب تک استانی کھڑی رہی)۔

۱۳۔ لَيسَ (نہیں ہے): یہ نفی کے لئے آتا ہے، مثلاً:

لَيسَ حَامِدٌ صَالِحاً (حامد نیک نہیں ہے)۔ لَيسَت رُقَيَّةُ طَبِيبَةً (رقیہ لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے)۔

بعض اوقات (لَيسَ) کی (خبر) پر (بِ) لگادیتے ہیں جس سے خبر کے آخری حرف کے نیچے زیر/دوزیر (جَرٌّ / تَنوِينٌ) آجاتی ہے اور وہ زیر والا (مَجرُورٌ) ہوجاتا ہے، مگر معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا، مثلاً:

لَيسَ حَامِدٌ بِصَالِحٍ (حامد نیک نہیں ہے)۔ لَيسَت رُقَيَّةُ بِطَبِيبَةٍ (رقیہ لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے)۔

الأَفعَالُ النَّاقِصَةُ (ناقص/نامکمل افعال: كَانَ، أَصبَحَ، أَمسَى وغیرہ) بعض اوقات مکمل افعال (الأَفعَالُ التَّامَّةُ) کے طور پر بھی استعمال ہوجاتے ہیں، یعنی صرف فاعل کے ملنے سے ان کا معنی نکل آتا ہے اور بغیر صفت (خبر) کے ہی جملہ بن جاتا ہے، مثلاً: كَانَ هُوَ (وہ تھا)۔

كَانَ اللّٰهُ وَلَم يَكُن غَيرُهُ (اللہ تھا اور اس کے علاوہ کوئی اور نہ تھا)۔

أَصبَحَتِ المَرِيضَةُ بِخَيرٍ (مریضہ نے خیریت سے صبح کی)۔

دَامَ ظِلُّكُم (آپ کا سایہ ہمیشہ قائم رہے)۔

لَيسَ (نہیں ہے) کے علاوہ تمام ناقص افعال سے مُضَارِع (حال، مستقبل) بھی بنایا جاسکتا ہے اور مضارع بننے سے ان میں حال اور مستقبل کا معنی پیدا ہوجاتا ہے)۔

(كَانَ سے) يَكُونُ (صَارَ سے) يَصِيرُ (أَصبَحَ سے) يُصبِحُ

(أَمسَى سے) يُمسِي (أَضحَى سے) يُضحِي (ظَلَّ سے) يَظَلُّ

(بَاتَ سے) يَبِيتُ (مَادَام سے) مَا يَدُومُ (مَا زَالَ سے) مَا يَزَالُ

(مَا بَرِحَ سے) مَا يَبرَحُ (مَافَتِيَ سے) مَا يَفتَؤُ (مَا انفَكَّ سے) مَا يَنفَكُّ۔ مثلاً:

أَجلِسُ مَا يَزَالُ الطِّفلُ نَائِمًا (میں بیٹھا رہتا ہوں جب تک بچہ سویا رہتا ہے)

لَا أَنَامُ مَا تَزَالُ البِنتُ بَاكِيَةً (میں نہیں سوتا جب تک لڑکی روتی رہتی ہے)

(لَیسَ سے مُشَابِہ) مَا اور لَا

مَا (نہیں) اور لَا (نہیں) جو لَیسَ (نہیں) کی طرح اپنے اسم (مبتدأ) کو رَفعٌ (پیش) اور (خبر) کو نَصبٌ (زبر) دیتے ہیں، مثلاً:

زَیدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) سے مَا زَیدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)۔

اَلرَّجُلُ ذَاھِبٌ (بندہ جانے والا ہے) سے مَا رَجُلٌ ذَاھِبًا (کوئی آدمی جانے والا نہیں)

الرَّجُلُ صَادِقٌ (بندہ سچا ہے) سے لاَ رَجُلٌ صَادِقًا (کوئی بندہ سچا نہیں)

اَلکَلبُ عَاطِشٌ (کتا پیاسا ہے) سے لَا کَلبٌ عَاطِشًا (کوئی کتا پیاسا نہیں)۔

(لَا) اور (مَا) میں فرق یہ ہے کہ (مَا) مَعرِفہ اور نَکِرَہ دونوں پر داخل ہوتا ہے، جبکہ (لاَ) صرف "نَکِرَہ" (عام) پر داخل ہوتا ہے، جیسا کہ اُوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

اگر (مَا) کی خبر پر (اِلاَّ: مگر/صرف) داخل ہو یا (مَا) کی خبر (اسم) سے پہلے آجائے، تو پھر (مَا) کوئی عمل نہیں کرتا یعنی (زبر نہیں دیتا) مثلاً:

مَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُولٌ (محمدؐ نہیں، مگر اللہ کے رسول)۔ مَا صَالِحٌ حَامِدٌ (حامد نیک نہیں ہے)۔

أَفعَالُ القُلُوبُ (دل کے افعال)

ان کا تعلق دل کی کیفیت سے ہے۔ یہ سات افعال ہیں جن میں سے تین یقینی بات کے لئے ہیں۔

۱۔ عَلِمتُ (میں نے جانا)، مثلاً: عَلِمتُ زَیدًا صَالِحًا (میں نے زید کو نیک جانا)۔

۲۔ وَجَدتُ (میں نے پایا)، مثلاً: وَجَدتُ المُعَلِّمَةَ فَاضِلَةً (میں نے اُستانی کو فاضل خاتون پایا)۔

۳۔ رَأَیتُ (میں نے دیکھا)، مثلاً: رَأَیتُ القَاضِیَ عَادِلاً (میں نے قاضی کو عدل کرنے والا دیکھا)۔

باقی تین (أَفعَالُ القُلُوب) شک یا بے یقینی کے لئے ہیں۔

۱۔ خِلتُ (میں نے خیال کیا)، مثلاً: خِلتُ زَیدًا صَالِحًا (میں نے زید کو نیک خیال کیا)۔

۲۔ حَسِبتُ (میں نے گمان کیا)، مثلاً: حَسِبتُ المُعَلِّمَةَ فَاضِلَةً (میں نے اُستانی کو فاضل خاتون خیال کیا)

۳۔ ظَنَنتُ (میں نے گمان/خیال کیا) مثلاً: ظَنَنتُ القَاضِیَ عَادِلاً (میں نے قاضی کو عدل کرنیوالا گمان کیا)

اور ساتواں یعنی زَعَمتُ (میں نے گمان کیا)، شک اور یقین دونوں کے لئے آتا ہے، مثلاً: زَعَمتُ الرَّجُلَ سَارِقًا (میں نے بندے کو چور گمان کیا)۔ گویا اس کا چور ہونا یقینی نہیں، تاہم قوی امکان ہو سکتا ہے۔

أفعـالُ القُلُوب (دل والے افعال) کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے دومفعول آتے ہیں جیسا کہ بیان کی گئی مثالوں میں بھی ہیں۔بعض دفعہ (تین مفعول) بھی آجاتے ہیں مثلاً:

أعلمتُ خالِداً زَیداً شاعِراً (میں نے خالدکوزید کےشاعر ہونے سے آگاہ کیا)۔

أَفعَالُ المُقَارَبَةُ (قریب ہونے کامعنی دینے والے افعال)

كَادَ (قریب ہوا) كَرُبَ (قریب ہوا) أوشَكَ (قریب ہے) عَسٰی (شاید ہے/قریب ہے)

۱۔ یہ افعال بھی (اَفعَال نَاقِصَہ) کی طرح ہیں اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں،فرق یہ ہے کہ جہاں (اَفعَال نَاقِصَہ) میں (اسم) کے بعد (خبر) ہوتی ہے،وہاں (افعال مُقَارَبَہ) میں (اسم) کے بعد (فعل مضارع) آتا ہے،مثلاً:

كَادَ الرَّجُلُ يَذهَبُ (بندہ جانے کےقریب ہوا)۔

كَرُبَ المُعَلِّمُ يَجلِسُ (استاد بیٹھنے کےقریب ہوا)۔

يَكَادُ زَيتُهَا يُضِئُ وَلَولَم تَمسَسهُ نَارٌ (قریب ہے کہ اس کا تیل روشنی دینے لگےبغیر اسکے کہ آگ اسے چھوئے)

۲۔ (اَوشَكَ) اور (عَسٰی) کے استعمال کےوقت (مضارع) سے پہلے أن (کہ) آنا چاہئے،مثلاً:

اَوشَكَ الرَّجُلُ أن يَجلِسَ (قریب ہے کہ آدمی بیٹھ جائے)۔

عَسٰی خَالِدٌ أن يَنَامَ (قریب ہے کہ خالد سوجائے)۔

(كَادَ) اور (كَرُبَ) کے ساتھ (أن) کا استعمال کم ہی ہوتا ہے۔

أوشَكَ اور عَسٰی کے بعد (فعل مضارع) کوبعض اوقات (اسم) سے پہلے بھی لے آتے ہیں،مثلاً:

عَسٰی / أوشَكَ أن يَضحَكَ الوَلَدُ (قریب ہے کہ لڑکا ہنس پڑے)۔

۳۔ (كَادَ) کا مُضارِع (يَكَادُ) اور (أوشَكَ) کا مُضارِع (يُوشِكُ) بھی استعمال ہوتا ہے:

يَكَادُ البَرقُ يَخطَفُ أبصَارَهُم (قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کی روشنی اُچک لے)۔

يُوشِكُ أن يَقَعَ فِي البِئرِ (قریب ہے کہ وہ کنویں میں جاگرے)۔

٤۔ أخَذَ، جَعَلَ، شَرَعَ اور طَفِقَ بھی (افعال مُقَارَبَہ) کی طرح استعمال ہوتے ہیں،مگر ان کے بعد (أن) استعمال نہیں ہوتا اوران کامعنی بھی (قریب ہے) کی بجائے (لگنا/شروع کرنا) ہوتا ہے،مثلاً:

أخَذَ الوَلَدُ يَقُومُ (بچہ کھڑاہونے لگا) جَعَلَ الأُستَاذُ يُدَرِّسُ (استاد نے پڑھانا شروع کیا)۔

طَفِقَا يَخصِفَانِ عَلَيهِمَا مِن وَرَقِ الجَنَّةِ (آدمؑ وحواؑ اپنے اُوپر جنت کے پتے چپکانے لگے)۔

أَفعَالُ المَدحِ و الذَّمِ (تعریف اور مذمت کے افعال)

یہ چار افعال ہیں: نِعمَ (اچھا) حَبَّذا (اچھا/ بہت خوب) بِئسَ (بُرا) سَاءَ (بُرا)

مثلاً: نِعمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا آدمی ہے)۔ نِعمَتِ المَرأَةُ عَائِشَةُ (عائشہ اچھی خاتون ہے)۔

بِئسَ الرَّجُلُ جَمِیلٌ (جمیل برا آدمی ہے)۔ بِئسَتِ المَرأَةُ جَمِیلَةٌ (جمیلہ بری عورت ہے)۔

حَبَّذا حَامِدٌ (حامد اچھا ہے)۔ حَبَّذا الأُستَاذُ عُمَرُ (عُمر اچھا اُستاد ہے)۔

سَاءَ الطَالِبُ حَمِیدٌ (حمید برا شاگرد ہے)۔

بعض اوقات (نعمَ) کے ساتھ (مَا) لگا دیا جاتا ہے جو (شئ :چیز) کا معنی دیتا ہے۔

یہی (مَا) اس صورت میں (فاعل) بھی ہوتا ہے، مثلاً:

نِعِمَّا هِیَ (نعمَ، مَا، هِیَ) وہ اچھی چیز ہے۔

صِیغَتَا التَعَجُّبِ (تعجب/ حیرانی کے دو صیغے)

کسی انسان کی کوئی خوبی یا صفت جب کسی کو بہت زیادہ حیران کر دے تو اس تعجب کے اظہار کے لئے دو صیغے ہیں جنہیں صِیغَتَا التَعَجُّبِ (تعجب/ حیرانی کے دو صیغے) کہتے ہیں۔

ان میں سے ایک (مَا أَفعَلَهُ) ہے یعنی کس نے اس کو (ایسا اچھا) کر دیا/ بنا دیا، مثلاً:

مَا اَحسَنَ خَالِدًا (کس نے خالد کو خوبصورت کر دیا/ بنا دیا) یعنی خالد بہت ہی خوبصورت ہے۔

دوسرا صیغہ (اَفعِل بِهِ: اس کو کر) ہے مثلاً: أَحسِن بِزَیدٍ (زید کو خوبصورت تصور کر)۔

یہ فعل امر ہے، گویا مُتَکَلِّم (بات کہنے والا) مُخَاطَب (جس سے خطاب کیا گیا) کو زید کو خوبصورت سمجھنے کا حکم اس لئے دیتا ہے کہ وہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زید بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس ترکیب میں باء فالتو ہے اور اس کے بغیر بھی مطلب پورا ہو سکتا ہے۔ جیسے اَحسِن زَیدًا (زید کو خوبصورت جان/ زید کتنا خوبصورت ہے)۔

۳۔ ثُلَاثِی مَزِید فِیه (تین اصلی حروف میں مزید حروف والے فعل) اور رُبَاعِی (چار اصلی حرفوں والے فعل) سے تعجب کے اظہار کے لئے فعل کے مصدر سے پہلے لفظ (اَشَدَّ) یا (اَشدِد بِ) لگا دیا جاتا ہے، مثلاً:

مَا اَشَدَّ تَکَبُّرَ الفَاتِحِ (فاتح کا تکبر بہت زیادہ ہے)

اَشدِد بِاِکرَامِ الأَساتِذَةِ (استادوں کی کس قدر عزت کی جاتی ہے)

مَا اَشَدَّ استِقبَالَ النَّاسِ لِلمَلِکِ (لوگ بادشاہ کا کس قدر استقبال کرتے ہیں)

اَشدِد بِانکِسَارِ المَسَاکِینَ (مسکین لوگ کس قدر انکسار والے ہوتے ہیں)

18- الدَّرسُ الثَّامِنَ عَشَرَ (اٹھارہواں سبق)

اَلإِعرَابُ (زیر، زَبَر، پیش، جَزم)

کسی اسم کے آخر میں زیر، زَبَر، پیش، جزم کی جو تبدیلی ہوتی رہتی ہے، انہیں (إِعرَابٌ) کہتے ہیں۔

١۔ اَلرَّفعُ / الضَّمَّةُ: یعنی پیش (ُ)۔ پیش والے حرف کو مَرفُوعٌ / مَضمُومٌ (پیش والا) کہتے ہیں۔

٢۔ اَلنَّصبُ / اَلفَتحَةُ: یعنی زَبَر (َ)۔ زبر والے حرف کو مَنصُوبٌ / مَفتُوحٌ (زبر والا) کہتے ہیں۔

٣۔ اَلجَرُّ / الکَسرَةُ: یعنی زیر (ِ)۔ زیر والے حرف کو مَجرُورٌ / مَکسُورٌ (زیر والا) کہتے ہیں۔

٤۔ اَلجَزمُ / السُّکُونُ: یعنی جزم (ْ ، ٨)۔ جزم والے حرف کو مَجزُومٌ / سَاکِنٌ (جزم والا) کہتے ہیں۔

تَنوِینٌ: دو پیش، دو زبر یا دو زیر کو تنوین کہتے ہیں، کیونکہ ان کی آواز (ن) کی طرح ہوتی ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ عربی میں تمام حُرُوفُ الهِجَاءِ (حُرُوف أَبجَد/ تَهَجِّی : Alphabets) صحیح حُرُوف (Consonants) ہیں، سوائے تین حُرُوفُ العِلَّةِ (عِلَّت : Vowels) کے، یعنی (و، ا، ی)۔ اعراب میں کبھی پیش (ُ) کی جگہ (و) زبر کی جگہ (ا) اور زیر کی جگہ (ی) بھی آ جاتی ہے۔ اور (الف) کو الهَمزَةُ (ہمزہ) بھی کہتے ہیں۔

بعض اسموں کے آخر میں (زیر، زبر، پیش) ظاہری طور پر نہیں لگائی جا سکتی، ایسی صورت میں کہتے ہیں کہ وہ حَالَةُ الرَّفعِ (پیش والی حالت)، حَالَةُ النَّصبِ (زبر والی حالت) یا حَالَةُ الجَرِّ (زیر والی حالت) میں ہے، مثلاً:

خَرَجتُ مِن مَکَّةَ (میں مکہ سے نکلا)۔۔ یہاں (مِن) کی وجہ سے (مَکَّةَ) کی (ۃ) پر زبر کی بجائے زیر آنی چاہیے تھی، مگر چونکہ اس پر زیر نہیں آ سکتی (غَیرُ المُنصَرِفِ)، لہٰذا کہا جائے گا کہ اگر چہ ظاہری طور پر (ۃ) پر زبر ہے، مگر یہ (حَالَةُ الجَرِّ: زیر والی حالت) میں ہے۔

رَأَیتُ الطَّالِبَاتِ (میں نے طالبات کو دیکھا)۔ چونکہ (طَالِبَاتِ) یہاں مفعول/جن کو دیکھا گیا) کے طور پر آیا ہے، لہٰذا (ت) پر زبر آنا چاہیے تھی، مگر چونکہ اس (ت) پر عام طور پر زبر نہیں آ سکتی، لہٰذا کہا جائے گا کہ ظاہری علامت (زیر) کے باوجود یہ (حَالَةُ النَّصبِ: زبر والی حالت) میں ہے۔

(یاد رکھنے کی باتیں)

١۔ (مُبتَدَأ) اور (خَبَر) اصولی طور پر مَرفُوع (آخر میں پیش والے، حالت رفعی والے) ہوتے ہیں۔
مثلاً اَلرَّجُلُ عَالِمٌ (مرد عالم ہے)، اَلمَرأَةُ صَالِحَةٌ (عورت نیک ہے)۔

٢۔ (مفعول) اصولی طور پر منصوب (زبر والا، حالت نصبی والا) ہوتا ہے، مثلاً نَصَرتُ الطَّالِبَ (میں نے طالب علم کی مدد کی)۔

۳۔ مُضَاف اِلیہ (جس کی طرف نسبت/ اضافت دی گئی) اور وہ اسم جس سے پہلے کوئی زیر دینے والا حرف (الحرفُ الجارُّ) آجائے، وہ مجرور (زیر والا / حالۃُ الجرّ والا) ہوتا ہے، مثلاً: صَاحِبُ البیتِ (گھر والا) عَلی الأرضِ (زمین پر)، مِنَ المَسجِدِ (مسجد سے)۔

٤۔ اسم اگر واحد ہے یا الجمعُ المُکَسَّرُ (ٹوٹی ہوئی جمع)، تو حالۃُ الرَّفعِ (پیش والی حالت) میں اسے پیش یا دو پیش (ضَمّہ / تنوین)، حالۃُ النَّصبِ (زبر والی حالت) میں زبر یا دو زبر (فتحہ / تنوین) پڑھو، مثلاً:

(حالۃُ الرَّفعِ: پیش والی حالت): جَلَسَ زَیدٌ (زید بیٹھا)، جَلَسَ الأولادُ (لڑکے بیٹھ گئے)، جَلَسَتِ المَرأۃُ (عورت بیٹھ گئی)۔

(حالۃُ النَّصبِ: زبر والی حالت): رأیتُ زَیدًا (میں نے زید کو دیکھا)۔

ضَرَبتُ الکلبَ (میں نے کتے کو مارا)، أجلَستُ الطُّلّابَ (میں نے طلبہ کو بٹھایا)۔

(حالۃُ الجرّ: زیر والی حالت): مَرَرتُ بِالرِّجالِ (میں آدمیوں کے پاس سے گزرا)۔

(ب) جس اسم پر (ال) ہو، اس کے آخر میں تنوین (دو پیش/ دو زبر/ دو زیر) نہیں آسکتی، بلکہ صرف ایک پیش/ زبر/ زیر آئے گی، کیونکہ (ال) اور تنوین ایک اسم پر کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ مثلاً: جاءَتِ المرأۃُ (عورت آئی)،

رأیتُ الفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو دیکھا)۔ذَھَبتُ إلی الجامِعَۃِ (میں یونیورسٹی کی طرف گیا)۔

(ج) جو اسم غیرُ المُنصَرِف (تبدیلی اعراب کے بغیر والا) ہو، ان پر حالۃُ الرَّفعِ (پیش والی حالت) میں دو پیش (تنوین) نہیں آتی، بلکہ صرف ایک پیش آتی ہے اور حالۃُ النَّصبِ (زبر والی حالت) کے علاوہ حالۃُ الجرّ (زیر والی حالت) میں بھی (زبر) ہی آئے گی۔مثلاً: ذَھَبَ أحمَدُ (احمد چلا گیا)،

رَأیتُ أحمَدَ (میں نے احمد کو دیکھا)، ذَھَبتُ إلی أحمَدَ (میں احمد کی طرف گیا)۔

رَأیتُ زَینَبَ (میں نے زینب کو دیکھا)، خَرَجتُ مِن مَکّۃَ (میں مکہ سے نکلا)۔

لیکن اگر غیرُ المُنصَرِفِ (تبدیلی اعراب کے بغیر والا) پر بھی (ال) لگ جائے یا وہ (مُضَاف) ہو تو اس کے آخر میں زیر (الکسرۃُ / الجرُّ) آئے گی، مثلاً: ذَھَبتُ إلی المَسَاجِدِ (میں مسجدوں کی طرف گیا)، خَرَجتُ مِن مَسَاجِدِ المَدِینَۃِ (میں شہر کی مساجد سے باہر نکل آیا)۔

۵۔ تَثنِیَۃ (دو) کے صیغوں میں حالۃُ الرَّفعِ (پیش والی حالت) میں اسم کے آخر میں (ان) اور حالۃُ النَّصبِ وَ الجرّ (زبر اور زیر والی حالت) میں (ین) کا اضافہ ہوگا، مثلاً: ذَھَبَ الرَّجُلانِ (دونوں مرد چلے گئے)،

رَأیتُ الرَّجُلَینِ (میں نے دو مرد دیکھے)، ذَھَبتُ إلی الرَّجُلَینِ (میں دونوں مردوں کی طرف گیا)۔

حالۃُ الرَّفعِ (پیش والی حالت) میں اِثنَانِ (دو مذکر) اِثنَتَانِ (دو مؤنث) اور کِلاھُمَا (دونوں مذکر) کِلتَاھُمَا (دونوں مؤنث) ہوں گے، جبکہ حالۃُ النَّصبِ (زبر والی حالت) اور حالۃُ الجرّ (زیر والی حالت) میں یہ (اثنینِ / اِثنَتَینِ) اور (کِلَیھِمَا / کِلتَیھِمَا) میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اسی طرح ھٰذانِ (یہ دو مذکر) ھَاتَانِ (یہ دو مؤنث)

حَالَۃُ النَّصبِ اور حَالَۃُ الجَرّ میں (ھٰذَینِ) اور (ھَاتَینِ) ہوجائیں گے۔مضاف ہونے کی صورت میں تثنیہ کانون (نُون اِعرَابی) گرجائے گا۔

اِبنَانِ (دو بیٹے) اِبنَا خَالِدٍ (خالد کے دو بیٹے) حالت نصبی وجری میں (ا) ی سے بدل جائے گا۔

(اِبنَی خَالِدٍ) خالد کے دو بیٹے۔اِبنَتَی زَیدٍ (زید کی دو بیٹیاں)۔

٦۔ جمع مذکر کے صیغے حَالَـــۃُ الرَّفعِ (پیش والی حالت) میں (و ن) اور حَالَـــۃُ النَّـصبِ و الجَرّ (زیر اور پیش والی حالت) میں (ین) کے اضافے سے بنیں گے، مثلاً: جَاءَ المُسلِمُونَ (مسلمان آئے)، نَصَرتُ المُسلِمِینَ (میں نے مسلمانوں کی مدد کی)، ذَھَبتُ إِلیٰ المُسلِمِینَ (میں مسلمانوں کی طرف گیا)۔

(جمع المُذَکَّرِ السالِمُ) جب (مُضاف) بنے گا تو اس کا (ن) گرجائے گا، مثلاً مُسلِمُونَ کو جب المَدِینَۃُ کی طرف مضاف کیا جائے گا تو حَالَـۃُ الرَّفعِ (پیش والی حالت) میں مُسلِمُوا المَدِینَۃِ (شہر کے مسلمان) رہ جائے گا اور حَالَۃُ النَّصبِ وَ الجَرّ (زبر اور زیر والی حالت) میں (و) کی جگہ (ی) آئے گی (مُسلِمِی المَدِینَۃِ)۔

اسی طرح "أولُوا" (والے) حَـالَۃُ النَّصبِ و الجَرّ میں (أُولِی) ہوجائے گا، مثلاً: رَأَیتُ أُولِی مَالٍ (میں نے بہت سے مال والے دیکھے)۔

عِشـرُونَ (بیس) سے تِسعُـونَ (نوے) تک تمام دہائیاں بھی اسی طرح آئیں گی، مثلاً عِشـرُونَ رَجُلاً (بیس آدمی)۔ نَصَرتُ عِشرِینَ رَجُلاً (میں نے بیس بندوں کی مدد کی)۔

٧۔ جمع المؤنَّثِ السَالِمُ (مؤنث کی سالم جمع) میں واحد کے آخر میں (ات) حَالَـۃُ الرَّفعِ (پیش والی حالت) میں آئے گا، مثلاً: (مُسلِمَۃٌ سے مُسلِمَاتٌ)۔

جبکہ حَالَـۃُ النَّصبِ و الجَرّ (زبر اور زیر والی حالت) میں (ت) کے نیچے زیر آئے گی، مثلاً:

رَأَیتُ بِضعَ مُسلِمَاتٍ (میں نے کچھ مسلم عورتیں دیکھیں)۔

٨۔ أَب (باپ) أَخٌ (بھائی) حَمٌ (دیور) فَمٌ (مُنہ :mouth) اور ذُو (والا) حَـالَـۃُ الرَّفعِ (پیش والی حالت) میں (أَبُـو، أَخُو، حَمُو، فُو، ذُو)، حَالَۃُ الـنَّصبِ (زبر والی حالت) میں (أَبَا، أَخَا، حَمَا، فَا، ذَا) اور حَالَـۃُ الجَرّ (زیر والی حالت) میں (أَبِی، أَخِی، حَمِی، فِی، ذِی) پڑھے جاتے ہیں۔لیکن جب یہ واحد مُتکلم (میں/میرا) کی (ی) کی طرف (مُضَاف) ہوں گے، تو تینوں حالتوں میں (أَبِی، أَخِی، حَمِی) پڑھے جائیں گے۔

19- الدَّرسُ التَاسِعَ عَشَرَ (انیسواں سبق)

المُنصَرِفُ وغَیرُ المُنصَرِفِ

(لفظ کے آخر میں زیر، زبر، پیش، تنوین قبول کرنے والا اور زیر اور تنوین قبول نہ کرنے والا اسم)

١۔ آخری حرف کی حرکات (زیر، زبر، پیش) کی تبدیلی کے لحاظ سے کلمات (الفاظ) کی دو قسمیں ہیں:

المُعرَبُ (اعراب کی تبدیلی والا) اور **المَبنِیُّ**: (اعراب کی تبدیلی کے بغیر)

(**المُعرَبُ**) وہ کلمہ ہے جو نہ تو فعل ماضی اور امر سے مشابہ ہو اور نہ ہی حرف کے مشابہ ہو۔ اس کلمہ کے آخری حرف کی حرکات میں تبدیلی ہوتی ہے یعنی کسی حالت (حالت فاعلی) میں اس پر ضَمّہ (پیش) آتی ہے، کسی حالت (حالت نصبی) میں فَتحہ (زبر) آتی ہے۔ اور کسی حالت (حالت جرّی) میں کَسرہ (زیر) آتی ہے، مثلاً: جاءَ عابدٌ (عابد آیا)، رَأیتُ عابدًا (میں نے عابد کو دیکھا)، مَررتُ بِعابدٍ (میں عابد کے پاس سے گزرا) یعنی عابد کے آخری حرف کی حرکات میں چونکہ تبدیلی ہوتی ہے، لہٰذا (عابد) مُعرَب (اعراب کی تبدیلی والا) کہلائے گا۔

پس (مُعرَب) وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف کی حرکات بدلتی رہتی ہیں۔

(المَبنِیُّ) وہ کلمہ ہے جو (حرف) سے مشابہ ہو اور اس کے آخری حرف کی حرکات (زیر، زبر، پیش) وغیرہ میں تبدیلی نہ ہوتی ہو، مثلاً جاءَ هٰذا (یہ شخص آیا) رَأیتُ هٰذا (میں نے اس شخص کو دیکھا) مَررتُ بِهٰذا (میں اس شخص کے پاس سے گزرا)۔

نوٹ: اسماء (نام) اکثر مُعرَب (تبدیلی اعراب والے) ہوتے ہیں۔ فعلوں میں فعل مُضارِع "مُعرَب" ہے جبکہ فعل ماضی (نَصَرَ، سَمِعَ) اور امر حاضِر (اِقرَأ، اُنصُر، وغیرہ) مبنی ہیں۔ حروف سب مبنی (جن پر اعراب تبدیل نہیں ہوتے) ہیں۔

(**المُنصَرِف**) وہ اسم ہوتا ہے جس کے آخر میں تینوں حرکات (ضَمّہ، فَتحہ، کَسرہ یعنی پیش، زبر، زیر) اور تنوین (دو پیش/زبر/زیر) آسکتی ہیں، مثلاً: زَیدٌ، فَرسٌ، وَلَدٌ، وغیرہ۔

١۔ (**غیرُ المُنصَرِف**) وہ اسم ہے جس پر نہ تو تنوین (دو پیش/دو زبر/دو زیر) آتی ہے اور نہ اس کے نیچے کَسرہ (زیر) آتی ہے۔ جرّ (زیر) کی حالت میں بھی بجائے کَسرہ (زیر)، اسے فَتحہ (زبر) ہی دی جاتی ہے، مثلاً: خَرجَ أحمَدُ (احمد باہر نکلا)، ضَربتُ أحمَدَ (میں نے احمد کو مارا)، ذَهبتُ إلی أحمَدَ (میں احمد کی طرف گیا)۔

نوٹ: (اسم غَیر مُنصَرِف) و مَمنوعُ الصَّرفِ (اعراب کی بعض حرکات قبول کرنے سے ممنوع) بھی کہتے ہیں اور جن "اَسبابٌ" (واحد: سَبَبٌ) کی بناء پر کوئی اسم (غیر مُنصرف) ہو انہیں (أسبابُ مَنعِ الصَّرفِ (اعراب کی بعض حرکات قبول کرنے سے منع کرنے والے اسباب) کہا جاتا ہے۔

أسبابُ مَنع الصَّرفِ نو(9) ہیں ۔ان غیر منصرف اسماء کی کیفیات اور شرائط وغیرہ نیچے بیان کی جارہی ہیں ۔

۲۔ اِسمُ العَلَمِ (مَعرِفَه: Proper Noun) مَمنُوعُ الصَّرفِ یاغیر مُنصَرِف (زیر،تنوین،وغیرہ منع) ہوجاتا ہے جبکہ اس میں مندرجہ ذیل (اَسبَابُ مَنعِ الصَّرفِ) میں سے کوئی پایا جاتا ہو:

ا۔ التَأنِیثُ: یعنی اگر اِسمُ العَلَمِ (علامت والا اسم) مؤنث ہوتو وہ غیرمنصرف ہوگا۔خواہ تأنیث معنوی ہو (جیسے زَینَبُ میں) یا اس میں تاء (ۃ) علامت تأنیث ہو،مثلاً: عَائِشَةُ، مَکَّةُ. جَاءَ ت زَینَبُ (زینب آئی) رَأَیتُ زَینَبَ (میں نے زینب کودیکھا) مَررتُ بِزَینَبَ (میں زینب کے پاس سے گزرا)۔

ب۔ (العُجمَةُ: عجمی ہونا)۔ یعنی عربی کےعلاوہ کسی اورزبان میں عَلَم (علامت/نام) ہو،تو وہ بھی (غیر مُنصَرِف) شمار ہوگا۔ جیسے لَندَنُ. اِبرَاهِیمُ.

ج۔ المُرَکَّب. یعنی ایسا مرکب کہ اس کے دونوں کلمے اضافت یا اسناد کے تعلق کے بغیر ترکیب پا گئے ہوں، جیسے: بَعلَبَکُّ. نِیُویُورکُ.

د۔ الاَلِفُ والنُّونُ الزَّائِدَتَانِ: زائد / فالتو''ان'' یعنی اگر عَلَم (اسم) کے آخر میں (الف و نون) فالتو (اضافی، زائد) ہوں تو وہ بھی غیر منصرف شمار ہوگا،مثلاً:عُثمَانُ (اصل حُرُوف : ع ث م). عِرفَانُ (اصل حروف: ع ر ف).حَمدَانُ (اصل حروف: ح م د).

ھ۔ وزنُ الفِعلِ. اگر کسی عَلَم (اسم) کاوزن کسی فعل کےوزن کے مطابق ہوتو وہ بھی غیرمُنصَرِف ہوگا۔جیسے: اَشرَفُ. اَحمَدُ وغیرہ کہ یہ سب اَسمَاء (العَلَم) اَفعَلُ کےوزن پر ہیں۔

و۔ تین حرفوں والا اِسم (عَلَم) ہو،بروزن (فُعَلُ) جیسے (عُمَرُ) ، (زُفَرُ).

۳۔ اسم نَکِرہ (غیر مُنصَرِف) ہوتا ہے،اگروہ جمع مُنتَهَی الجُمُوع (انتہائی جمع) ہو یعنی ایسی جمع جس کا تیسرا حرف (اَلِف) ہو اوراس کے بعد دومتحرک حروف ہوں ،مثلاً: (مَسجِدٌ سے) مَسَاجِدُ اور (مِنبَرٌ سے) مَنَابِرُ، یا اَلِف کے بعد تین حروف ہوں جن کے درمیان والاحرف ساکن (ی) ہو جیسے (قِندِیلٌ سے) قَنَادِیلُ، (مِصبَاحٌ سے) مَصَابِیحُ. مثلاً: فِي المَدِینَةِ مَسَاجِدُ کَثِیرَةٌ (شہر میں بہت سی مسجدیں ہیں)۔

لیکن اگر ایسی جمع سے پہلے (الحَرفُ الجَارُّ : زیر دینے والاحرف) ہو یا وہ مضاف ہو،تو پھر وہ (غیر مُنصَرِف) نہ ہوگی اوراس پر (ال) داخل ہو سکے گا اورحرف جر بھی ،مثلاً: ذَهَبَ المُسلِمُونَ اِلَی المَسَاجِدِ (مسلمان مسجدوں کی طرف گئے) طُفتُ فِي مَسَاجِدِ المَدِینَةِ (میں شہر کی مسجدوں میں پھرا)۔

واضح رہے کہ (غیرُ المَنصَرِفِ) اسم کے آخر میں نہ تنوین آتی ہے اور نہ ہی زیر۔

الدَّرسُ العِشرُونَ (بیسواں سبق)

المَرفُوعَاتُ وَالمَنصُوبَاتُ وَالمَجرُورَاتُ

المَرفُوعَاتُ (جن کے آخر میں پیش دی گئی)

عربی زبان میں پیش (ُ) کو رَفعٌ کہاجاتا ہے اور جس اسم پر (رَفعٌ) ہو اسے مَـرفُوعٌ (پیش والا) کہاجاتا ہے۔
مَرفُوعَات (جن کے آخر میں پیش آتی ہے) کی مشہور اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ المُبتَدأُ

جیسے اَلوَلَدُنَائمٌ (بچہ سورہا ہے) میں اَلوَلَدُ اور زَیدٌ صَالِحٌ (زید نیک ہے) میں زَیدٌ.

۲۔ اَلخَبَرُ

جیسے اَلوَلَدُ نَائم (بچہ سورہا ہے) میں (نَائِمٌ) اور زَیدٌ صَالِحٌ (زید نیک ہے) میں (صَالِحٌ).

۳۔ اَلفَاعِلُ

جیسے جَلسَ حَامِدٌ (حامد بیٹھ گیا) میں (حَامِدٌ) اورذَهبَ الرَّجُلُ (بندہ چلا گیا) میں (الرَّجُلُ).

٤۔ نَائِبُ الفاعِلِ

جیسے کُتِبَ مَکتُوبٌ (ایک خط لکھا گیا) میں (مَکتُوبٌ) اور قُتِلَ سَارِقٌ (چور قتل کردیا گیا) میں (سَارِقٌ).

٥۔ اِسمُ "کَانَ" وَأَخوَاتِهَا

("کَانَ" اور اس کے ساتھیوں کا اسم)

جیسے کَانَ اَلوَلَدُ صَالِحاً (لڑکا نیک تھا) میں (اَلوَلَدُ) اور صَارَ المَلِکُ عَادِلاً میں (بادشاہ عدل کرنے والا بن گیا) میں (اَلمَلِکُ)

٦۔ خَبَرُ إنّ وأخَوَاتِهَا

"إنَّ" (اور اس کے ساتھیوں کی خبر)

جیسے اِنَّ الرَّجُلَ کَاذِبٌ (بیشک آدمی جھوٹا ہے) میں (کَاذِبٌ) اور لَیتَ المَلِکَ عَادِلٌ (کاش بادشاہ عادل ہوتا) میں (عَادِلٌ).

٧۔ اِسمُ "مَا" و "لا" مشابه بِلَیسَ

جیسے ماالوَلَدُ صَالِحاً (لڑکا نیک نہیں ہے) میں (اَلوَلَدُ) اورلارَجُلٌ فَاسِقًا (کوئی مرد فاسق نہیں) میں (رَجُلٌ)

٨۔ خَبَرُ "لا" لِنفيِ الجنسِ

نفی جنس کے "لا" کی خبر

مثلاً: لاَ رَجُلَ عَاقِلٌ (کوئی مرد عقل مند نہیں) میں (عَاقِلٌ) اور لاَ خَادِمَ رَجُلٍ کَاذِبٌ (کسی آدمی کا خادم جھوٹا نہیں) میں (کَاذِبٌ).

المَنصُوبَاتُ

(جن کے آخر میں نَصب/زبر دی گئی)

عربی میں زَبر کو نَصبؔ کہتے ہیں اور جس اسم پر نَصب ہو اس کو (مَنصُوبؔ) (زبر/نصب دیا گیا) کہتے ہیں۔ بعض اوقات نصب (ی) اور (ن) یا تنوین (دو زبر) کی صورت میں آتا ہے۔

مَنصُوبَات کی مشہور قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ المَفعُولُ المُطلَقُ (جن پر مطلقاً کام کیا گیا)

یہ وہ مصدر ہے جو تاکید طریقہ یا تعداد بیان کرنے کے لئے آتا ہے مثلاً: ضَربتُ ضَربًا (میں نے ایک ضرب لگائی: تاکید) میں (ضَربًا)، جَلَستُ جِلسَةَ المُعَلِّمِ (میں مُعَلِّم کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا: بیٹھنے کا طریقہ) میں (جِلسَةً) اور تَدُورُ الارضُ دَورَةً (زمین گردش کرتی ہے، ایک بار گردش کرنا: تعداد) میں (دَورَةً)۔

۲۔ المَفعُولُ بِهِ (جس پر کام کیا گیا)

یعنی وہ مفعول جس پر کوئی کام واقع ہوتا ہو مثلاً: اَکَلتُ خُبزاً (میں نے ایک روٹی کھائی) میں (خُبزاً) اور کَتَبَ اَلوَلَدُ مَکتُوباً (لڑکے نے ایک خط لکھا) میں (مَکتُوباً)۔

۳۔ المفعول فيه (جس میں کام کیا گیا)

اسے (ظرف) بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

ظَرفُ الزَّمَانِ (جس زمانے میں کام کیا گیا)

مثلاً: سَافَرتُ یَوماً (میں نے ایک دن سفر کیا) میں (یَومًا) اور صُمتُ شَهرًا (میں نے ایک ماہ روزے رکھے) میں (شَهراً)۔

ظَرفُ المَکَانِ (جس جگہ میں کام کیا گیا ہو)

مثلاً: دَخَلتُ المَسجِدَ (میں مسجد میں داخل ہوا) میں (المَسجِدَ) اور قَامَ الخَادِمُ خَلفَ البَابِ (خادم دروازے کے پیچھے کھڑا ہوا) میں (خَلفَ)۔

٤۔ المَفعُولُ لَهُ: (جس کے لئے کام کیا گیا)

یہ وہ مصدر ہے جو کسی فعل کا سبب ہوتا ہے، مثلاً:

ضَربتُهُ تَأدِیبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لئے مارا) میں (تَأدِیبًا) اور

قَامَ التَّلامِذَةُ اِکرَامًا لَهُ (طلبا اُس کے احترام میں کھڑے ہوئے) میں اِکرَاماً۔

۵ ۔ المفعُولُ مَعَهُ (جس کے ساتھ کام کیا گیا)

یہ وہ مفعول ہے جو وَاو المعِیَّة (ساتھ/معیت بتلانے والی ''وْ'') کے بعد آئے، مثلاً سافرتُ وَالطَّرِیق (میں نے راستے کے ساتھ ساتھ سفر کیا) میں (الطرِیق) اور جاءَ البردُ وَالجُبَّةَ (سردی اور جبہ ساتھ ساتھ آئے یعنی سردی کے ساتھ گرم کپڑا جبہ بھی نکل آیا) میں (وَالجُبَّةَ).

۶۔ حال (حالت)

جیسے جاءَ الوَلَدُ ضَاحِکًا (لڑکا ہنستا ہوا آیا) میں (ضَاحِکًا) اور

رَأَیتُ الوَلَدَ بَاکِیًا (میں نے لڑکے کو روتے دیکھا) میں (بَاکِیًا).

۷۔ التَمییزُ (شناخت)

مثلاً: شَرِبَ الوَلَدُ کَاسًا حَلِیبًا (لڑکے نے ایک گلاس دودھ پیا) میں (حَلِیبًا)

اور اِشتَرَیتُ لِیتَرًا زَیتًا (میں نے ایک لیٹر تیل خریدا) میں زَیتًا.

۸۔ المُنَادیٰ (جس کو پکارا گیا)

مثلاً: یَاعَبدَالرَّحمٰنِ (اے عبدالرحمٰن) میں (عَبدَ) اور ھَیَا رَبَّنَا (اے ہمارے رب) میں (ذَاھِبًا).

۹ ۔ خَبرُ ''کَانَ'' وَأَخَوَاتِھَا (کَان) اور اس کے ساتھیوں کی خبر

جیسے کَانَ الوَلَدُ حَاضِرًا (لڑکا حاضر تھا) میں (حَاضِرًا) اور لَیسَ الخَادِمُ عَاقِلاً (خادم عقل مند نہیں) میں (عَاقِلاً).

۱۰ ۔ اسم اِنَّ وَأَخَوَاتِھَا (اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کا اسم)

مثلاً: اِنَّ اللّٰہَ عَلِیمٌ (بے شک اللہ خوب علم والا ہے) میں (اللّٰہَ) اور لَعَلَّ الوَلَدَ سَارِقٌ (شاید لڑکا چور ہے) میں (الوَلَدَ).

۱۱ ۔ خَبُر ''مَا'' و''لاَ'' (مَا اور لاَ کی خبر) مُشَابِہ بِلَیسَ

مثلاً: مَازَیدٌ جَاھِلاً (زید جاہل نہیں ہے) میں (جَاھِلاً)

اور لاَ رَجُلٌ کَاذِبًا (کوئی مرد جھوٹا نہیں) میں (کَاذِبًا).

۱۲ ۔ اسمُ ''لاَ'' لِنَفیِ الجِنسِ (''لاَ'' کا اسم، پوری جنس کی نفی کے لئے)

جیسے لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) میں (اِلٰہَ) اور

لاَ رَجُلَ صَادِقٌ (مردوں کی پوری جنس یعنی تمام مردوں میں سے کوئی سچا نہیں) میں (رَجُلَ).

المَجرُورَاتُ (جن کے آخر میں زیر دی گئی)

عربی میں زیر (ـِـ) کو جرّ کہتے ہیں اور جس اسم کے نیچے (جرٌّ) ہو یا وہ حَالَۃُ الجَرِّ (بغیر زیر کے زیر والی حالت) میں ہو وہ مَجرُورٌ کہلاتا ہے۔ اس کی چند مشہور قسمیں ہیں۔

۱۔ المَجرُورُ بحَرفِ الجَرِّ (زیر دینے والے حرف کی وجہ سے زیر دیا گیا)

مثلاً: الغُرابُ عَلَى السَّقفِ (کوا چھت پر ہے) میں (السَّقفِ)

اور المَاءُ فِي الإبرِيقِ (پانی لوٹے میں ہے) میں (الإبرِيقِ)۔

۲۔ المُضَافُ إِلَيهِ (جس کی طرف نسبت دی گئی)

مثلاً: هُوَ خَادِمُ زَيدٍ (وہ زید کا نوکر ہے) میں (زَيدٍ) اور

أَنتَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ (تو اللہ کی حفاظت میں ہے) میں (اللّٰهِ)۔

❀ ❀ ❀

تَعلِيمُ اللُّغَـةِ العَرَبِـيَّة

TA`LEEM AL-LUGHAH AL-ARABIYYAH

(A SHORT ARABIC GRAMMAR)

DR. MAZHAR MOEEN

Faculty of Oriental Learning,
University of the Punjab,
Lahore. Pakistan.